DUE DATE

Rare

Cl. No. 297.197 / 168 H9 Acc. No. C1275

Late Fine Ordinary books 25 p. per day, Text Book Re. 1/- per day, Over night book Re. 1/- per day.

اسلامی معاشرت

از

مفتی انتظام اللہ شہابی

دینی بک ڈپو دہلی

شائع کردہ

پہلا ایڈیشن

دینی بک ڈپو

اردو بازار دہلی

قیمت

دو روپے

چار آنے

مطبوعہ فاروقی پریس دہلی

یکم مئی ... سنہ ۱۹۴۹ء

فہرست

مطبوعات دینی بُک ڈپو

اعظم گڈھ جیل میں خدا کی باتیں

پچھلے دنوں عہد برطانیہ میں گورنمنٹ یو پی نے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۳۸ کے ماتحت قصبہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ کی ایک تقریر پر حضرت مولانا احمد سعید صاحب کے خلاف مقدمہ قائم کر کے ایک ماہ قید کی سزا دی تھی۔ چنانچہ حضرت مولانا ۳۰ جنوری ۱۹۴۱ء سے ۲۶ فروری تک اعظم گڈھ جیل میں حکومت کی غیر منصفانہ مہربانیوں کا شکار رہے۔

احادیث قدسیہ کا ترجمہ

ابھی یہ کام اپنی ابتدائی منزل میں تھا کہ مبارکپور کا مقدمہ شروع ہو گیا ۳۰ جنوری کو مولانا کے خلاف فیصلہ کر دیا گیا اور مولانا جیل تشریف لے گئے۔ لیکن مولانا نے اپنا کام جیل میں بھی جاری رکھا اور الحمدللہ اعظم گڈھ جیل میں احادیث قدسیہ کا ترجمہ پورا ہو گیا۔

کم و بیش تقریباً آٹھ سو احادیث کا ترجمہ ہے جو مولانا نے سلیس اور عام فہم اردو میں کیا ہے بعض بعض مقامات پر احادیث کے مطالب کی توضیح بھی فرما دی ہے یہ کتاب مولانا کی ایک دینی خدمت کے علاوہ قید خانہ کی یادگار بھی ہے۔ کتاب کا نام خدا کی باتیں رکھا ہے۔ قیمت دو روپے بارہ آنے (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

جنت کی کنجی

ملاحظہ کیجئے جسے حضرت مولانا نے احادیث کی معتبر کتابوں سے تالیف فرمایا ہے، اردو میں یہ پہلی کتاب ہے ہر انسان مرد و عورت

کیلئے اس کا مطالعہ بیحد ضروری ہے۔ اس میں بہت سی آسان باتیں درج ہیں جو عام طور پر لوگوں کو معلوم نہیں اور جن پر عمل کرنے سے آپ جنت کے حقدار بن جائیں گے اس کتاب میں ۲۳۵ ا حدیثوں کا نہایت سلیس اور عام فہم ترجمہ ہے جن میں جنت کی خوشخبری دی گئی ہے اور پوری کتاب ۲۰۵ صفحات پر مشتمل ہے۔
قیمت تین روپے چار آنہ (للعہ) علاوہ محصولڈاک

دوزخ کا کھٹکا } اس کتاب میں اُن احادیث کا صحاح اور مستند اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے جن کا تعلق اعمال سیئہ سے ہے جن نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں کیلئے جو اعمال سیئہ اور خبیثہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جن الفاظ میں وعید فرمائی ہے اور خدا کے غضب سے ڈرایا ہے۔ ان تمام احادیث کو مختلف عنوانات کے ماتحت جمع کر دیا ہے۔ دوزخ کے کھٹکے میں تقریباً ۱۸۸۴ حدیثوں کا ترجمہ ہے۔ دوزخ کے کھٹکے کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ اردو میں آجتک اتنا بڑا ذخیرہ ترہیب کا سوائے اس کتاب کے اور کسی میں نہ ملیگا اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے جو شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے وہ ... کے بہت بڑے حصہ سے واقف ہو سکتا ہے۔ ہر حدیث کے نیچے کتاب کا حوالہ بھی دیدیا گیا ہے اور اس جدید ایڈیشن میں راویوں کے نام بھی دیدیئے گئے۔ اور یہ مذہبی کتاب ہونیکے باوجود اس قدر دلچسپ ہے کہ شروع کرنے کے بعد چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ قیمت دو روپے مجلد علاوہ محصولڈاک

رسول کی باتیں } اس کتاب میں تقریباً بیس عنوان ہیں جس میں توحید۔ رسالت۔ قرآن۔ قیامت۔ عالم برزخ

قبر کا حساب، نکیرین کی پوچھ گچھ۔ تقدیر۔ کتب آسمانی اور ملائکہ۔ علم کے فضائل طہارت کا صحیح طریقہ۔ مسواک کی شرعی اہمیت۔ غرض یہ ہے ہر عنوان کے تحت میں اس کی مناسبت سے احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ جو حدیث جس جگہ سے لی گئی ہے اس کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ اور ساتھ ساتھ ان کے راوی کا نام بھی درج کیا گیا ہے جنہوں نے رسول خدا سے اس حدیث کو نقل کیا ہے یعنی آپ کو اس کتاب کے مطالعہ سے بہ آسانی سے معلوم ہو جائے گا کہ فلاں مضمون حدیث کے راوی کون سے صحابی ہیں۔ اگر آپ اپنی چند روزہ زندگی کو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر بنانی چاہیں تو آپ کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بہت ضروری ہے نہ صرف آپ کے لئے بلکہ آپ کے بچے اور بچیوں کیلئے بھی اس قسم کی سہل اردو کی مذہبی کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔

قیمت دو روپے چار آنہ (۲؍۴) مجلد (علاوہ محصول ڈاک)

رسول اللہ (صلعم)

یہ آقائے نامدار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع اور عام فہم سوانح عمری ہے اس چھوٹی سی کتاب میں تقریباً سو سے زیادہ عنوان قائم کرکے ہر ہر عنوان کے تحت ضروری واقعات لکھے گئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن غزوات میں خود شرکت فرمائی ہے یا صرف صحابہ کو بھیجا ہے، ان کو بھی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اگر اس کتاب کے متعلق یہ کہا جائے کہ سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا ہے تو شاید بے جا نہ ہوگا۔

اردو زبان اس قدر سہل ہے کہ معمولی پڑھا لکھا آدمی اور چھوٹے بچے

بچیاں آسانی کے ساتھ پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں۔

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ مجلد عہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

صلوٰۃ وسلام حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سلام بھیجنے کے بیشمار فضائل ہیں مسلمان ان سے بہت کم واقف ہیں حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب سابق ناظم جمعیۃ علماء ہند نے قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ کی وہ تمام ہدایات یکجا جمع فرمادی ہیں۔ جو درود وسلام کے فضائل پر مشتمل ہیں۔ اس قسم کا مجموعہ اردو میں آجتک نہیں پیش کیا گیا ترتیب اور عبارت عام فہم اردو زبان میں نہایت شگفتہ ہے۔ یہ کتاب مسلمان بچوں اور عورتوں کے لئے خاص طور پر مفید اور محبان رسول ؐ کے لئے حرز جان بنانے کے لائق ہے ضخامت تقریباً اسی صفحات۔ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ اور دیدہ زیب ہے۔ قیمت بارہ آنے (۱۲ا) علاوہ محصول ڈاک

پردہ کی باتیں یہ حضرت سحبان الہند مولانا احمد سعید صاحب سابق ناظم جمعیۃ علماء ہند کی ان تقاریر کا مجموعہ ہے جو آپ نے مختلف مواقع پر اور مختلف موضوعات آل انڈیا ریڈیو پر کیں جس کو ریڈیو سننے والے حضرات نے بہت زیادہ پسند کیا۔

سب سے پہلی تقریر جس سے کتاب شروع ہوئی ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے جو آپ نے ایک اچھوتے انداز میں پیش کی ہے۔ دوسری تقریر میں ہے شب برأت کیا ہے؟ شب برأت میں ہمکو کیا کرنا چاہیئے تیسری تقریر ہے رمضان کی برکتیں، رمضان میں کیا کیا برکتیں خدا کی طرف سے

نازل ہوتی ہیں۔ چوتھی تقریر ہے عید مبارک مسلمانوں کو عید کی مبارکباد پیش کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ روزہ رکھنے کے بعد مسلمان عید کیوں مناتے ہیں۔ آپ کی پانچویں تقریر ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آن کی بعثت کا مقصد یعنی حضور کا دنیا میں تشریف لانے سے کیا مقصد تھا اور آپ اپنے مشن میں کس طرح کامیاب ہوئے کہ دنیا کو حیرت ہو گئی۔ نہ پڑھنا جانتے تھے نہ لکھنا۔ مگر جو قانون دنیا کے سامنے پیش کیا وہ اتنا جامع اور مکمل تھا کہ دنیا اس سے بہتر قانون پیش کرنے سے عاجز رہی اور عاجز ہے۔ آپ کی ایک تقریر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگی اصول۔ اس تقریر میں آپ نے موجودہ جنگی اصول سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگی اصولوں کا مقابلہ کیا ہے۔ اور آخر میں آپ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ دنیا نے باوجود کوشش کے جنگ کے سلسلہ میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر قانون پیش نہیں کیا۔ آخر میں آپ کی ایک تقریر ہے۔ جیل کی دلچسپیاں۔ اس میں آپ نے اپنی سب سے پہلی گرفتاری کے حالات نفیس انداز سے بیان فرمائے ہیں اور بتایا ہے کہ خلافت کی تحریک میں ہمارے ساتھ جیل میں کیا معاملہ کیا گیا، اور ہمکو کس طرح رکھا گیا۔ کتاب اول سے آخر تک نہایت دلچسپ اور پڑھنے کے قابل ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ) علاوہ محصول

مضامین } جس وقت حضرت سحبان الہند مولانا احمد سعید صاحب سابق ناظم جمعیۃ علماء ہند نظامت کے فرائض انجام دے رہے تھے اس وقت جمعیۃ علمائے ہند کا اخبار الجمعیۃ سہ روزہ آپ کی نگرانی میں

شائع ہوتا تھا اور آپ کے عالمانہ مضامین بھی اس میں شائع ہوتے تھے اگرچہ اخبار کے بند ہونے اور اس کے فائل گم ہو جانے سے ایک بہت بڑا ذخیرہ مضامین کا ضائع ہو گیا۔ مگر اس وقت جتنے مضامین ہم کو مل سکے ان کو ترتیب دیکر کتابی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

سب سے پہلا مضمون وہ ہے جو آپ نے گجرات جیل میں لکھ کر اخبار کے لئے روانہ فرمایا تھا وہ "شعبان اور اسراف" اسراف کی مذمت اور برائی قرآن شریف سے ثابت کی ہے اور بہت سی قرآن شریف کی آیتیں اسراف کی مذمت میں پیش کی ہیں اسی طرح ایک مضمون ہے "روزہ صوفی کی نظر میں" "فطرت انسانی اور عید" "مدینہ طیبہ سے یتیم کی عید" "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خطبہ" "حیات خلیل ع" پر ایک مضمون۔ ایک مضمون ہے "رحمۃ اللعالمین" "شاہان مغلیہ کی اولاد"۔ ان کے علاوہ اور کئی مضمون ہیں۔ محرم اور بقرعید وغیرہ پر آخری مضمون ہے "اسلام میں عورت کا مرتبہ"۔ اس میں تمام مذاہب سے مقابلہ کیا ہے اور آخر میں یہ بتایا ہے کہ سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں عورت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ مضمون قرآن شریف اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں لکھا گیا ہے۔ جابجا قرآن شریف کی آیتیں اور حدیثیں بھی نقل کی گئی ہیں۔ تمام مضمون نہایت دلچسپ اور پڑھنے کے قابل ہیں۔ کتاب کی ضخامت تقریباً ۲۰۰ سو صفحات سے بھی زیادہ ہے قیمت دو روپے آٹھ آنے عہ

تعلیم الدین حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی عام فہم تصنیف ہے جسکی تعلیم ابتدائی بچوں اور بچیوں کے لئے نہایت ضروری ہے عقائد

وتصدیقات شرک - قبروں پر بدعتیں ایمانی درجے گناہ کے نقصانات وغیرہ قرآن حدیث کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ کئی ایڈیشن چھپ کر ہاتھوں ہاتھ نکل چکے ہیں قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ مجلد عہ علاوہ محصول۔

حیات المسلمین حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی عام فہم تصنیف ہے جسکی تعلیم ابتدائی بچوں کے لئے خصوصیت سے ضروری ہے بڑوں کی معلومات میں اضافے کے لئے اس کا مطالعہ مفید ہے۔ بدعت کی مذمت۔ ایمانی درجے۔ گناہ کے نقصان۔ اور نیکی کے فائدے زکوٰۃ اور صدقہ روزہ وغیرہ کا مفصل بیان ہے۔ قیمت مجلد عہ علاوہ محصول ڈاک

غدر کے چند علماء از مفتی انتظام اللہ شہابی۔ یہ وہ انقلابی ہستیاں ہیں جنہوں نے پہلی جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں لوائے حریت بلند کیا۔ اور مجاہدانہ طور سے انگریز سے ٹکرا لیا اور ہر جگہ نیچا دکھایا اگر یہ کتاب عہد برطانیہ میں شائع ہوتی تو ضبط یا مصنف کے لیے سیاسی شکنجہ تھا۔ انہوں کی بدولت انگریز کا اقتدار بحال ہوا۔ کوئی گولی کا نشانہ بنا کسی کو پھانسی دی گئی کچھ لوگ انڈمان بھیج دیئے گئے اکثر کو جیل کی ہوا کھلائی ان کی علمی ادبی اور سیاسی زندگی کا یہ مرقع ہے۔ دنیائے اردو میں یہ نیا کتاب گھر ۱۸۵۷ء کے تاریخی واقعات پر پہلی کتاب پیش کر رہا ہے۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ علاوہ محصول

ایسٹ انڈیا کمپنی اور باغی علماء (از مفتی انتظام اللہ شہابی) پہلی جنگ آزادی کی محققانہ تاریخ

انقلاب ۵۷ء کی اسکیم کی روداد دلاور جنگ مولوی احمد اللہ شاہ، نانا راؤ پیشوا،

عظیم اللہ خاں جنرل، تانتیا ٹوپی، جنرل بخت خاں، حضرت محل (لکھنؤ)، رانی لکشمی بائی جھانسی اور ان کے ساتھی علما، شہزادے، نواب، راجہ، تعلقدار جنہوں نے کمپنی کو ملک سے نکال دینے کیلئے سر بکف میدان عمل میں آگئے تھے۔ غرضیکہ ان محبان وطن نے سرفروشی کا وہ مظاہرہ کیا جس کی مثال دوسری اقالیم میں مشکل سے نکلے گی ہندو مسلم حریت نوازوں نے مشترکہ وہ سرگرمی عمل دکھائی جس پر ہندستان کو ناز ہے انکی جانبازی کا ثمرہ آج آزادی کی شکل میں ہمارے سامنے ہے انگریز ان محبان وطن کے حالات کو ظاہر نہیں ہونے دیتا تھا ہندوستان کے مورخ مجبوری درجہ پردہ ڈال گئے تھے مگر اب وقت آگیا ہے کہ پہلی جنگ آزادی کے علمبرداروں کے حالات سے ملک کا بچہ بچہ واقف ہو اور ان کی یاد بھی تازہ رہے ضرورت تھی ان کی یادگاریں بنائی جاتیں اگر یہ نہیں ہو سکتا تو کم از کم ان کے حالات کی عام اشاعت ہونا چاہئے چنانچہ اس مقصد کے پیش نظر رکھ کر یہ مجموعہ پیش کیا جاتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اردو میں ۱۸۵۷ء پر یہ کتاب اپنی نوعیت کی واحد کتاب ہے۔ قیمت صرف دو روپے علاوہ محصول

علمائے حق اور ان کی مظلومیت کی داستانیں از مفتی انتظام اللہ شہابی، مسلمانوں کے دور اولیں سے لیکر اسوقت تک علمائے حق کی ایک جماعت ہر زمانہ میں رہی۔ حق گوئی ان کا شعار تھا جس کی بدولت حکومت وقت نے سیاسی شکنجہ میں انہیں کسا، درے لگوائے یا جبروت بادشاہ سے یہ حضرات بے باک رہے ہر ظلم وستم کو حق بات کہنے کے پیچھے خندہ پیشانی سے جھیلا گئے تابعین کرام سے لیکر چودھویں صدی تک کے علمائے حق کا یہ مختصر تذکرہ ہے۔

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے محصول ڈاک الگ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیت آہنگ

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا۔

تمہارے لیے پیروی کرنے کو رسول اللہ کا عمدہ نمونہ موجود ہے۔ جس بات کا رسول ﷺ تم کو حکم دے اُسے مان لو اور جس بات سے وہ تم کو روکے اُس سے باز رہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت تحریف شدہ سماوی ادیان زمانہ جاہلیت کے امتداد سے مشرکین، یہود، نصاریٰ، مجوس، غرض کل قوم عرب کی ظاہری و باطنی حالت اصلاح کی محتاج تھی۔ اہلِ عرب کے عقائد اور اخلاق جس طرح خراب تھے۔ اسی طرح ان کا تمدن، اور طرز معاشرت بد ترین حالت میں تھا۔ جیسے یہ لوگ مبدا و معاد سے غافل تھے۔ ویسے ہی کھانے

پینے، پہننے، سہنے اور لباس کے پہننے کے آداب سے ناواقف تھے۔ ان کی صحبتیں اور مجلسیں تہذیب و شائستگی سے معرا تھیں۔ ملنے جلنے، بات چیت لینے دینے کے طریقے نیم وحشیانہ تھے۔ اور کسب معاش کا طریقہ تو بالکل ہی بے ڈھنگا تھا۔

هوالذی بعث فی الامیین رسولا منهم (الجمعہ)	وہی خدا ہے جس نے عرب کے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں کا ایک پیغمبر بھیجا
یاایها الناس قد جاء کم الرسول بالحق من ربکم فامنوا خیرا لکم (النساء)	لوگو یہ پیغمبر (یعنی محمد صلعم) تمہارے پاس اللہ کی طرف سے سچی بات لے کر آئے ہیں تو اس پر ایمان لاؤ یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا

بعد بعثت۔ سرکار دو عالمؐ نے وحی الہٰی کے مطابق توحید ربانی کو اساس و مدار تہذیب کی بنیاد قرار دیا۔

وانا ربکم فاعبدون (انبیاء)	میں ہی تمہارا رب ہوں پس میری ہی عبادت کرو

اور اس پر فلاح دارین کا انحصار کیا۔ جس کے ذریعہ سے تمام اخلاقی و تمدنی اصلاحات شروع ہوگئیں۔ آنحضرت صلعم نے سب سے پہلے امیین عرب کو مبدء و معاد کی حقیقت سے آگاہ کیا اور ان کے عقائد باطلہ اور اخلاق رذیلہ کی اصلاح فرمائی۔ اسی طرح ان کی افتاد طبیعت اور قومی خصوصیات کے اعتبار سے ان کے طریق معاش کو درست کیا، نشست و برخاست، طعام و لباس، مجلس و محفل کے آداب سکھائے۔ اقامت و سفر، حفظ صحت کے زریں اصول بتلائے، مہمان نوازی شادی و غمی غرض جملہ آداب معاشرت حکیمانہ طور پر تعلیم فرمائی۔

كما ارسلنا فيكم رسولا منكم يتلوا عليكم آياتنا ويزكيكم ويعلمكم الكتاب والحكمة ويعلمكم ما لم تكونوا تعلمون

جس طرح ہم نے تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تم کو ہماری آیتیں پڑھتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور تمہیں وہ باتیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے"

ایک روز صحابہ کرام آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ روز قیامت اور اس کی شدائد کا ذکر فرما رہے تھے صحابہ پر بہت اثر ہوا مجلس سے اٹھنے کے بعد بعض صحابہ نے حضرت عثمان بن مظعون کے مکان پر جمع ہو کر باہم مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیئے۔ آخر سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ دن کو ہمیشہ روزہ رکھیں۔ رات کو عبادت کریں بستر پر نہ سوئیں۔ گوشت چربی وغیرہ لذیذ چیزیں نہ کھائیں۔ عورتوں سے معاشرت ترک کریں۔ خوشبو نہ لگائیں۔ موٹا جھوٹا لباس پہن کر زندگی کے دن کاٹ دیں۔ دنیا کے کاروبار سے قطع تعلق کرلیں کسی کام میں سعی و کوشش نہ کریں اور سفر اختیار کریں اور بالکل راہبانہ زندگی بسر کریں۔ یہ خبر سرور کائنات کے کان تک پہنچی تو جب عثمان بن مظعون مع اپنے رفقاء کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے تم نے آپس میں اس قسم کا عہد کرلیا ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ خبر صحیح ہے مگر ہماری نیت بخیر ہے اس عہد سے ہماری غرض یہ ہے کہ خوشنودی الہی حاصل کریں اور قیامت کے مواخذہ سے بچیں آپ نے ارشاد فرمایا۔

"میں اس کام کے لئے مامور نہیں ہوا۔ جیسا خدا کا حق تم پر

ہے ایسا ہی ہمارے نفس کا حق بھی ہے۔ اس لئے تم کو چاہئے
کہ کبھی روزہ رکھو اور کبھی نہ رکھو۔ کبھی سو جاؤ اور کبھی عبادت
کے لئے اٹھ کھڑے ہو کیونکہ میں بھی کبھی روزہ رکھتا ہوں اور
کبھی نہیں رکھتا کبھی عبادت کے لئے اٹھتا ہوں اور کبھی سو جاتا
ہوں۔ گوشت اور چربی کھاتا ہوں اور عورتوں کے ساتھ
معاشرت رکھتا ہوں جو شخص میرے طریقے سے روگردانی
کرے وہ مجھ سے نہیں ہے "

اس کے بعد ایک خطبہ فصیح و بلیغ فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے :-

"ان لوگوں کو کیا ہو گیا جنہوں نے دنیاوی خواہشات
اور نعمتوں کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ میں نے کبھی تم کو
یہ حکم نہیں دیا کہ تم عیسائیوں کے عابدوں اور راہبوں کی
مانند بن جاؤ۔ میری شریعت میں یہ بات نہیں ہے کہ
گوشت کھانا ترک کریں۔ معاشرت نسواں سے اجتناب
کریں۔ راہبوں کی طرح گوشہ نشین بن جائیں۔ میری اُمت
کی شناخت یہی ہے کہ گاہے گاہے روزہ رکھیں۔ ان
کی رہبانیت یہی ہے کہ راہ خدا میں جان و مال سے
کوشش کریں۔ اے لوگو خدا کی بندگی کرو کسی کو اس کا
شریک نہ سمجھو۔ حج اور عمرہ بجا لاؤ۔ نماز پڑھو۔ روزہ رکھو
ہر کام میں اعتدال و درمیانہ روی کو ہاتھ سے نہ دو

اپنے نفس پر سختی نہ کرو تاکہ خدا تم پر سختی نہ کرے۔ جو لوگ پہلے تم سے گذرے ہیں۔ ان کو انہی باتوں نے تباہ اور ہلاک کیا۔ انہوں نے اپنے نفس پر سختی کی تھی۔ اسلئے خدا نے بھی ان پر سختی کی۔"

بعد ازاں خداوند تعالیٰ نے آیت ذیل نازل فرمائی :-

یایها الذین امنوا لاتحرموا طیبات ما احل الله لکم ولا تعتدوا ان الله لا یحب المعتدین وکلوا مما رزقکم الله حللا طیبا واتقوا الله الذی انتم به مومنون۔

(المائدہ)

"اے ایمان دارو جو اچھی چیزیں تمہارے لئے اللہ نے حلال کی ہیں ان کو اپنے اوپر حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو کیونکہ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور خدا نے جو حلال و پاک روزی تم کو دی ہے اس کو کھاؤ اور جس خدا پر تمہارا ایمان ہے اس سے ڈرو۔"

"ایک شخص آنحضرت صلعم کی خدمت میں آیا اور اس نے چار بار آپ سے پوچھا کہ دین کیا چیز ہے آپ نے ہر بار یہی فرمایا کہ "حسن خلق"۔"

حضرت نفیل سے روایت ہے کہ ایک عورت کی نسبت آنحضرت صلعم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ وہ ہمیشہ روزے رکھتی ہے اور ہمیشہ شب بیدار رہتی ہے مگر بدخلق ہے ہمسائیوں کو اپنی بدزبانی سے آزار پہنچاتی ہے۔ آپ نے فرمایا اس میں کچھ خیر نہیں ہے۔ وہ اہلِ دوزخ میں سے ہے آپ فرماتے ہیں کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ سلامت رہیں اور مہاجر

وہ ہے جو برائیوں کو چھوڑ دے "

ایک شخص نے آنحضرت صلعم سے پوچھا کہ اسلام کی کونسی چیز سب سے بہتر ہے فرمایا کھانا کھلانا اور جان پہچان اور انجان دونوں سے صاحب سلامت کرنی "

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی صاحب ایمان نہ ہوگا جب تک اپنے بھائی کے لئے بھی وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے "

حضرت معاذ بن جبل رض روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکارم اخلاق اور محاسن اعمال کو اسلام پر محیط کر دیا ہے "

جناب سعد بن ہشام کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رض کی خدمت میں گیا اور آنحضرت کے اخلاق کا حال ان سے پوچھا انہوں نے کہا کہ تو قرآن پڑھتا ہے میں نے کہا ہاں انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم کا خلق قرآن مجید تھا "

انك لعلیٰ خلقٍ عظیم | تم پیدا ہوئے ہو (محمد رسول اللہ) بڑے خلق پر

حضرت انس رض فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے کوئی عمدہ نصیحت ایسی نہیں چھوڑی جس کی طرف ہم کو نہ بلایا ہو اور نہ کوئی عیب اس قسم کا چھوڑا کہ جس سے ہم کو ڈرایا نہ ہو یا منع نہ کیا ہو "

حضرت معاذ بن جبل رض فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے اس طرح وصیت فرمائی کہ اے معاذ میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں خدا تعالیٰ سے ڈرنے کی اور سچ بولنے اور عہد پورا کرنے اور امانت ادا کرنے اور خیانت نہ کرنے اور ہمسائیوں کا لحاظ رکھنے اور یتیم پر رحم کرنے اور نرم گفتگو کرنے اور سلام کے فاش کرنے کی

اور حسن عمل اور کوتاہ کرنے امل کی ، اور ایمان پر جمے رہنے اور قرآن کی سمجھ پیدا کرنے اور آخرت کی محبت اور حساب سے خائف رہنے اور بازو کو پست رکھنے کی۔ میں تجھ کو منع کرتا ہوں کہ کسی حلیم کو گالی مت دینا اور سچے شخص کو جھوٹا مت ٹھیرانا۔ اور کسی گناہگار کی اطاعت نہ کرنا۔ اور امام عادل کی نافرمانی مت کرنا اور زمین میں فساد مت کرنا اور تجھ کو وصیت کرتا ہوں خدا تعالےٰ سے ڈرنے کی ہر پتھر اور درخت اور ڈھیلے کے پاس اور ہر گناہ کے لئے توبہ نئی کرنا۔ پوشیدہ گناہ کے لئے پوشیدہ توبہ اور ظاہر کے لئے ظاہر۔"

آنحضرت صلعم نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اس طرح سے ادب تعلیم فرمایا اور ان کو مکارم اخلاق اور محاسن آداب کی طرف بلایا۔"

صحابہ کرام نے احکامات قرآنی اور آپ کے اسوۂ حسنہ سے اپنے عقائد کی تصحیح کے ساتھ اعمال و افعال کی ایسی اصلاح کی کہ اخلاق فاضلہ اور ملکات صالحہ حاصل ہوگئے جس سے شوکت اسلام ان کے درود و مسعود سے ظاہر ہونے لگی۔

اور خدا نے ان لوگوں سے فرمایا :-

کنتم خیر امۃ	تم بہترین قوم ہو۔
اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ۔ ان الذین امنوا وعملوا الصلحت اولئک ھم خیر البریۃ	وہی ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے اور اپنے فضل سے ان کی مدد کی۔" بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے وہ تمام

اولئك حزب الله ط الا ان حزب الله هم المفلحون۔ رضی الله عنهم ورضوا عنه واذكروا اذ انتم قليل مستضعفون فی الارض تخافون ان يتخطفكم الناس فاواكم وايدكم بنصره ورزقكم من الطيبات لعلكم تشكرون۔

مخلوق میں بہتر ہیں یہی اللہ کا گروہ ہے سن لو کہ اللہ کا جو گروہ ہے وہی فلاح پانے والا ہے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اُن سے راضی ہوئے اور وہ وقت یاد کرو جب تم تھوڑے تھے ملک میں کمزور خیال کئے جاتے تھے اس بات سے ڈرتے تھے کہ لوگ تمہیں اچک لیں سو اس نے تمہیں ٹھکانہ اور اپنی مدد سے تمہیں قوت دی اور ستھری چیزوں سے تمہیں روزی دی تاکہ تم شکر کرو۔

غرضکہ وہ معجزنما اصلاح ہوئی کہ ہر فرد قوم ہم عقیدہ و ہم خیال و ہم معاشرت تھا تہذیب و شائستگی کے ساتھ سب بھائی بھائی تھے اور ایک دوسرے پر جان فدا کر رہے تھے۔ اور سب کو اس بات کی دھن تھی کہ ساری دنیا کو اپنا سا بنالیں۔

عہد رسالت میں قیصر و کسریٰ کی دولت و عظمت، تمدن و تہذیب دنیا کے لئے نمونہ تھی لیکن اللہ جل شانہ نے مسلمانوں کے سامنے ان فخر روزگار سلطنتوں کو بطور مثال پیش نہیں کیا بلکہ خود مسلمانوں کو خیر الامم فرمایا۔

كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتومنون بالله ط

تم بہترین قوم ہو جو لوگوں کے لئے نمایاں کی گئی ہے۔ تم لوگ نیکی کا حکم دیتے ہو برائی سے روکتے ہو اور نہ اس پر ایمان لاتے ہو۔

صرف یہی نہیں کہ خداوند عالم نے مسلمانوں کے سامنے دنیا کی کسی ترقی یافتہ متمدن قوم کو نمونہ نہیں بنایا ہو بلکہ خود انہی کو اقوام عالم کے لئے جملہ محاسن و مسائل کا علمبردار ٹھیرایا۔

وکذالک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا۔	اس طرح ہم نے تم کو ایک درمیانی قوم بنایا تاکہ تم لوگوں کے لئے حجت ہو اور پیغمبر تمہارے لئے حجت ہو۔

صحابہ کرام کے طرز عمل سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ سارا قرآن اور ہادی برحق کی ساری تعلیم یہی ہے کہ وہ استعداد جو بد و فطرت میں خدا نے رکھی ہے وہ کام میں لائی جائے اور دنیا و دین کی ساری نعمتیں حاصل کی جائیں۔

تفصیل بالا سے معلوم ہوا کہ شارع علیہ السلام نے دین کو دنیا سے اور دنیا سے دین کو الگ نہیں کیا۔ دین کا کوئی کام ہو وہ دنیا کا کام ہے اور دنیا کا کوئی کام ہو وہ عین دین کا کام ہے۔

الدنیا مزرعۃ الآخرہ	دنیا آخرت کی کھیتی ہے

ابتدائے عالم سے اسلام تک اور اگر اسلام کو مستثنیٰ کر دیا جائے تو تمام عالم میں آج بھی جس قدر مذہب ہیں اس پر متفق ہیں کہ دین اور دنیا دونوں جداگانہ ہیں۔

فرقہ اباحیہ اور مزدکیہ صرف دنیاوی لذائذ کے قائل ہیں باقی مذاہب نے دنیا کی تمام تمتعات کو ہیچ بتایا اور جس نسبت سے ان دنیاوی حظوظ سے

کنارہ کش رہتے اسی نسبت سے اس کے کمال کے درجہ قائم کئے۔ اسی خیال نے دنیا میں جوگی تارک الدنیا پیدا کئے۔ جو ظاہری جسم کی نگہداشت کی ضرورت نہیں مانتے بلکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جس قدر جسم کو عذاب و تکلیف دیکر خراب و خستہ کیا جائے اور مجردانہ زندگی و صحرا نشینی اختیار کی جائے اتنا ہی تقرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ اس نظریہ سے جوگی اور راہبوں کو اتنی رفعت ہوئی کہ بڑی سی بڑی ہستی کو ان کے آگے سر عقیدت جھکانا پڑا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ترک دنیا اور رہبانیت مذاہب کا اصلی عنصر بن گئی اور سچا مذہب مسخ ہو کر ان مغربی اقوال کا نشانہ بنا کہ

> "مذہب کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ ملکی و سیاسی زندگی تباہ کر دی جائے اور دنیا کے تمام کاروبار لغو سمجھکر اس غرض سے چھوڑ دیئے جائیں کہ نہایت خضوع کے ساتھ بہشت کے انتظار میں گھلا جائے اور ہر قسم کی فطری و طبعی جذبات اور خواہش قتل کر دی جائیں۔"

> "اور زاہدوں کا یہ مقصد ہے کہ فطری خواہشوں کا جو اثر ان پر ہے اس کو بالکل مٹا دیں۔"

دین اور دنیا کا رابطہ اور دونوں کے تناسب کو ٹھیک ٹھیک قائم رکھنا اس قدر مشکل ہے کہ مغربی فلاسفر گھبرا کے فریاد کرتے ہیں۔

"آہ! کاش کوئی ذہین شخص مذہبی اور علمی تعصب دونوں کی نقاب کو ایک ساتھ چاک کر ڈالتا اور اس مضبوط تعلق کو مذہبی خیال اور علمی تفکر میں سے کھول کر

دکھا دیتا کہ ایسا کرنے سے جو بیخ اور کشمکش ان دونوں میں ایک مدت سے چلی آتی ہے وہ مٹ جاتی اگر کوئی شخص ایسا کر سکے تو آج کا نیا زمانہ کیسی دھوم دھام اور کس جوش سے اس کے استقبال کے لئے تیار رہتا؟"

اس حسرت ناک فریاد کو اسلام اور صرف اسلام ہی پہونچا۔ قرآن حکیم کیسا تسلی بخش اور امید افزا جواب دیتا ہے۔

لا رھبانیۃ فی الاسلام — اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔

اور ترک دنیا نہیں۔ زہد و تقویٰ اور دین و عقل میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جیسا کہ خداوند کریم فرماتا ہے۔

ولا تنس نصیبک من الدنیا	نہ بھلا تو اپنے حصہ کو دنیا سے۔
یایھا الذین اٰمنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم و لا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین۔	ایمان والو اللہ نے جن چیزوں کو حلال کیا تم ان کو حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو اللہ نہیں دوست پسند کرتا زیادتی کرنے والوں کو۔
قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ۔	تو کہہ کس نے منع کی ہے زینت اللہ کی جو پیدا کی اس نے اپنے بندوں کے واسطے۔
والطیبات من الرزق۔	اور عمدہ چیز کھانے کی۔
کلوا واشربوا ولا تسرفوا۔	کھاؤ پیو اور مت اڑاؤ۔
فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ۔	پس گھومو تم زمین پر اور تلاش کرو خدا کا فضل۔

لایکلف اللہ نفسا الا وسعها۔	اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔
یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر	اللہ تم سے آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں کرتا۔

پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ یہ بتایا کہ کھانے پینے کی چیزیں مسلمانوں کے لئے وقف عام ہیں کہ وہ اچھی سے اچھی زندگی اعتدال کے ساتھ انسانی فرائض کی بجا آوری اور خدا کی یاد میں بسر کریں۔

یرید اللہ ان یخفف عنکم وخلق الانسان ضعیفا۔	اللہ تم سے تخفیف چاہتا ہے۔ کیونکہ پیدا کیا گیا ہے انسان کمزور۔
یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج۔	اللہ نہیں چاہتا تم پر مشکل۔

دوسرے تمام مذہبوں کی تلقین ہے کہ اس وسیع دنیا سے انسان کا حصہ سد رمق کھانا اور دو گز کپڑا ہے لیکن اسلام یہ بتاتا ہے کہ آسمان و زمین دشت و کوہ دریا و سمندر۔ درخت و ثمر۔ لعل و جواہر۔ چرند و پرند غرض جو کچھ ہے انسان کے لئے ہے اور انسان سب پر قابو رکھ کر ان سے نفع اور لطف پائے۔

الم تروا ان اللہ سخر لکم ما فی السموات وما فی الارض	کیا نہیں دیکھا تم نے تحقیق اللہ نے تابع کیا تمہارے ان چیزوں کو جو کہ آسمان و زمین میں ہیں۔
وسخر لکم ما فی السموات	اور تابع کیا تمہارے ان سب چیزوں

وما فی الارض جمیعاً منه -	کو جو کہ زمین و آسمان میں ہیں-
وابلغ علیکم نعمه ظاهرة وباطنه -	اور تم پر پورا کیا اپنی نعمت ظاہرہ و باطنہ کو -
وسخرلکم اللیل والنهار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامره -	اور تابع کیا تمہارے رات اور دن آفتاب چاند اور ستارے اپنے حکم سے"
وهو الذی سخر البحر لتاکلوا منه لحما طریا وتستخرجوا منه حلیة تلبسونها -	اور وہ ایسی ذات ہے تابع کیا اس نے دریا کو تاکہ کھاؤ تم اس سے گوشت تازہ اور نکالو تم اس سے زیورات پہننے کے لئے
والله جعل لکم من انفسکم ازواجا	اور اللہ نے تمہیں میں سے جوڑے پیدا کیا-
وجعل لکم من ازواجکم بنین وحفدة -	اور دیئے تم کو تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے -
ورزقکم من الطیبات -	اور کھانے کو دیں ستھری چیزیں -
فکلوا مما رزقکم الله حلالا طیبا واشکروا نعمة الله ان کنتم ایاه تعبدون -	پس کھاؤ تم جو کچھ اللہ نے حلال پاک رزق عطا کیا ہے اور شکر ادا کرو اللہ کی نعمتوں کا اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو-

سارے قرآن میں دین اور دنیا کے حاصل کرنے کے متعلق بہترین تعلیمات موجود ہیں-

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة -	اے خدا ہم کو دنیا اور آخرت میں بھلائی دے -

یعنی دنیا اور دین دونوں کی بھلائی۔ جب کہ قرآن کے یہ احکام ہوں اور طلب معیشت اور تجارت اور کسب حلال کے لئے صاف صاف ترغیبیں اور اشارتیں ہیں جیسا کہ جناب سرور کائنات نے طلب معیشت کے لئے فرمایا۔

بعض ایسے گناہ ہیں جن کا کفارہ صرف یہ ہے کہ معاش کی فکر میں رنج اٹھایا جائے۔ اور تجارت کے لئے ارشاد ہوتا ہے۔

"سچا سوداگر قیامت کے دن صدیقوں اور پیغمبروں کے ساتھ آئیگا" اور طلب دنیا کے لئے صاف صاف لفظوں میں یہ خوش خبری سنائی کہ "جو شخص دنیا کو بطریق حلال تلاش کرتا ہے اور جس کا مقصد سوال کرنے سے بچنا اور آل اولاد کے لئے کوشش کرنا اور ہمسایہ پر مہربانی کرنا ہو تو اس کا منہ خدا کی ملاقات کے وقت چودھویں رات کے چاند کا سا ہوگا" مسلمانان سلف نے تعلیم قرآنی اور ارشاد نبوی پر پورا پورا عمل کیا جس کا حاصل یہ ہوا کہ وہ تمام عالم پر چھا گئے معائب کی تاریکی حسن و خوبی کے نور سے دور ہو گئی۔

اس سچی اور عالمگیر تعلیم کے فیض سے اپنے تو اپنے غیر بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہے۔ چنانچہ ڈاکٹر لائٹنر قائل ہے۔

"اسلام جتنا کہ قرآن سے ظاہر ہے تمام دنیا کے لئے آیا ہے اور اس کے صدقہ میں لاکھوں وحشی اور غیر مہذب انسان تہذیب و شائستگی کے اعلیٰ پایہ پر پہونچے"

اور اسلام کا ملکی اور تمدنی اثر فی الواقع بے حد و بے پایاں تھا کہ ایک صدی کے اندر عربوں کا ملک دریائے سندھ سے اندلس تک پہنچ گیا تھا اور

تمام شہروں میں جہاں اسلامی پرچم لہراتا تھا ایک حیرت انگیز ترقی نظر آتی تھی۔

اُن کے خلف ہم نامراد ہیں کہ تمام تر تعلیم ربانی کو چھوڑ کر قرآن کریم کی چند آیتوں کو رسم کے طور پر بے سمجھے لے لیا ہے اور روحانیت سے ہمکنار ہونے کے بجائے محض لفظ پرست بن کر رہ گئے ہیں۔ شعلۂ ایمان بجھ گیا، دل مر گئے اور بازوے عمل شل ہو گئے۔ دین جاتا رہا۔ دنیا بھی ہاتھ نہ آئی اور دنیا والے ہمیں پامال کئے ڈالتے ہیں۔

دین و دنیا توام ہیں۔

ان الدین عند اللہ الاسلام ۔ | واقعی دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔

جب تک مسلمان صحیح طور پر اسلام کے پابند نہ ہوں گے دنیوی ترقی بھی نہیں کر سکتے۔ دین اسلام کے اجزا یہ ہیں۔

عقائد، ارکان، معاملات، معاشرت، اخلاق۔

موجودہ مسلمانوں نے دین اسلام میں سے برائے نام عقائد اور ارکان کی رسمی پابندی کو کامل مسلمان ہونے کا پروانہ سمجھ رکھا ہے۔ معاملات، معاشرت اخلاق کو سرے سے اجزاء دین ہی نہیں سمجھتے اور ہر حکم شرعی کے مقابلہ میں رسم و رواج کی سند بنا کر اس کو رسمی و رواجی اسلام کا دستور العمل قرار دیا جس کا نتیجہ موجودہ تباہی و بربادی کی صورت میں رونما ہوا۔ اس لئے کہ جیسے از روئے نصوص شرعیہ نماز روزہ فرض ہے ایسے ہی اخلاق و معاشرتی احکام کی پابندی ہر مسلمان پر لازم ہے۔ بعثت پیغمبر اسلام کا اصلی منشا یہی تھا۔

بعثت لاتمم مکارم الاخلاق | میں مقرر کیا گیا ہوں کہ اخلاق کی خوبیوں کی تکمیل کروں

اس میں تہذیب و تمدن۔ فلسفہ و تعلیم و ترقی کا راز پنہاں ہے۔ زندگی نام ہے عمل کا اور نیت اور غرض کا عمل اور نیت پر اگر اخلاق یعنی اخلاق حسنہ کی عملداری ہے تو آدمی انسانیت اور تمدن کا مفید آلہ اور منشاء الٰہی کا مستعد خادم ہے۔ ورنہ انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

جس طرح کہ سچی تعلیم قرآن کی اور نفس اسلام انسانوں کے لئے خط آزادی ہے، اسی طرح ہمارے غلط خیالات اور خلاف مذہب اعمال بلاشبہ ترقی کے پاؤں کی زنجیر ہیں۔ ہمارے خیالات، ہمارے اعمال یقیناً اسی سچی تعلیم کے خلاف اور اصل مقصود اسلام کے متناقض ہیں۔

موجودہ مسلمانوں کی معاشری اصلاح کے لئے اس بات کی بہت سخت ضرورت ہی نہیں بلکہ تھی کہ اسلامی زندگی پر مفصل کتاب مرتب کی جائے جو شمع راہ ہدایت کا کام دے۔ چنانچہ جناب مولوی عبدالحق صاحب مالک نیا کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی کی فرمائش پر "اسلامی معاشرت" کے نام سے یہ کتاب مرتب کی ہے اللہ تعالیٰ اس سعی کو بطفیل نبی کریم صلعم قبول فرمائے اور اس کتاب کو قبولیت عامہ بخشے اور اہل اسلام کو اس پر عمل کی توفیق دے۔

انتظام اللہ شہابی

باب اوّل

آدابِ لطافت وحفظِ صحت

ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین۔	اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

بنی الدین علی النظافتہ

آنحضرت صلعم فرماتے ہیں مسلمانی کی بنا پاکی پر ہے [1]

اسلام نے صحت بنیادی اصول کے لئے صفائی وپاکیزگی کی اور جسمانی وعقلی ریاضت کی سخت تاکید کی ہے۔

جب احکام وفرائض کا آغاز ہوا تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی اشاعت

---

[1] احیاء العلوم

کا حکم دینے کے بعد وحی الٰہی میں طہارت کا بھی حکم دیا گیا۔

وثیابک فطھر	(حضور صلعم کو مخاطب کرکے فرمایا گیا) اپنے
والرجز فاھجر	کپڑوں کو پاک کیجئے اور ناپاکی کو دور کیجئے"

اس حکم کی بنا پر اسلام نے حقیقی پاکی و حفظ صحت کے قواعد مدون کرنے میں جن کی بنا عقلی اور جسمانی صحت کے باہمی تعلق اور ارتباط پر ہے روئے زمین کے تمام حکماء پر سبقت کی ہے اور ان کو نصف ایمان کی اصول سے قرار دیا ہے۔

الطھور شطر الایمان	پاکی جزو ایمان ہے[1]

اور اپنے تمام پیروؤں کو ان قواعد کی پابندی کرکے ان سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب دی ہے اور اس امر کی تصریح کی ہے کہ صحت خدا کی ان تمام نعمتوں میں جو انسان کو عطا ہوئی ہیں بہترین نعمت ہے سوائے کلمہ توحید کے کوئی چیز علو مرتبہ میں اس سے افضل نہیں ہے[2]

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ معافی اور صحت کے لئے خدا کی جناب میں دعا کرتے رہو کیونکہ ایمان کے بعد صحت سے بہتر کوئی نعمت بندوں کو نہیں دی گئی[3]

طہارت

فیہ رجال یحبون ان یتطھروا واللہ یحب المطھرین۔	اس میں وہ لوگ ہیں جن کو پسند ہے پاک رہنا اور اللہ چاہتا ہے ستھرائی والوں کو۔

---

[1] مشکوٰۃ (عن ابی مالک اشعری)۔ [2] المدنیۃ والاسلام مصنفہ علامہ محمد فرید وجدی مصری ص ۹۵
[3] ترمذی (عن ابوبکرؓ)

ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج و لکن یرید لیطھرکم	اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ خلل رکھے لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے۔

آنحضرت صلعم نے مذہباً جسمانی اور ظاہری صفائی کے متعلق ایک تغیر عظیم دنیا کے خیالات میں پیدا کر دیا۔ یہ آپ کی تعلیم ہی کا ثمرہ ہے کہ ذات ظاہری صفائی اور جسمانی پاکیزگی حسن معاشرت اور انسانیت کا ایک جزو لاینفک اور جزو قرار دی گئی ہے۔

خصائل فطرت آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے دس باتیں فطرت میں داخل ہیں، مونچھوں کا ترشوانا اور ڈاڑھی کا بڑھانا اور مسواک کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا اور ناخون کا ترشوانا اور جہاں جہاں میل اکٹھا ہوتا ہے ان مواضع کا دھونا اور بغل کے بال دور کرنا اور موئے زیر ناف مونڈنا اور پانی سے استنجا کرنا۔ اور کلی کرنا۔[1]

یہ طہارتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منقول ہیں اور تمام امم حنفیہ میں برابر جاری تھیں[2]

پاکی مو بغل کے بال ہر چالیس دن بعد دور کرنا سنت ہے۔ اور زیر ناف کے بال چالیس دن سے زیادہ نہ ٹھہرنے دیئے جائیں۔

ناخون ترشوانا حضور صلعم نے فرمایا ناخون ترشواؤ" رسول مقبول صلعم نے ایک گروہ کے ہاتھ میں میل جمع دیکھا فرمایا کہ ناخن کاٹ ڈالو"

---

[1] مسلم رعن عائشہ صدیقہ رض [2] حجۃ اللہ البالغہ ص ۲۸۲

داہنے ہاتھ کے کلمہ کی انگلی سے (ناخن تراشنا) شروع کرے اور چھنگلی تک تراشے پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے شروع کرے اور پانچوں ناخن کاٹ کر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے۔ اور اس کے بعد پیر کے ناخن تراشے [1]

طہارت حدث

طہارت حدث پانچ ہیں۔ قضائے حاجت پیشاب کرنا۔ استنجا کرنا۔ وضو۔ غسل۔ تیمم۔

قضائے حاجت

قضائے حاجت کے لئے بیت الخلا جائے تو یہ دعا پڑھ کر بایاں پاؤں پہلے رکھے کیونکہ حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب داخل ہوتے بیت الخلا میں فرماتے۔

اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث	اے اللہ بیشک میں تیری پناہ چاہتا ہوں ناپاک جنوں اور خبیثوں سے

آداب بیت الخلا

قضائے حاجت اگر صحرا میں ہو تو چاہیئے کہ لوگوں کی نگاہ سے دور ہو جائے۔ اور ممکن ہو تو دیوار کی آڑ میں رہے اور بیٹھنے سے پیشتر شرمگاہ کھولے اور آفتاب اور ماہتاب کی طرف منہ نہ کرے اور قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرے۔ قبلہ داہنے و بائیں رہے۔ جہاں لوگ جمع ہوں وہاں اور پانی میں زیر درخت یا کسی جانور کے بل میں رفع حاجت نہ کرے۔ بے عذر کھڑے ہو کر یا سخت زمین پر اور ہوا کے رخ پیشاب نہ کرے۔ جہاں لوگ غسل کرتے ہوں

---

[1] کیمیائے سعادت ص ۲۰

وہاں بھی پیشاب نہ کرے۔ بائیں پاؤں پر زور دے کر پیشاب و رفع حاجت کو ننگے (بیٹھے) سر نہ جائے۔

آداب استنجا

پتھر کے تین ٹکڑے یا مٹی کے تین ڈھیلے بائیں ہاتھ سے پاکی کے لئے استعمال میں لائے۔ اور ایک ڈھیلہ سے پیشاب کا استنجا کرے بعدہٗ پانی سے آبدست لے جب استنجا کرکے فارغ ہو تو دیوار یا زمین پر ہاتھ ملے پھر دھوئے تاکہ کچھ بو ہاتھ میں باقی نہ رہے۔ پھر یہ دعا پڑھے:[1] لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر استنجا نہ کرنا چاہیئے۔

اللھم طہر قلبی من النفاق وحصّن فرجی من الفواحش۔	اے اللہ پاک کر میرے دل کو نفاق سے اور بچا میری شرمگاہ کو فواحش سے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلعم جس وقت بیت الخلاء سے نکلتے یہ فرماتے

غفرانک الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذی وعافانی	اے اللہ تیری بخشش چاہتا ہوں سب شکر ہے اللہ کو جس نے دور کیا مجھ سے ایذا کو اور صحت دی مجھکو

آداب نوم

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب آوے ایک تمہارا اپنے بستر پر پس جھاڑے اپنا بستر تہمد کے اندر کی جانب سے اسواسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ کونسی چیز پیچھے رہی ہے۔[2]

حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہا تھے رسول اللہ صلعم جب لیٹتے اپنے بستر پر رکھتے اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے پھر فرماتے۔

---

[1] کیمیائے سعادت صفحہ ۱۰۱ ۔ [2] بخاری ومسلم

اللّٰھم باسمک اموت و احیٰ | اے اللہ تیرے نام سے مرتا اور جیتا ہوں[1]

روایت ہے عائشہ سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے تھے اپنے بستر پر ہر رات کو ملاتے دونوں ہتھیلیاں اپنی پھر پھونکتے پڑھ کر ان دونوں میں قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر ملتے ان دونوں سے جہاں مل سکتے اپنے بدن سے شروع کرتے ملنا دونوں ہاتھوں سے سر اور منہ پر اور اگلے حصے بدن سے کرتے یہ تین بار[2]

رسول اللہ صلعم نے ایک مرد کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھ فرمایا یہ لیٹنا شیطان کا لیٹنا ہے خدا اسے پسند نہیں کرتا[3]

رسول اللہ صلعم نے اس چھت پر سونے سے منع فرمایا جس پر پردے نہ ہوں[4]

روایت ہے حذیفہؓ سے کہ آپ بیدار ہوتے تو فرماتے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ	سب تعریف اللہ کو ہے جس نے ہم کو جلایا بعد ہمارے مارنے کے اور اسی کی طرف ہے اٹھ کھڑا ہونا[5]

سو کر اٹھ کے ہاتھ دھونا

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے تو جب تک تین بار ہاتھ نہ دھولے برتن میں ہاتھ نہ ڈالے کیونکہ اسے کیا خبر ہے کہ سوتے میں اس کا ہاتھ کہاں رہا۔

---

[1] بخاری و مسلم [2] بخاری و مسلم [3] ترمذی [4] ترمذی [5] بخاری و مسلم

مسواک لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواك عند كل صلوة

حضور صلعم فرماتے ہیں کہ اگر اپنی امت پر سختی کا ڈر نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا ضرور حکم دیتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ فرماتی ہیں کہ مسواک منہ کو پاک کرتی ہے۔ اور رسول خدا جب کبھی باہر سے گھر میں آتے مسواک کرتے۔

مسواک والی نماز، نماز بے مسواک پر ستر درجہ بڑھ کر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلعم رات کو اور نہ دن کو نہیں سوتے وضو سے پیشتر جب تک مسواک نہ کر لیتے۔

جسمانی طہارت سب سے پہلے یہ لازمی ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کرے۔ حضور صلعم نے فرمایا وضو کی وہی مداومت کر سکتا ہے جو ایمان والا ہے۔

یا ایہا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوة فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین

مسلمانوں! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک اور پاؤں ٹخنوں تک دھولو، اور سر پر مسح کر لو۔ (مائدہ)

وضو حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ ہر نماز جدید وضو کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔ وضو کیلئے ایک چھوٹا سا غسل ہے جو علاوہ روحانی فوائد کے جسم کے ان تمام حصوں کو پاک و صاف کرتا ہے جو اکثر کھلے رہتے ہیں۔

---

۱ نسائی ۲ نسائی ۳ مسلم (عن عائشہ رضؓ) ۴ مشکوۃ (عن عائشہ)

تیمم و غسل

وان کنتم جنبا فاطھروا وان کنتم مرضی او علی سفر او جاء احد منکم من الغائط او لامستم النساء فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا فامسحوا بوجوھکم وایدیکم منہ

اور اگر تم جنبی ہو تو نہا لیا کرو اور اگر بیمار یا سفر میں یا کوئی تم میں سے پاخانہ پھر کر آئے یا تم نے عورتوں سے جماع کیا ہو پھر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو (طریقہ اس کا یہ ہے) کہ منہ اور ہاتھوں کو کچھ مٹی مل لیا کرو۔

حق علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبعۃ ایام یوما یغسل فیہ راسہ وجسدہ

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ سات دن میں ایک دن نہائے اور اپنا سر اور بدن دھوئے

اسلام نے تمام جسم کی صفائی کے لئے غسل پر اتنا زور دیا ہے کہ بعض حالتوں میں فرض معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جب تک بعض صورتوں میں غسل نہ کیا جائے، عبادت نہیں کی جا سکتی۔ احتلام، جماع، حیض و نفاس کے بعد غسل فرض ہے۔ ہر جمعہ کو غسل واجب ہے۔ عید کی نماز سے پیشتر غسل ضروری ہے۔ "آنحضرت صلعم کثرت سے وضو کرتے۔ مسواک دن میں کئی کئی مرتبہ کرتے۔ اور غسل فرماتے بعد کو خوشبودار تیل بالوں میں لگاتے اور سر اور ریش مبارک میں باقاعدہ کنگھی کرتے۔"

حضرت عثمان رضہ کو طہارت کا اس قدر خیال تھا کہ جب اسلام لائے معمولاً ایک بار روزانہ غسل کرتے تھے۔ صحابہ کرام اگرچہ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے تاہم غسل و طہارت کے لئے حضرت انس رضہ کے گھر میں ایک

حمام موجود تھا۔[1]

سرمہ لگانا حضرت علی مرتضیٰ فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم اثمد لگایا کرو بال اُگاتا ہے میل کو دور کرتا ہے آنکھ کو صاف کرتا ہے۔[2]

خود آپ بلاناغہ سوتے وقت سرمہ آنکھوں میں لگاتے تھے"

آنحضرت صلعم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی ہر رات تین تین سلائی لگاتے"

بالوں کی درستی حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کثرت سے سر مبارک میں تیل لگاتے اور ڈاڑھی میں بہت کنگھی کرتے۔[3]

حضرت ابوقتادہ انصاری رضؓ نے بال رکھ چھوڑے تھے۔ رسول اللہؐ سے دریافت کیا کہ میں بالوں میں کنگھی کروں۔ فرمایا ہاں اس کو سنوارو اس کے بعد یہ حالت ہوگئی کہ بسا اوقات وہ دن میں دو دو بار بالوں میں تیل لگاتے تھے۔

مانگ نکالنا رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سر میں مانگ نکالی۔[4]

روزانہ کنگھی کرنا حضرت عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں رسول اللہؐ نے ہر روز کنگھی کرنے سے منع کیا ہے مگر ناغہ کرکے (کنگھی کیجائے)[5]

---

[1] اسوہ صحابہ ج ۱ ص ۲۴۸۔ [2] طبرانی [3] شمائل ترمذی صفحہ ۳ [4] (عن ابن عباس)
[5] شمائل ترمذی صفحہ ۳

آئینہ دیکھنا | آنحضرت صلعم جب آئینہ میں اپنا منہ دیکھتے تو فرماتے[1]

اللھم انت حسنت خلقی محسن خلقی | اے اللہ تو نے اچھی بنائی صورت مری پس بہتر کر سیرت مری۔

خوشبو کا استعمال | حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرتؐ کے عمدہ سے عمدہ خوشبو جو مل سکتی تھی وہ لگاتی تھی جب کی خوشبو اور چمک آپ کے سر اور ڈاڑھی میں نظر آتی تھی[2]

رسول کریم صلعم نے مردوں اور عورتوں کو خوشبو لگانے کی نصیحت کی حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر ہو رنگ مخفی ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو بو مخفی ہو[3]

حبب الی من دنیا کم ثلاث الطیب والنساء وقرۃ عینی فی الصلوۃ۔ | تین چیزیں مجھے دنیا کی محبوب ہیں۔ خوشبو۔ عورت اور نماز میں اطمینان یعنی خشوع

آپؐ ہمیشہ خوشبو استعمال کرتے صحابہ کا بیان ہے کہ آپ جس گلی کوچہ سے نکل جاتے وہ معطر ہو جاتا بعض مرتبہ مشک اور عنبر کا بھی استعمال کیا ہو[4]

حضرت عمر فاروق رضؓ ریزہائے مشک کا استعمال کرتے تھے[5]

بدبو | رسول اللہ صلعم کو بدبودار اشیا پیاز لہسن وغیرہ سے سخت نفرت تھی اور حکم تھا کہ یہ چیزیں کھا کر لوگ مسجد میں نہ آیا کریں۔ آپ نے فرمایا جو شخص پیاز لہسن کھائے وہ ہمارے پاس نہ آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے[6]

---

[1] ابن حبان دارمی و حصن حصین [2] بخاری (کتاب اللباس [3] ترمذی و نسائی [4] اسوۂ صحابہ جلد اصفحہ ۲۴۹ [5] ... [6] بخاری۔

آپ نے فرمایا جن چیزوں سے انسانی روح تکلیف محسوس کرتی ہے ان ہی چیزوں سے اللہ تعالیٰ کے ملائکہ بھی اذیت پاتے ہیں۔

حضرت سعید بن مسیبؒ کہتے ہیں کہ اللہ طیب ہے اور خوشبو کو پسند کرتا ہے۔ پاک صاف ہے صفائی کو پسند کرتا ہے۔ کریم ہے بخشش کو پسند کرتا ہے سخی ہے سخاوت کو پسند کرتا ہے پس تم پاک صاف رہو۔[1]

طہارت لباس | آنحضرت صلعم کی خود یہ حالت تھی گو کہ آپ کو تکلف اور جاہ پسندی سے نفرت تھی مگر لباس ہمیشہ صاف اور عمدہ پہنتے اور سفید رنگ کا کپڑا تمام کپڑوں سے زیادہ پسند کرتے تھے۔ اور جمعہ کا جوڑا آپ کا خاص تھا۔[2]

ایک دفعہ آپ کی خدمت میں ایک شخص میلے کپڑے پہنے ہوئے حاضر ہوا آپ نے فرمایا تمہیں کچھ مقدور ہے اس نے عرض کیا ہر طرح اللہ کا فضل ہے آپ نے فرمایا جب خدا نے نعمت دی ہے تو صورت سے اس کا اظہار بھی ہونا چاہیئے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کو میلے کپڑے پہنے دیکھا فرمایا اس سے اتنا نہیں ہو سکتا کہ اپنے کپڑوں کو دھو لیا کرے۔[3]

ایک مرتبہ بہت سے لوگ مسجد نبوی میں حاضر ہوئے چونکہ مسجد تنگ تھی اور کاروباری لوگ میلے کپڑے پہنے ہوئے چلے آئے تھے اس سے پسینہ کی وجہ سے بو پھیل گئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم لوگ نہا کر آتے تو بہت اچھا تھا۔

---

[1] ترمذی جلد دوم صفحہ ۱۳ [2] طبرانی (عن عائشہؓ) [3] مشکوٰۃ۔

گھر کی صفائی

ایک حدیث میں رسول کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ اپنے گھروں اور گھر کے صحنوں کو کوڑا کرکٹ سے صاف رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاکیزہ فطرت انسانوں سے محبت رکھتا ہے پھر آپ نے تمام ارشاد فرمایا۔ کہ گندگی اور تکلیف دہ چیزوں کا راستہ سے ہٹا دینا شعبۂ ایمانیات سے ہے۔

مجلس کے موقع پر صفائی

رسول اکرم ؐ کو صفائی کا اس قدر اہتمام تھا کہ بعض دفعہ آپ کی مجلس میں خوشبو کی انگیٹھیاں بھی جلائی جاتیں جس میں اگر اور بعض مرتبہ کافور شامل ہوتا۔ اور آپ نے حکم دیا تھا کہ اجتماع کے مواقع پر خوشبودار مصالحہ جلائے جائیں تاکہ ہوا صاف رہے اور صحت پر ناگوار اثر نہ ہو۔

مسجد کی صفائی

مسجد کی صفائی سب سے زیادہ ملحوظ تھی۔ ایک دفعہ کسی نے مسجد کی دیوار پر بلغم تھوک دیا جب آپ تشریف لائے تو نظر پڑی بہت ناگوار گذرا اور اسی وقت صاف کرنے کا حکم دیا، آپ کا حکم تھا کہ بودار چیز کھا کر مسجد میں نہ آیا جائے۔

حضرت عمر رضؓ نے ایک دفعہ اپنے زمانہ خلافت میں خطبہ دیا اور فرمایا تم لوگ پیاز اور لہسن کھا کر مسجد میں آتے ہو حالانکہ میں نے آنحضرت صلعم کو دیکھا کہ اگر کوئی شخص ان چیزوں میں سے کوئی چیز کھا کر مسجد میں آتا تو وہ آپ کے حکم سے جنت البقیع کی طرف نکال دیا جاتا" (جو شخص نہیں کھانا چاہے تو نیز اسے چاہیئے کہ وہ پکا کر اس کی بو زائل کر لیا کرے)

ورزش

وَاَعِدُّوْا لَھُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّۃٍ (سورہ انفال) | دشمنوں کے مقابلے کے لئے اپنے اندر جس قدر قوت پیدا کر سکتے ہو پیدا کرو۔

جسمانی قوت

اسلام جسمانی کمزوری کو منجملہ ان امور کے شمار کرتا ہے جن کی وجہ سے انسان درجات کے حاصل کرنے میں پیچھے رہ جاتا ہے کیونکہ وہ اکثر اوقات کاروبار زندگی میں افراط اور مذہبی فرائض میں سستی اور کاہلی کا نتیجہ ہوتا ہے اسی وجہ سے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ "قوی مسلمان ضعیف مسلمان سے بہتر ہے"۔

پہلوانی

فن کشتی سے واقف ہونا سنت ہے آنحضرت صلعم فن کشتی کے واقف کار تھے۔ رکانہ عرب کا مشہور شہ زور پہلوان تھا وہ اپنے پچھڑنے کو اسلام لانے کی شرائط ٹھیراتا تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے اس سے کشتی کی اور اسے تین بار لوگوں کے سامنے پچھاڑ دیا جس سے وہ اسلام لانے پر مجبور ہو گیا۔ [1]

دوڑ

غزوات میں صحابہ باہم دوڑ میں مردانہ مسابقت کیا کرتے تھے ایک انصاری صحابی تھے جن کا دوڑ میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ ایک غزوہ میں وہ فخریہ لہجے میں بار بار کہہ رہے تھے کیا کوئی مدینہ تک دوڑ میں میرا مقابلہ کرے گا۔ کیا کوئی مقابلہ کرنے والا ہے حضرت سلمہ ابن اکوع رض کے کان میں صدا پہونچی تو بولے تم کسی معزز شخص کی

---

[1] شفا قاضی عیاض ص ۲۴

عزت نہیں کرتے کسی شریف آدمی سے نہیں ڈرتے جواب دیا کہ رسول اللہ صلعم کے سوا کسی سے نہیں۔ بالآخر حضرت کو ع آپ سے اجازت لے کر دوڑ میں ان کا مقابلہ کیا اور بازی جیت لی۔ ¹ دوڑنا ایک بہترین ورزشی کھیل ہے مردوں کے علاوہ عورتوں کے لئے بھی مباح ہے چنانچہ آنحضرت صلعم نے اپنی بیوی حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے ساتھ دو دفعہ دوڑ میں مقابلہ کیا اور جب دوسری بار آپ آگے نکل گئے تو آپ نے مسکراتے ہوئے حضرت عائشہ رضؓ سے فرمایا ھذا تبلک یعنی لو عائشہ اب وہ پہلی بار کا بدلہ اتر گیا²

گھوڑ دوڑ

حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا آپؐ نے کہ کھیلوں میں جو چیز خدا کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے وہ گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی ہے۔ وقتاً فوقتاً اپنے دلوں کی تفریح کرتے رہو۔

تیراندازی

صحابہ کرام میں تیر اندازی کا ذوق اس قدر ترقی کر گیا تھا کہ مغرب کے بعد مسجد سے نکل کر تیر کا نشانہ لگاتے تھے۔

آنحضرت نے فرمایا۔

ارموا یا نبی اسماعیل اباکم کان رامیا۔	اے بنو اسمعیل تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارا باپ تیر انداز تھا۔

تیر اندازی میں باہمی مسابقت بھی ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی موقعہ پر جب آپؐ نے فرمایا کہ میں فلاں قبیلہ کے ساتھ ہوں تو دوسرے قبیلہ

---

¹ اسوہ صحابہ ج ۱ ص ۲۵۲ ² احیاء العلوم

کے لوگ رک گئے اور کہا کہ جب سرکارؐ خود ان کے ساتھ ہیں تو ہم کیا مقابلہ کر سکتے ہیں ارشاد ہوا کہ تیر پھینکو میں تم سب کے ساتھ ہوں [1]

مسلم کی حدیث ہے کہ جو شخص تیر اندازی سیکھ کر اس کو ترک کر دے وہ ہم میں سے نہیں ہے [2]

حضورؐ نے فرمایا کہ تم تیر چلایا کرو، سوار ہوا کرو۔ اگر تیر چلاؤ گے تو سوار ہونے سے زیادہ مجکو دوست ہو گے جس نے تیر اندازی سیکھ کر چھوڑ دی اس نے اس نعمت کا کفران کیا [3]

تیراکی حضرت جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو چیز خدا کا ذکر نہیں ہے وہ سب لہو یا سہو ہے مگر چار خصلتیں ایک دو نشانوں کے درمیان میں آدمی کا چلنا۔ دوسرے گھوڑے کا سکھانا تیسرے اپنی بیوی سے کھیلنا، چوتھے سباحت سیکھنا یعنی پانی میں تیرنا [4]

سنہ میں رسول خدا صلعم نے اونٹوں کے درمیان میں مسابقت کرائی تو ایک عرب کا اونٹ رسول اللہؐ کی اونٹنی قصواء سے سبقت لے گیا مسلمانوں کو شاق گذرا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ پر حق ہے کہ دنیا میں جس چیز کو بلند کرے اس کو پست بھی کرے۔ اسی سنہ میں آپ نے گھوڑ دوڑ کرائی تو حضرت ابوبکرؓ کا ایک گھوڑا سبقت لے گیا انعام لے لیا اور یہ سب سے پہلی گھوڑ دوڑ تھی جو اسلام میں ہوئی۔ (اسد الغابہ ج ۱)

---

[1] اسوہ صحابہ ج ۲ صفحہ ۲۰۹ [2] عن عقبہ بن عامرؓ [3] ابو داؤد [4] رواہ طبرانی فی الکبیر

باب دوم

آداب سلام و کلام

سلام

وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا (سورۂ نساء)

جب تم کو سلام کیا جائے تو تم اُس سے بہتر طریقے سے اس کا جواب دیا ویسا ہی جواب دو

عن النبی صلعم قال افشوا السلام تسلموا

"نبی کریم صلعم نے فرمایا سلام کو رواج دو سلامت رہو گے"

آپؐ نے فرمایا کہ تم جنت میں داخل نہ ہو گے، جب تک کہ مومن نہ ہو گے اور مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ رکھو۔ کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتا دوں جس کے سبب سے تم میں محبت پیدا ہو۔ صحابہ نے

عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ "سلام کو آپس میں رواج دو۔"[1]
"اللہ کی عبادت کرو اور (لوگوں کو) کھانا کھلاؤ اور اسلام کو شہرت دو، جنت میں داخل ہو جاؤ گے"[2] قریب تر خدا سے وہ لوگ ہیں جو پہلے سلام کرتے ہیں[3] سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کہ "سلام کرنا نفل ہے اور جواب دینا فرض ہے" آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تم کسی کے گھر میں جاؤ تو گھر والوں سے سلام علیک کرو اور جب واپس ہونے لگو تب بھی گھر والوں کو سلام کرو[4] سوار پیدل کو سلام کرے اور اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور پیدل چلنے والوں میں سے جو پہلے سلام کرے وہ افضل ہے[5]۔ "خورد بزرگ کو اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور قلیل کثیر کو سلام کریں[6]۔

حضرت مقداد رضؓ بن اسود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ختمی مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب کو (اپنے گھر میں) آتے تھے اور سلام علیک کہتے تھے اور سوتے ہوؤں کو سلام کے لئے بیدار نہیں فرماتے جو جاگتا ہوتا وہ سن لیتا تھا[7] (اور) جب آپ کا گذر بچوں پر ہوتا تو ان کو سلام کرتے۔ حضرت اسما بنت رضؓ یزید فرماتی ہیں کہ آپؐ ہم پر نسار میں گذرے ہم کو سلام کیا ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ (آپ نے) سلام کے لئے ہاتھ جھکایا[8]

---

[1] عن ابوہریرہؓ مشکوٰۃ ص ۳۹۵ [2] عن عبداللہ بن عمرؓ [3] عن ابو امامہؓ ابوداؤد ترمذی [4] مشکوٰۃ [5] عن جابرؓ [6] عن ابی مریدہؓ [7] ادب المفرد [8] عن انسؓ نسائی [9] ابوداؤد و ترمذی۔

حضرت عبداللہ رضؓ بسر فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسلام میں کیا چیز بہتر ہے آپ نے فرمایا کہ "کھانا کھلانا" اور واقفوں اور ناواقفوں سے سلام علیک کرنا[1] حدیث عمران بن حصین میں آیا ہے۔ بڑا عاجز وہ شخص ہے جو دعا میں عاجز ہے بڑا بخیل وہ شخص ہے جو سلام میں بخل کرتا ہے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ ہمراہ سوار ہو گیا وہ ایک قوم کے پاس سے گذرے وہ السلام علیکم کہتے تو لوگ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے۔ اور وہ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تو وہ لوگ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے حضرت ابوبکر رضؓ صدیق نے فرمایا کہ آج یہ لوگ فضیلت میں ہم سے بہت بڑھ گئے[2] حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آپ کے پاس سے گذرا اس نے کہا اسلام علیکم آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے دس نیکیاں ہیں پھر دوسرا گذرا تو اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ سرکار نے فرمایا کہ اس کے لئے بیس نیکیاں ہیں۔ اور پھر تیسرا شخص گذرا تو اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے تیس ۳۰ نیکیاں ہیں۔ ایک شخص مجلس سے اٹھ کر گیا اور سلام نہیں کیا آپ نے فرمایا کہ تمہارا دوست کیسا جلد بھول گیا جب تم میں سے کوئی شخص محفل میں آئے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ سلام کرے اگر بیٹھنے کا ارادہ ہو

---

[1] ادب المفرد ص ۱۴۳ [2] رو وطبرانی فی الاوسط [3] ادب المفرد

تو بیٹھے اور جب وہاں سے اٹھے تو بھی سلام کرے[1] حضرت انس بن مالکؓ بصرہ میں نکلتے تو راستہ میں ہر شخص کو ہاتھ کے اشارہ سے سلام کرتے[2] حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا معمول تھا کہ بازار میں جاتے تو ہر دوکاندار، ہر مسکین اور ہر مسافر غرض ہر شخص کو سلام کرتے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ جب بازار میں آپ سودا خریدتے ہیں نہ بھاؤ کرتے نہ کہیں بیٹھتے ہیں پھر کس کام سے تشریف لاتے ہیں فرمایا صرف سلام کرنے کے لئے وہ جب سلام کا جواب دیتے ہیں تو سلام کرنے والے کے جواب میں بعض فقرے کا اضافہ کر دیتے ایک بار ایک شخص نے سلام کہا تو آخر میں انھوں نے جو جواب دیا وہ بہت طویل تھا۔ یعنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وطیب صلوتہ[3]

اگر صحابہ کے درمیان ایک درخت بھی حائل ہوجاتا تو اس کی آڑ سے نکلنے کے بعد دوبارہ سامنا ہوتا تو باہم سلام کرتے"[4]

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہود، عیسائی، مجوس کوئی ہو سب کے سلام کا جواب دینا چاہیئے[5]

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ شراب پینے والوں کو سلام علیک نہ کرو (کیونکہ) تم پر فاسق کا کوئی حق نہیں"[6]

سلام علیکم کی جگہ بندگی کہنا قریب کفر ہے باقی الفاظ تسلیم، آداب عرض وغیرہ بدعت ہیں[7]

---

[1] ادب المفرد [2] اسوۂ صحابہ ج ا ص ۱۰۱ [3] اسوۂ صحابہ ج ا ص ۱۰۱ [4] ادب المفرد
[5] ادب المفرد [6] ہدایت المتقین ص ۱۹۸ [7] ادب المفرد

مصافحہ من تمام انی تصافح اخاک سلام علیک کا تتمہ یہ ہے کہ اپنے بھائی سے مصافحہ کیا جائے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلعم جب باہمی ملتے مصافحہ کرتے جب سفر سے پھر کر آتے تو معانقہ کرتے۔[1]

جناب حذیفہ بن الیمانؓ سے حدیث مرفوع ہے کہ جب دو مومن باہمی ملتے ہیں، (اور) پھر سلام کرکے ایک دوسرے کا مصافحہ کے لئے ہاتھ پکڑ لیتا ہے تو دونوں کی خطائیں ایسی جھڑ جاتی ہیں جیسے درخت کے پتے۔[2]

حدیث میں ذکر مصافحہ کا ایک ہاتھ سے آیا ہے دونوں ہاتھ سے مصافحہ سنت مرفوع سے نہیں ہے بعض سلف سے ماثور ضرور ہے۔[3]

دست بوسی سیدہ حضرت فاطمۃ الزہراؓ رسول اللہ صلعم کے ہاتھ پاؤں کو بوسہ دیتی تھیں۔[3]

حضرت صہیبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی (کرم اللہ وجہہ) کو دیکھا کہ وہ (حضرت) عباسؓ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیتے تھے۔[4]

حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ کو بوسہ دیا تھا۔[5]

بغل گیر ہونا حضرت انسؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلعم سے دریافت کیا کہ جب ہم کسی دوست کے پاس جائیں

---

[1] ابو داؤد [2] ترغیب و ترتیب [3] عن عائشہ صدیقہؓ ادب المفرد [4] کیمیائے سعادت صفحہ ۲۰۸

تو پشت خم کریں فرمایا نہیں پھر پوچھا کہ اس کا ہاتھ چومیں فرمایا نہیں پھر عرض کیا کہ مصافحہ کریں فرمایا ہاں۔ لیکن جب سفر سے کوئی پھر کر آئے تو منہ پر بوسہ دینا اور بغلگیر ہونا سنّت ہے[1]

وتومنوا باللہ ورسولہ و ... وہ | اللہ اور اس کے بھیجے رسول پر ایمان
تعزروہ وتوقروہ | لاؤ اور مدد کرو اس کی اور تعظیم کرو۔

تعظیم وتکریم | حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ زہراؓ سے زیادہ نشست و برخاست و کلام و گفتگو میں کسی کو رسول اکرم صلعم سے مشابہ نہیں پایا۔ جب رسول اللہ صلعم ان کو آتے ہوئے دیکھتے تھے مرحبا فرماتے تھے اور کھڑے ہو جاتے تھے اور پیار کرتے تھے۔ اور ہاتھ پکڑ کر ان کو اپنی جگہ بٹھا لیتے تھے۔ اور حضرت فاطمہؓ کے پاس جب رسول اللہ صلعم تشریف لاتے تھے تو آپ مرحبا فرماتیں اور کھڑی ہو جاتی تھیں اور ہاتھوں کو بوسہ دیتی تھیں[2]۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ سعد بن معاذؓ کے حکم کی بنا پر لوگ حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے پس آپ نے ان کو بلوا بھیجا پس سعد بن معاذؓ حمار پر تشریف لائے جب مسجد سے قریب ہوئے تو حاضرین سے نبی کریم صلعم نے فرمایا کھڑے ہو تم طرف اپنے بہتر کے یا اپنے سردار کے[3]

حضرت ابی ہریرہ رضؓ نے فرمایا کہ حضور صلعم ہمارے ساتھ مسجد میں تشریف

---

[1] کیمیائے سعادت [2] صحیح بخاری و مسلم [3] مشکوٰۃ ... ابو داؤد

فرماتے اور باتیں کرتے رہتے پھر جب حضور تشریف لے جانے لگتے تو ہم اتنا قیام کرتے کہ حضور اپنی بعض بیویوں کے گھروں میں داخل ہو جاتے۔ [1]

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ زید بن حارثؓ آنحضرت صلعم کی موجودگی میں مدینہ آئے تو آپؐ نے ان کے لئے قیام فرمایا اور ان سے معانقہ کیا اور ان کو بوسہ دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ محکوم کا اپنے رئیس فاضل اور حاکم عادل کے لئے اور شاگرد کا استاد کے لئے قیام کرنا مستحب ہے۔"

حضرت انسؓ سے یہ روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلعم لاٹھی پر سہارا دیتے ہوئے باہر تشریف لائے تو ہم آپ (کی تعظیم) کے لئے کھڑے ہوگئے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جس طرح عجمی لوگ (اپنے سردار کو آتا دیکھ کر) کھڑے ہو جاتے اور ایک کی ایک تعظیم دیتے ہیں تم (لوگ) اس طرح نہ کھڑے ہوا کرو۔ آپؓ ہی سے یہ دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم سے زیادہ کوئی شخص ہمیں محبوب نہ تھا آپ کے واسطے ہم سروقد (عجموں کی طرح) اٹھتے تھے۔

حضرت امام غزالیؒ کہتے ہیں کہ جہاں یہ عادت ہوگئی ہے کہ وہاں اگر کوئی تعظیم کے واسطے سروقد آئے گا تو مضائقہ نہیں ہے مگر کسی کے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا منع ہے۔ [2]

حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس بات کو دوست رکھے کہ لوگ اس کے سامنے دست بستہ کھڑے ہوں اور وہ خود بیٹھا رہے اس سے کہدو کہ دوزخ میں اپنی جگہ مقرر کرلے۔ [3]

---

[1] ادب المفرد، سنن ابی داؤد ج۲ [2] کیمیائے سعادت

گفتگو

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ — اور اپنی آواز کو پست کر سب سے بری گدھے کی ہو

قُوْلًا لَّهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا — نرمی سے بات کرو۔

قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا — لوگوں سے اچھی بات کرو۔

قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا — ٹھکانے کی بات کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم مثل تم لوگوں کے جلدی جلدی بات نہ کرتے تھے بلکہ صاف کلام کے ساتھ بات کرتے اور (گفتگو میں الفاظ جدا جدا ہوتے) جو شخص پاس بیٹھا ہوتا اس کو یاد کر لیتا۔ [1]

(بلکہ) تمہاری طرح بہت گفتگو نہ فرماتے تھے آپ کا کلام مختصر ہوتا تھا اور تم کس قدر اس کو پھیلاتے ہو۔ [2]

آپ کم سخن نرم گفتار جب بولتے تو بہت کلام نہ کرتے آپ کی تقریر منظم موتیوں کی سی لڑی تھی۔ [3]

آپ کی آواز بلند اور لہجہ سب سے اچھا تھا۔ سکوت بہت فرماتے اور بدوں حاجت لب مبارک کو گفتگو کے لئے نہ ہلاتے۔ [4]

لفظ نامعقول زبان پر نہ لاتے اور حالت رضا اور غضب میں بجز سچ کے اور کچھ فرماتے۔ [5]

جو کوئی برا لفظ بولتا اس کی طرف سے منہ پھیر لیتے۔ [6]

اور جو لفظ آپ کو برا معلوم ہوتا اور بمجبوری کہنا پڑتا تو اس کو صراحتہً نہ

---

[1] شمائل ترمذی صفحہ ۲ [2] صحیحین (عن عائشہ) [3] طبرانی (عن ام سعید) [4] ابو داؤد [5] ترمذی

فرماتے اشارۃً ارشاد فرماتے۔ ؏ جب آپ خاموش ہو جاتے تو جلیس بولتے
آپ کے پاس کوئی دوسرے کی بات نہ کاٹتا۔ ؏

سیدنا حضرت امام حسن علیہ السلام سے ان کے رشتے کے ماموں روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم اپنی زبان نہ کھولتے تھے مگر اس بات میں جو آپ کے صحابہ کے لئے مفید ہوتی اور صحابہ سے اُلفت کی باتیں کیا کرتے (اُن سے سخت کلامی اور کج خلقی کر کے) اُنہیں متنفر نہ کرتے۔ اپنے صحابہ کی آپ خبر گیری فرماتے تھے اور لوگوں کے حالات پوچھا کرتے تھے جو بات اچھی ہوتی اس کی تعریف فرماتے اور اس کی تائید بھی کر دیتے تھے اور جو بات بری ہوتی اسکی برائیاں بیان کر دیتے تھے۔ اور اس کو کمزور کر دیتے تھے حق کہنے میں کبھی آپ کمی نہ کرتے تھے اور اس سے آگے نہ بڑھتے تھے ؏ اللہ تعالیٰ برا جانتا ہے بلند آواز والے کو اور دوست رکھتا ہے پست آواز والے کو ؏

حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اگر تم تین آدمی ہو تو دو آدمی تیسرے سے چھپا کر بات نہ کرو اس لئے کہ اس سے تیسرے کو رنج ہوگا۔ ؏

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ لوگوں سے اُن کے درجہ کے موافق پیش آؤ۔ ؏
حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی بات کر کے

؏ احیاء العلوم ؏ ترمذی در شمائل ؏ اسد الغابہ جلد اول ؏ من ابی امامہ کنز ؏ آداب المفرد ؏ مشکوۃ

کہیں چلا جائے تو اس کی بات امانت ہے [۱]

صدق	وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿﴾	اور سچ کو جھوٹ کے ساتھ گڈمڈ نہ کرو اور جان بوجھ کر حق بات کو نہ چھپاؤ۔

حضرت انس بن مالکؓ کا لفظ مرفوع ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات نے فرمایا میرے لئے چھ چیزوں کو تم قبول کرو میں تمہارے لئے جنت قبول کرتا ہوں۔ کوئی شخص تم میں کا جب بات کرے تو جھوٹ نہ بولے۔ جب وعدہ کرے تو خلاف نہ کرے جب امین مقرر ہو تو خیانت نہ کرے، تم چشم پوشی کرو۔ ہاتوں کو روکو۔ شرمگاہوں کو بچاؤ۔ [۲]

اِجْتَنِبُوا الْقَوْلَ ... وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ	جھوٹی بات سے بچو۔ سچوں کا ساتھ دو۔

آنحضرت فرماتے ہیں کہ سچ (کا) بولنا تم پر لازم ہے کیونکہ سچ بہتری کی ہدایت کرتا ہے اور بھلائی جنت میں پہنچاتی ہے اور بیشک جو آدمی سچ بولتا ہے اللہ کے نزدیک صدیق کہلایا جاتا ہے [۳]

جھوٹ کسی طرح بھی ٹھیک نہیں خواہ مذاق میں ہو یا بغیر مذاق۔ (اور یہ بھی ٹھیک نہیں کہ بچے سے بہلانے کو) ایسا وعدہ کرے جس کو پورا کرنے کا ارادہ نہ ہو [۴] سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے جھوٹ بات ایسے طور پر بیان کرو کہ وہ اس کو سچا سمجھے [۵]

---

[۱] کنز [۲] ابو یعلی [۳] مشکوۃ [۴] آداب المفرد [۵] عن سفیان بن اسد آداب المفرد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے بھی بات کافی ہے کہ ہر سُنی ہوئی بات (باور کر کے) بیان کرتا رہے[1]

"اچھی بات کرنا نہ بولنے سے بہتر ہے"

"نہ بولنا بُری باتیں ملانے سے اچھا ہے"

(۱) اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ	اپنی زبان قابو میں رکھ
(۲) اَلصِّدْقُ يُنْجِيْ وَالْكِذْبُ يُهْلِكُ	سچ بچاتا ہے اور جھوٹ مارتا ہے
(۳) اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ	غصہ آئے تو چپ ہو جاؤ
(۴) بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔	خوشی کی باتیں بتاؤ بھڑکاؤ نہیں
(۵) مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ اَوْ لِيَصْمُتْ۔	جسے قسم کھانی ہی پڑے وہ اللہ کی قسم کھائے یا چپ رہے
(٦) اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ	بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔

غیبت

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا (سورہ حجرات)

مسلمانوں (لوگوں کی نسبت) بہت شک کرنے سے بچتے رہو کیونکہ بعض شک (داخل) گناہ ہیں اور ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ رہا کرو اور نہ تم میں سے ایک کو ایک پیٹھ پیچھے بُرا کہے

غیبت یہ ہے کہ وہ عیوب بیان کئے جائیں جو اس میں موجود نہیں[2] ایک

---

[1] مشکوٰۃ [2] کنز۔

روایت میں ہے کہ اگر تم وہ عیب بیان کرتے ہو جو تمھارے بھائی میں موجود ہیں تو غیبت کرتے ہو اور اگر ایسی بات بیان کرتے ہو جو اس میں نہیں تو بہتان لگاتے ہو[1] رسول اکرم صلعم نے فرمایا

اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا — غیبت زنا سے سخت تر ہے

زبان کی حفاظت

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلعم نہ فحش گو تھے نہ لعنت کرنے والے اور نہ دشنام دینے والے تھے۔ غصہ اور عتاب کے وقت آپ صرف اتنا فرما دیا کرتے تھے کہ کیا ہوا اس کی پیشانی خاک آلودہو[2]

جناب سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو شخص اس چیز کی نگہداشت کرے گا جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان) میں ہے (یعنی زبان) اور جو اس کی دونوں ٹانگوں میں ہے میں اس کے لئے بہشت کا ذمہ دار ہوں[3]

کم گوئی

قَالَ عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِّلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَّكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ

(آنحضرت صلعم نے) ارشاد کیا تو (ابوذرؓ) بہت سکوت وخاموشی کو اپنے اوپر لازم کر کیونکہ اس سے شیطان بھاگے گا اور تیرے دینی کام میں تجھے مدد ملے گی[4]

جناب عمران بن حصین سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ کبھی آدمی کا رتبہ خدا کے نزدیک صرف خاموشی کی وجہ سے ۶۰ برس کی عبادت سے

---

[1] مشکوٰۃ [2] بخاری [3] بخاری [4] عن ابی ذرؓ مشکوٰۃ

افضل ہوتا ہے۔[1]

بدگمانی جناب ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا لوگو اپنے تئیں بدگمانی سے دور رکھو کیونکہ بدگمانی بہت ہی جھوٹی بات ہے اور لوگوں کے پوشیدہ عیوب نہ ٹٹولو اور بھیدوں کی جستجو نہ کرو۔[2]

عیب جوئی لَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔ (حجرات)

اور آپس ایک دوسرے کو طعن نہ دو اور نہ ایک دوسرے کو نام دھرو۔

جب تم اپنے ساتھی کی عیب جوئی کرو تو اول اپنے عیوب پر نظر کرو۔[3]

چغلخوری ھَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِیْمٍ (نون) وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (ہمزہ)

عیب جو چغل خور

ہر عیب جو اور طعنے دینے والے کی خرابی ہے۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا چغل خور بہشت میں نہیں جائے گا۔

تمسخر کرنا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسٰی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْھُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ

مسلمانوں! مرد مردوں پر نہ ہنسیں عجب نہیں کہ (جن پر ہنستے ہیں) وہ (خدا کے نزدیک) اُن سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں پر (ہنسیں) عجب نہیں کہ (جن پر ہنستی ہیں) وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے

---

[1] صحیحین [2] عن ابن عباسؓ ادب المفرد [3] کتاب الادب بخاری

فَاُولٰئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ (حجرات) اکو نام دہر و ایمان لائے پیچھے بد تہذیبی کا نام ہی برا ہے اور جو (ان حرکات سے) باز نہ آئیں، تو وہی خدا کے نزدیک ظالم ہیں۔

لَا تُمَارِ اَخَاکَ | نہ اپنے بھائی سے ہنسی کرو۔

فحش گوئی

حضرت رسول کریم صلعم نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا فاسق کا کام ہے[1] اور فرمایا کہ جو دو شخص باہم ایک دوسرے کو گالی دیتے ہیں تو دونوں کی گالیوں کا وبال، گناہ اسی پر پڑتا ہے جس نے پہلے گالی دی جب تک کہ مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے[2]

جناب سعید بن زید حضرت نبی کریم صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ کسی مسلمان کی ناحق آبرو ریزی میں زبان درازی کرنا بڑا کل سب قسموں سے بڑھ کر ربوا ہے[3]

منافقت

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَھُمْ نَصِیْرًا | کچھ شک نہیں کہ منافق دوزخ کے سب سے نیچے درجہ میں ہوں گے اور (اے پیغمبر وہاں) تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔

حضرت عمارؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص دنیا میں فحش گوئی کرتا رہا ہوگا قیامت کے روز اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی[4]

لعن وطعن

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ (انعام) | (مسلمانوں) مشرک خدا کے سوا جن معبودوں کی پرستش کرتے ہیں انکو برا نہ کہو کہ یہ لوگ بھی، براہ نادانی ناحق (زیادتی) خدا کو برا کہہ بیٹھیں گے

[1] بخاری و مسلم (عن عبد اللہ بن مسعودؓ) [2] (عن انسؓ) مسلم [3] مشکوۃ [4] داری

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فحش کام کرنے والے اور فحش گو سے محبت نہیں رکھتا اور نہ اس سے محبت رکھتا ہے جو بازاروں میں چلاتا پھرتا ہے[1] آپ نے فرمایا کہ صدیق کی شان یہ نہیں ہے کہ وہ لعان ہو"

جو قوم آپس میں ایک دوسرے پر لعنت کرتی ہے وہ مستحق لعنت ہو جاتی ہے[2]

مسلمانوں کو لعنت کرنا اس کے قتل کرنے کے برابر ہے"[3]

قسمیں کھانا

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰہَ عُرْضَۃً لِّاَیْمَانِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَیْنَ النَّاسِ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝

اور (مسلمانو) اپنی (بیہودہ) قسموں (کے حیلے) سے خدا کو (یعنی اس کے نام کو لوگوں کے ساتھ) سلوک کرنے اور پرہیزگاری رکھنے اور لوگوں کے ملاپ کرانے میں مانع ومزاحم نہ ٹھہراؤ اور اللہ سنتا (اور) جانتا ہے تمہاری قسموں میں جو لا یعنی (قسمیں) ہیں ان پر تو خدا تم سے کچھ مواخذہ کرتا نہیں لیکن ان (قسموں) پر تم سے (ضرور) مواخذہ کرے گا جو تمہارے دلی ارادے سے ہوں اور اللہ بخشنے والا بردبار ہے"۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ (لوگو) تم اپنے ماں باپ کی قسمیں نہ کھاؤ اور نہ بتوں کی قسمیں کھاؤ اور نہ خدا کی ہاں (اس وقت کھا سکتے ہیں) جب کہ تم سچے ہو"[4]

---

[1] عن جابر بن عبد اللہ رضؓ [2] عن حذیفہ رضؓ [3] کنز العمال [4] ابوداؤد نسائی

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ماں۔ باپ کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہو تو اللہ کی قسم کھائے۔ حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم سے میں نے سنا ہے کہ قسم مال کو رواں پہونچاتی ہے اور برکت محو کر دیتی ہے۔"

حضرت امامہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال تلف کرتا ہے خدائے تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام اور دوزخ لازم کر دیتا ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ اگر بہت تھوڑی چیز ہو آپ نے فرمایا اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہی ہو۔

کفارہ قسم

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

(المائدہ)

(مسلمانو) تمہاری قسموں میں جو لغو ہیں ان پر خدا تم سے کچھ مواخذہ کرتا نہیں ہاں پکی قسم کھا لو (اور پھر اس کے خلاف کرو) تو خدا تم سے (اس کا) مواخذہ کرے گا تو اس (پکی قسم کے توڑنے) کا کفارہ دس مسکینوں کو متوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جیسا تم اپنے اہل و عیال کو کھلایا کرتے ہو یا ان (ہی دس مسکینوں) کو کپڑے بنا دینا۔ یا ایک غلام آزاد کرنا۔ پھر جس کو (غلام) میسر نہ ہو تو تین دن کے روزے یہ تمہاری قسموں

کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم (دے) کھا لو (اور اس میں پورے نہ اترو) اور اپنی قسموں (کے پورا کرنے) کی احتیاط رکھو اسی طرح اللہ اپنے احکام تم سے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم (اس کی) شکر گزاری کرو۔

باب سوم

آدابِ نشست و برخاست

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ؀

سو کچھ اللہ کی مہر ہے جو تو نرم دل ملا ان کو اور اگر تو ہوتا سخت گو اور سخت دل تو تیرے گرد سے منتشر ہو جاتے۔

نشست

رسول اللہ صلعم بغیر اللہ تعالیٰ کے ذکر کئے نہ بیٹھتے تھے اور نہ کھڑے ہوتے تھے۔ کبھی اپنے لئے کوئی مقام مخصوص نہ فرماتے تھے۔ اور اس سے اوروں کو بھی منع فرماتے تھے۔ اور جب آپ لوگوں کے پاس جاتے تو جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے[1] اور اس کا آپ حکم دیا کرتے تھے اور آپ اپنے ہم نشینوں سے اس کے

[1] ترمذی (عن حضرت علی مرتضیٰ ؑ)

موافق برتاؤ فرماتے ایسا کہ آپ کے ہم نشینوں میں سے کوئی شخص یہ سمجھتا تھا کہ اس سے زیادہ رسول خدا صلعم کے یہاں کسی کی عزت ہے[1] اور آپ کی اکثر نشست یہ تھی کہ دونوں ساقوں کو کھڑی کر کے اُن کے گرد سے دونوں ہاتھ گوشہ ارنے کی طرح پکڑ لیتے تھے[2] آپ کی نشست آپ کے اصحاب کی نشست سے متمیز نہ تھی[3]۔ کبھی کسی نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے (مجمع) اصحاب میں پاؤں پھیلائے ہوں جس سے ان پر جگہ تنگ ہوگئی ہو۔ ہاں اگر مکان وسیع ہوتا اور پاؤں پھیلانے سے تنگی نہ ہوتی تو کچھ مضائقہ نہ تھا۔[4]

قبلہ رخ رسول اللہ صلعم کی نشست قبلہ رخ ہوتی تھی[5] اور اگر آپ کے پاس نماز پڑھنے میں کوئی آبیٹھتا تو آپ اپنی نماز مختصر کر دیتے اور اس سے پوچھتے کہ تم کو کچھ کام ہے اور جب اس کے کام سے فارغ ہوتے تو پھر نماز پڑھنے لگتے[6] اور جو آپ کے پاس آتا تھا اس کی خاطر و تعظیم فرماتے حتیٰ کہ ان میں اور آپ میں کسی طرح کی قرابت اور دودھ پینے کا علاقہ نہ تھا ان کے لئے اپنی چادر (مبارک) بچھا کر اس پر اُن کو بٹھاتے تھے[7] اور جو تکیہ آپ کے نیچے رہتا تھا آنے والے کے لئے اس کو نکال کر حوالے فرماتے اور اگر وہ لینے سے انکار کرتا تو آپ قسم دیتے کہ اسی پر تکیہ لگا کر بیٹھے[8]

---

[1] ترجمہ اسد الغابہ حصہ اول صفحہ ۳۲ [2] ابو داؤد (عن ابو سعیدؓ) [3] احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۸۸ [4] دارقطنی عن انسؓ [5] دارقطنی [6] حاکم (عن انسؓ) [7] احیاء العلوم [8] ج ۲ صفحہ ۳۸۴

حضور صلعم جب فجر کی نماز پڑھ چکتے تو جب تک سورج خوب نہ نکل آتا آپ اسی جگہ چار زانو بیٹھے رہتے۔[1]

صحبت و مجالست

آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ مومن کے سوا کسی کی صحبت اختیار نہ کرو اور تمہارا کھانا بھی سوائے متقی کے کوئی نہ کھائے:

"بُرے ساتھی سے تنہائی بہتر ہے اور ہم نشیں صالح تنہائی سے بہتر ہے اچھی بات کہنا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بُری بات کہنے سے بہتر ہے"

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ انسان اپنے احباب کے طریقہ پر ہوتا ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو یہ اہل خیال کر لینا چاہئیے کہ وہ کسی سے دوستی و محبت پیدا کرتا ہے۔[2]

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کسی نے محبت کی اس کو یہی گمان ہوتا کہ سب سے زیادہ آپ مجھ پر مہربان ہیں یہاں تک کہ آپ نے ہم جلیسوں میں سے ہر ایک کی طرف حصہ رسد توجہ فرمائے[3] حتیٰ کہ آپ کی نشست اور ہنسنا اور بات کرنا اور بزم لطیف اور جلیس کی طرف توجہ اور اس کے ساتھ بیٹھنا حیا اور تواضع اور رازداری کی مجلس تھی[4] آپ اپنے اصحاب کو ان کی خاطرداری کے لئے ان کی کنیت سے پکارتے آپ کی صحبت یعنی مجلس میں آوازیں بلند

[1] ابو داؤد (عن جابر رض) [2] الاخلاق المحمدیہ حصہ سوم ص ۱۹ [3] الاخلاق المحمدیہ حصہ سوم ص ۱۹ [4] احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۸۵

نہ ہوتی اور جب مجلس سے اٹھتے تو فرماتے [1]

سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک۔

سب لوگوں سے زیادہ دیر میں آپؐ کو غصہ آتا اور سب سے جلد راضی ہو جاتے۔ لوگوں پر نہایت درجہ کی رأفت فرماتے اور ان کے حق میں سب سے بہتر اور نافع تر تھے۔

زندہ دلی اسلام نے صحابہ کرام کے جذبات کو مردہ دل نہیں بلکہ شگفتہ اور زندہ کر دیا تھا۔" آنحضرت صلعم کا معمول تھا نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک مصلے پر بیٹھے رہتے تھے اس حالت میں صحابہ کرام زمانہ جاہلیت کے واقعات کا ذکر کرتے تھے اشعار پڑھتے تھے اور ہنستے تھے آپ ان تذکروں کو سنکر مسکرا دیتے تھے۔ [2]

ایک بار حضرت صہیبؓ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے سامنے کھجور اور روٹی رکھی ہوئی تھی آپ نے پاس بلا کر ان کو شریک کر لیا۔ وہ کھجور کھانے لگے۔ کھجور آشوب چشم کے لئے مضر ہے اس لئے آپؐ نے ٹوکا کہ تمہاری آنکھوں میں آشوب ہے۔ بولے یا رسول اللہؐ آنکھ کے اس گوشہ سے کھاتا ہوں جس میں آشوب نہیں" آپ مسکرا دیئے۔ [4]

(غرضکہ آپؐ) اپنے اصحاب کے روبرو سب سے زیادہ تبسم اور خندہ فرماتے اور ان کی باتوں سے زیادہ تعجب فرماتے اور ان میں اپنی نفس مبارک

---

[1] احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۸۵ [2] ترمذی عن ابو سعید خدریؓ [3] فوائد ابی درداء عن حضرت علی مرتضیٰ [4] اسوۂ صحابہ ج ۱ ص ۲۱ [5] ترمذی در جامع عن عبداللہ بن حارث رض۔

کو زیادہ فرماتے[1]

بعض اوقات اتنا خندہ فرماتے کہ آپ کی کچلیاں کھل جاتیں[2]
اور آپ کے اصحاب کا خندہ آپ کے سامنے تبسم ہوتا تھا آپ کے اقتدا
اور توقیر کی جہت سے[3]

آداب مجلس

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا فَانشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ○ (سورۂ مجادلہ)

اے ایمان والو جب تم کو کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو پس کھل جاؤ۔ کشادگی دے اللہ تعالیٰ تم کو اور جب کہا جاوے اٹھ کھڑے ہو پس اٹھ کھڑے ہو۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے جو تم میں ایمان لائے اور جن کو علم دیا گیا مرتبے بلند کرے گا اور جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی خبر رکھتا ہے"

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کو جائز نہیں کہ دو
آدمیوں کے درمیان میں بلا ان کی اجازت کے اپنے لئے جگہ کرے[4]
"اور" نہ کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھے[5] اور
ابن عمرؓ کا معمول تھا کہ جو کوئی تعظیماً اپنی جگہ سے اٹھتا تھا وہ وہاں نہیں
بیٹھتے تھے[6] آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھے
اور وہاں پھر آوے تو وہ اپنی سابقہ جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حق دار ہے[7]

---

[1] بخاری و مسلم عن ابن مسعودؓ [2] اسوۂ صحابہ ج ۱ ص ۲۵۰-۲۵۳ [3] ترمذی در شمائل عن ابن ابی ہالہ [4] نسائی [5] ادب المفرد

جناب عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا۔ یہ امر مسنون ہے کہ جب آدمی بیٹھے جوتہ نکال کر ایک طرف رکھدے۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم جب رسول اللہ صلعم کے پاس آتے تو جہاں مجلس ختم ہوتی تھی وہاں بیٹھ جاتے تھے۔ جناب ابوالدرداؓ کہتے ہیں۔ آنحضرت صلعم جب بیٹھتے ہم آپ کے اردگرد بیٹھتے اور جب آپ کھڑے ہوجاتے یا ارادہ رجوع کا کرتے اپنا جوتہ یا اور کچھ اٹھالیتے اصحاب اس بات کو پہچان کر اپنی جگہ پر ثابت رہتے۔[1]

صحابہ رضی اللہ عنہم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب کوئی شخص کسی قوم سے گفتگو کرے تو کسی خاص شخص کی طرف متوجہ نہ ہو بلکہ عام طور پر سب کی طرف متوجہ رہے۔

(ایک مرتبہ ایک مجلس میں) ایک شخص حلقے کے بیچ میں بیٹھ گیا تو حذیفہؓ نے کہا جو شخص (براہ شیخی) حلقے کے بیچ میں بیٹھے اس پر آنحضرت صلعم نے لعنت کی ہے۔[2]

جناب معاذ بن انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے (ارشاد فرمایا) کہ جو شخص جمعہ کے روز لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا جائے (قیامت کے روز) جہنم کے راستہ کی طرف اس کا پل بنایا جائے گا (کہ جہنم کے جانے والے اس پر سے گذریں اور اسے پامال کریں گے)۔[3]

---

[1] ابوداؤد [2] ابوداؤد عن ابی مجلزؒ [3] ترمذی

1275

سرِراہ بیٹھنا گلی کوچہ (راستوں) میں بیٹھنے سے نبی کریم صلعم نے منع فرمایا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ گھر کے اندر بیٹھا رہنا بہت دشوار بات ہے۔ فرمایا اگر تم راستوں میں بیٹھو تو راستہ کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ راستوں کا حق کیا ہے فرمایا کہ پوچھنے والے کو راستہ بتانا اور سلام کا جواب دینا اور نظر کو نیچا رکھنا اچھی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے لوگوں کو روکنا۔[1]

مِلنا جلنا وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۔ (اے پیغمبر صلعم) میرے بندوں سے کہدیجئے کہ وہی بات کہیں جو اچھی ہو۔

(سورہ بنی اسرائیل)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بیمار پرسی یا ملاقات کے لئے جاتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ (اے شخص تیری زندگی دنیا و آخرت میں) خوش اور مبارک ہے اور تیرا چلنا بھی (مبارک ہے) اور جنت میں اپنا گھر بنانا ہے۔[2]

اپنے بھائی (مسلمان) کی طرف تیز نظر سے دیکھنا مکروہ ہے نیز جب وہ جائے اسے تکتے رہنا یا یہ سوال کرنا کہ کہاں سے آئے کہاں جاتے ہو یہ بھی مکروہ ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مروت کی بات یہ ہے کہ جب تمھارا بھائی (مسلمان) تم سے کوئی بات کرے تو خاموش ہو کر سنو اور یہ حسن سلوک

---

[1] ادب المفرد (عن ابی ہریرہ۔ [2] ترمذی

میں داخل ہے کہ جب تمہارے بھائی کے جوتے کا تسمہ کھل جائے تو تم توقف کرو۔[1]

ترک ملاقات

واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً ولا تفرقوا (آل عمران) اور (مسلمانوں) سب مل کر مضبوطی سے اللہ (کے دین) کی رسی کو پکڑے رہو اور ایک دوسرے سے الگ نہ ہونا۔

حضرت ابوایوبؓ انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تین روز سے زیادہ کسی شخص کو اپنے بھائی سے ترک ملاقات جائز نہیں کہ دونوں کی ملاقات ہو تو ایک دوسرے سے منہ موڑ کر چلا جائے بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔"[2] آپ نے (یہ بھی) فرمایا کہ جس نے اپنے بھائی سے ایک سال تک ترک ملاقات رکھی گویا اس نے اسے قتل کر ڈالا۔[3]

اکرام اکابر

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کوئی جوان کسی بوڑھے شخص کی کبر سنی کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی پیری کے زمانہ میں ایسا شخص پیدا کر دیتا ہے جو اس کی عزت کرے۔ وہ شخص ہمارے گروہ سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بزرگوں کا ادب نہ کرے[4] جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی اس نے گویا اللہ کی عزت کی[5] جس سے علم حاصل کرو اس کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ[6] تین آدمیوں کی توہین سوائے منافق کے کوئی نہیں کرتا بوڑھے

---

[1] ادب المفرد [2] بخاری و مسلم [3] ابو داؤد عن ابی خراش السلمی [4] ترمذی (عن انسؓ) [5] احیاء العلوم [6] ترغیب وترہیب (عن ابی ہریرہؓ)

مسلمان کی اور عالم کی اور امام عادل کی [1]

گھر میں آنے کے آداب

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَکَةً طَیِّبَةً۔ تو جب گھروں میں جانے لگو تو اپنے (لوگو) کو سلام کر لیا کرو (سلام ایک) دعائے خیر (ہے جو تم مسلمانوں کو) خدا کی طرف سے (تعلیم کی گئی ہے) برکت والی عمدہ (ہے)

جناب ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب آدمی داخل ہو اپنے گھر میں پس چاہیئے کہ کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ خداوندا میں تجھ سے گھر میں داخل ہونیکی بہتری اور گھر سے نکلنے کی بہتری کا سوال

بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا کرتا ہوں خدا ہی کے نام سے ہم داخل ہوئے اور خدا ہی کے نام سے نکلے اور اپنے پروردگار ہی پر بھروسہ کیا۔

(اور) اپنے گھر والوں کو سلام علیک کرے [2]

بیہقی کی روایت میں آیا ہے کہ جب گھر میں آؤ (تو) اپنی اہل کو سلام کرو اور جب گھر سے نکلو (تو) اپنے اہل کو سلام کے ساتھ رخصت کرو [3] (اور) اگر گھر میں کوئی نہ ہو (تو) السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کہہ لے"

---

[1] ترغیب وترہیب (ابی امامہ) [2] ابو داؤد ۱۲ مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات [3] مشکوٰۃ (عن نافع)

اے ایمان والو اپنے گھر کے دوسروں کے گھروں میں مت جایا کرو جب تک ان سے اجازت نہ لو اور اس گھر والوں کو سلام نہ کر دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے شاید تم یاد رکھو	یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُیُوتًا غَیْرَ بُیُوتِکُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُونَ	استیذان

فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فِیهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ یُؤْذَنَ لَکُمْ ۖ وَإِن قِیلَ لَکُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا ۖ هُوَ أَزْکَىٰ لَکُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِیمٌ ۝ لَّیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا بُیُوتًا غَیْرَ مَسْکُونَةٍ فِیهَا مَتَاعٌ لَّکُمْ ۚ وَاللَّهُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَکْتُمُونَ (سورہ نور)

اور اگر اس میں سے کسی کو نہ پاؤ تو اس میں نہ جاؤ جب تک تم کو اجازت نہ دی جائے۔ اور اگر اسے کہا جائے کہ پھر جاؤ تو واپس چلے آؤ یہی تمہارے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔ اس گھر جانے کا حرج نہیں جن میں تمہارا اسباب ہو اور اس میں کوئی نہ رہتا ہو۔ اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے جسے تم ظاہر کرتے ہو یا چھپاتے ہو۔

آدمی کو اپنے ماں باپ اور بھائی اور بہن سے بھی اجازت لینی چاہیئے[1]

جب آدمی کسی دروازے کے سامنے سے نہ آئے بلکہ داہنے بائیں سے آئے اگر اجازت ملے بیٹھے ورنہ واپس ہو جائے۔[2]

کسی مسلمان کو جائز نہیں ہے کہ اجازت لینے سے پہلے کسی کے گھر میں جھانکے اور جس نے ایسا کیا یعنی بلا اجازت کے دیکھا تو گویا وہ گھر میں داخل ہو گیا۔"

جب عبد اللہ ابن عمرؓ کی اولاد بالغ ہو جاتی تھی ان کو جدا کر دیتے تھے

---

[1] ادب المفرد (عن عبد اللہؓ) [2] ادب المفرد

کہ بدوں اجازت کے ان کے پاس نہ آئے۔
جناب ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ جو شخص سلام کرنے سے پہلے گھر میں آنے کی اجازت چاہے اس کو اجازت نہ دیجائے جب تک اول سلام نہ کرلے۔
آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص گھر میں جھانکے اس کو گھر میں آنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ شہ

گھر سے نکلنے کے آداب

جب گھر سے باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے:-
بسم اللہ رب اعوذ بک ان اضل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی بسم اللہ الرحمن الرحیم لاحول ولا قوۃ الا باللہ
مسجد میں جانے کا ارادہ ہو تو یہ دعا پڑھے:-
اعوذ باللہ العظیم وبوجہہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم
اور بازار جانے کا ارادہ ہو تو یہ کہے:-
لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شئی قدیر۔
بازار میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:-
بسم اللہ اللھم انی اسالک خیر ھذہ السوق وخیر ما فیھا واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا۔ اللھم انی اعوذ بک ان اصیب فیھا صفقۃ خاسرۃ

باب چہارم

لباس

قل من حرم زینة الله التی اخرج لعبادہٖ (اعراف)

یا بنی آدم قد انزلنا علیکم لباساً یواری سوآتکم وریشاً ہ (اعراف)

"اے پیغمبر صلعم کہدیجئے کس نے وہ زینت کی چیزیں حرام کیں جو اللہ نے اپنے بندوں کیلئے پیدا کی ہیں
اے آدمیو، ہم نے تم پر کپڑا اُتارا جو تمھاری شرمگاہ کو چھپاتا ہے اور بناؤ کا سامان"

آنحضرت صلعم جو چیز لباس کے متعلق پہننے کی موجود ہوتی۔ وہ پہن لیتے تھے۔ کہ عرب کے لباس مروجہ کے علاوہ یمن کے کپڑے تک آپ پہنتے تھے[1] حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلعم کو کہ نہایت نفیس حلّہ پہنے تھے[2]

---

[1] تفسیر سورۂ اخلاص شیخ الاسلام علامہ تقی الدین رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۴۰۲ [2] خلاصۃ التفاسیر صفحہ ۹۵

رسول اللہ صلعم کے عہد میں تو لباس کی تراش خراش یعنی کچھ ایسی تھی نہ تھی۔ ان کا معمولی لباس تھا۔ ایک رداء (چادر) ایک (تہمد) سر پر عمامہ۔ پیروں میں چپل۔ بایں ہمہ پیغمبر صلعم سے شامی جُبے اور سبتی جوتے کا پہننا بھی ثابت ہے۔ آپ کافۂ انام کی طرف مبعوث ہوئے اور کافۂ انام تمام روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہیں۔ موسموں اور آب و ہوا کے اختلاف کی وجہ سے ایک لباس میں لوگ زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ اس لئے لباس کو لوگوں کی رائے پر چھوڑ دیا کہ مقامی ضرورتوں کے لحاظ سے جو چاہیں اور جیسا چاہیں پہنیں۔ اوڑھیں[1]

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ کھاؤ، پیو، پہنو، خیرات کرو، لیکن اسراف نہ کرو۔ نہ تکبر (غرور) کرو۔ اور حضرت ابن عباس رض نے فرمایا۔ جو تیرا جی چاہے (بہ شرطیکہ حلال ہو) کھا اور جو تیرا جی چاہے (مباح کپڑوں میں سے) پہن (گو کتنا ہی بیش قیمت ہو) مگر جب تک دو باتوں سے بچا رہے اسراف اور تکبر سے[2]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کپڑوں میں تہمد، یا چادر کرتہ یا جبہ یا اور کچھ ہی پہن لیتے تھے۔ اور آپ کو سبز کپڑے بہت پسند تھے[3] اور آپ کی پوشاک اکثر سفید ہوتی تھی[4] اور لڑائی کے وقت قبائے پنبہ دار پہنتے اور بغیر پنبہ دار کے بھی پہنتے۔

---

[1] الحقوق والفرائض صفحہ ۱۸ [2] بخاری کتاب اللباس [3] احیاء العلوم حصہ دوم صفحہ ۳۸۹
[4] ابن ماجہ اور حاکم رعن ابن عباس رض

ایک قبا دیبا کی آپ کے پاس رہتی۔ اس کو آپ پہنتے تو اس کی سبزی آپ کے رنگ کی سفیدی میں اچھی معلوم ہوتی[1] آپ کی قمیص کے بند بندھے رہتے (جن کو) کبھی نماز میں اور کبھی بغیر نماز کے کھول دیتے۔[2]

آپ کے پاس ایک بڑی چادر تھی۔ زعفران سے رنگی ہوئی کبھی عمر اسی کو اوڑھ کر نماز پڑھا دیتے[3] اور کبھی آپ صرف چادر پہنتے کہ کوئی کپڑا بدن پر نہ ہوتا[4]

عمامہ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی فتح کے دن (مکہ میں) داخل ہوئے تو ان کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا[5]

آپ کے ایک عمامہ کا نام سحاب تھا۔ اس کو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ہبہ کر دیا تھا۔ (جب) حضرت علیؓ (عمامہ باندھ کر) تشریف لاتے تو آں حضرت صلعم ارشاد فرماتے کہ علیؓ ہمارے پاس سحاب میں آئے[6]

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ آں حضرت صلعم لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے۔ سر پر عمامہ تھا اور اس کے نیچے ولساً تھا[7]

آپ عمامہ کے نیچے منڈھی ہوئی ٹوپیاں دیا کرتے تھے[8] تیل کے بچاؤ کے لئے سر پر آپ قناع (رومال) باندھتے تھے[9] کبھی عمامہ نہ ہوتا تو سر پر اور پیشانی پر پٹی باندھ لیتے تھے[10]

---

[1] ابوداؤد و ابن ماجہ، طبرانی (عن ابن عباسؓ) [2] ابوداؤد (عن قیس بن سعد) [3] ابن ماجہ عن ثابت بن الصامت) [4] شمائل ترمذی صفحہ ۔۔ [5] اسد الغابہ حصہ اول صفحہ ۔۔ [6] شمائل ترمذی۔ [7] عدی و ابن حبان (عن جعفر بن محمد) [8] بخاری عن ابن عباسؓ

نبی کریم صلعم جب عمامہ باندھتے تو اپنے عمامہ (شملہ) کو دونوں پکھروں کے بیچ میں لٹکاتے رہتے[1]

کلاہ آپ ٹوپیاں عماموں کے تلے اور بدون عماموں کے پہنتے۔ اور کبھی ٹوپی کو سر مبارک سے اتار کر اس کا سترہ کرتے اور اس کی طرف کو نماز پڑھتے۔[2]

جبّہ رومی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستینوں کا جبّہ رومی پہنا ہے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (غزوۂ تبوک میں) حاجت کے لئے گئے۔ پھر (بعد فراغت حاجت) واپس تشریف لائے۔ تو میں پانی لے کر پہنچا۔ آپ نے وضو کیا۔ اس وقت آپ ایک شامی جبّہ (یا اونی جبہ) پہنے ہوئے تھے[3]

اچکن حضرت مخرمہ رضؓ نے اپنے بیٹے مسور سے کہا کہ بیٹا مجھکو خبر لگی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (کہیں سے) اچکنیں آئی ہیں۔ آپ تقسیم کر رہے ہیں۔ چلو ہم بھی آپ کے پاس چلیں۔ (شاید ہم کو بھی کوئی اچکن مل جائے۔) ہم باپ بیٹے چل کر گئے۔ دیکھا تو آپ گھر میں ہیں۔ والد نے مجھ سے کہا آنحضرت صلعم کو میرے نام سے بلا لو۔ میں نے اس کو بُرا سمجھا اور والد سے کہا میں (سرکار دو عالم صلعم) کو تو تمھارے لئے بلانیوالا نہیں۔ انھوں نے کہا بیٹا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرور نہیں ہیں۔

---

[1] طبرانی، ابن حبان عن ابن عمرؓ [2] بخاری (کتاب اللباس)

[3] بخاری عن المسور بن المخرمہ)

خیر میں نے آپ کو بلایا۔ آپ ایک اچکن (قبائی) دیبا کی جس میں سنہری گھنڈیاں ٹنکے لگے ہوئے تھے (کندھے یا ہاتھ پر) ڈالے ہوئے تشریف لائے اور فرمانے لگے۔ مخرمہ میں نے یہ اچکن تیرے لئے لگا رکھی تھی۔ پھر وہ ان کو دے دی[1]

قمیص

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ کپڑوں میں قمیص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھی[2] اور آپ کے کرتے (قمیص) کی آستین (ہاتھ کے) گٹے تک تھی[3]

پائجامہ

حضرت سویدؓ بن قیس فرماتے ہیں کہ میں نے اور مخرمہ عبدی نے ہجر کے مقام سے کپڑے لئے اور ان کو مکہ میں لائے۔ ایک روز حضور رسالتمآب (ہماری دکان کی طرف) ٹہلتے ہوئے تشریف لائے۔ اور پائجامہ کے دام آپ نے ہم سے دریافت کئے۔ اور ہم نے آپ کے ہاتھ پائجامہ فروخت کیا[4]

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلعم نے چار درہم میں پائجامہ خریدا[5]

تہبند

حضرت عثمان رضؓ تہبند اپنی آدھی پنڈلیوں تک باندھتے اور کہتے تھے ایسا ہی تہبند میرے صاحب (یعنی نبی صلعم) کا تھا۔

جناب ابی بریدہ رضؓ کہتے ہیں کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک چادر پیوند دار اور ایک موٹا تہبند ہم کو دکھانے کے لئے لائیں۔ اور فرمایا کہ رسول اللہ صلعم کی روح (مبارک) ان کپڑوں میں قبض کی گئی۔[6]

---

[1] بخاری عن المسور بن المخرمہ [2] شمائل ترمذی صفحہ، [3] اسناد بہت یزید [4] مشکوٰۃ باب اللباس فصل الاول [5] مسند ابو یعلیٰ [6] شمائل ترمذی

چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیوند لگی ہوئی چادر تھی آپ اُس کو پہنتے اور فرماتے کہ میں بندہ ہوں پہنتا ہوں جیسے بندہ پہنتا ہے[1]

حضرت انسؓ ابن مالکؓ کہتے ہیں کہ آں حضرت کو کپڑوں میں یمن کی چادر بہت پیاری تھی[2] اور آپ کے پاس ایک چادر سیاہ بھی تھی اُس کو آپ نے کسی کو عطا فرمادیا۔ حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ وہ سیاہ چادر کیا ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اُس کو ہبہ کر دیا۔ انھوں نے کہا کہ جیسی آپ کی سفیدی اس کی سیاہی پر بھلی معلوم ہوتی تھی میں نے ایسی چیز کبھی نہیں دیکھی[3]

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو ایک سرخ جوڑا (تہمد و چادر) پہنے دیکھا اور ابی رمثہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلعم کو دیکھا کہ آپ کے پاس دو چادریں سبز تھیں (یعنی تہبند و چادر)[4]

اونی چادر حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ ایک روز صبح کے وقت رسول اللہ صلعم نکلے تو اُن پر سیاہ رنگ کے بالوں کی چادر تھی[5]

لباس سفید حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کپڑوں میں سفید لباس اختیار کرو[6] دوسری

---

[1] شمائل ترمذی صفحہ ۴ [2] بخاری کتاب اللباس [3] مسلم وابوداؤد (عن حضرت عائشہ)۔
[4] مسلم [5] شمائل ترمذی صفحہ ۵۲ [6] شمائل ترمذی۔

روایت ہے کہ آپ نے فرمایا سفید کپڑا پہنو۔ بیشک وہ بہت پاک اور بہت ستھرا ہے؎[1]

موزے حضرت ابی بریدہ رضؓ نے آپ سے سُنا کہ نجاشی نے دو موزے سادے (چمڑے کے) سیاہ رنگ کے آں حضرت صلعم کیلئے ہدیہ بھیجا۔ آپ نے اس کو پہنا۔ پھر وضو فرمایا اور ان پر مسح کیا؎[1]

نعلین حضرت انس رضؓ نے بیان کیا کہ آں حضرت صلعم کی ہر جوتی میں دو تسمہ تھے۔ حضرت ابی سلم نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلعم اپنی جوتیاں پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے' انہوں نے کہا ہاں؎[2]

اچھا لباس حضرت ابن عمر رضؓ نے کہا آپ نے فرمایا کہ نماز میں دونوں کپڑے پہن لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے کہ اُس کی حضوری کے لئے زینت کی جائے؎[3]

جناب عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اِس امر کو پسند کرتا ہے کہ اُس نے جو نعمتیں اپنے بندوں کو دے رکھی ہیں ان کا اثر اس پر معلوم ہو؎[1]

حضرت ابن عباس رضؓ نے کہا کہ مجھے حضرت علی رضؓ نے ابن کرار کے پاس بھیجا میں باریک قمیص اور حلہ پہنے تھا۔ وہ کہنے لگا تم ابن عباس رضؓ ہو اور

---

[1] شمائل ترمذی صفحہ ۵۴ [2] صحیح بخاری [3] مشکوٰۃ [4] درمنشور تفسیر۔

ایسے کپڑے پہنے ہو۔ میں نے کہا۔ قل من حرّم۔ آیت پڑھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سب سے اچھا سفید کپڑا پہنتے اور سب سے زیادہ خوشبوؤں کا استعمال کرتے[1]

سلیم ابوعامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو ایک یمنی چادر اوڑھے ہوئے دیکھا جس کی قیمت سو درہم تھی[2]

حریر جناب حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ دیباؤ حریر نہ پہنو۔ اور سونے چاندی کے ظروف میں پانی نہ پیو[3] اور نہ ان کی رکابیوں میں کھاؤ کہ یہ کفار کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں۔

باریک لباس حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اسماؓ بنت ابی بکرؓ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو باریک لباس پہنے ہوئے تھیں۔ رسول اللہ صلعم نے منھ پھیر لیا اور فرمایا کہ اسے اسماء (یہ حضرت عائشہ کی علاتی بہن تھیں) جب عورت بالغ ہو جائے تو مناسب نہیں ہے کہ اس کے جسم سے سوائے اِسقدر حصّہ کے (چہرہ اور ہاتھ کی طرف اشارہ فرماکر) ظاہر ہوا کرے[4]

جناب حفصہؓ بنت عبدالرحمٰن باریک اوڑھنی اوڑھے ہوئے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس آئیں۔ حضرت عائشہؓ نے اُس کو چاک فرماکر غفت

---

[1] طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۱۱۰ [2] طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۳۹ [3] مشکوٰۃ
[4] مشکوٰۃ

کپڑے کی اوڑھنی اڑھائی۔ [1]

پرانالباس آنحضرت صلعم جب نیا کپڑا پہنتے تو پرانا کسی کو عنایت فرماتے۔ اور ارشاد کرتے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کو اپنے پرانے کپڑے پہنائے اور پہنانا صرف خدا کے لئے ہو تو وہ حالت حیات اور موت میں خدا تعالیٰ کی .... پناہ اور برکت میں رہے گا۔ جب تک کہ مسلمان کو پہنائے گا۔ [2]

حضرت ابی ہریرہ رض کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے مسکین مسلمان سے محبت کرتا ہے جسے یہ پرواہ نہ ہو کہ کیا پہنتا ہے۔ [3]

نیالباس پہننے کی دعا حضرت ابی سعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلعم جب نیا کپڑا پہنتے تھے۔ تو جو اس کا نام ہوتا۔ وہ لیتے، عمامہ یا کرتہ۔ یا چادر۔ اس کے بعد کہتے۔ [4]

اللھم لک الحمد کما کسوتنیہ اسئلک خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ۔

کپڑا اتارنا اور جب کپڑا اتارتے تو بائیں طرف سے ابتدا کرتے۔ [5]

سونا اور ریشمی کپڑا آپ نے فرمایا کہ سونا اور ریشمی کپڑا میری اُمت کی عورتوں کے لئے حلال اور مردوں پر حرام کردیا

---

[1] ترمذی اور ابن ماجہ عن عمر فاروق رض [2] مسکوٰۃ [3] مشکوٰۃ [4] ابن ماجہ عن عمر فاروق [5] ابن حبان وعن ابن عمر رض۔

گیا ہے۔[1]

زیب و زینت

حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا مجھے اس امر کی خواہش رہتی ہے کہ میرے کپڑے عمدہ ہوں۔ سر میں تیل لگا ہو۔ جوتی بھی اچھی ہو۔ اسی طرح اور بہت سی چیزوں کا اس نے ذکر کیا۔ یہاں تک کہا کہ مجھے خواہش رہتی ہے۔ میرا کوڑا بھی اچھا ہو۔ آپ نے سن کر فرمایا ذلک جمال و اللہ جمیل یحب الجمال یہ سب اچھی باتیں ہیں اور خدا اسی لطافت کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے۔[2]

حضرت عبداللہ رض بن عمر رض کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ تکبر ہے کہ میں عمدہ لباس پہنوں۔ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ تو خوبصورتی ہے۔ اور خدا اسی خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔[3]

سادگی لباس

بہتر سے بہتر لباس آپ نے پہنا۔ مگر سادگی کو ترجیح دی عرب کی دولت قدموں تلے ہوتے ہوئے بے انتہا سادہ لباس زیب بدن ہوتا۔ آں حضرت صلعم کبھی صرف چادر پہنتے کہ کوئی اور کپڑا بدن پر نہ ہوتا۔[4] اور کبھی آپ ایک چادر تہمد کی پہنتے۔ دوسری چیز بدن پر نہ ہوتی۔ اور اس کے دونوں کناروں کو دونو شانوں کے درمیان گرہ لگاتے۔[5] اور کبھی جبکہ جسم کے کپڑے تک سائلوں کو عطا فرما دیتے تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکان کے اندر

---

[1] نسائی (عن ابی موسیٰ)، [2] مستدرک حاکم جلد اول۔ [3] ابن ماجہ (عن ثابت بن الصامت)
[4] بخاری (عن محمد المنکور)، [5] ابو یعلی (عن امیر معاویہ)

ایک ہی تہمد کے اندر لپیٹ کر اور دونوں کناروں کو شانوں پر ادھر کا ادھر ڈال کر نماز پڑھتے۔ اور وہی تہمد ہوتا جس میں رات کو آرام فرماتے۔[1]

اخیر وقت میں (داد و دہش سے اپنے لئے اثاثہ رکھا کہ) آپ کے جسم اطہر پر صرف ایک موٹی چادر اور ایک پیوند لگا ہوا تہمد رہتا۔

حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض اوقات دیکھا کہ ہم کو نماز ظہر ایک چھوٹی چادر میں پڑھائی جس کے کناروں میں آپ نے گرہ دے لی تھی۔[2]

حضرت مصعب بن عمیرؓ جب تک اسلام نہیں لائے تھے نہایت ناز و نعم کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے۔ اور نہایت عمدہ جوڑے پہنتے تھے۔ لیکن جب اسلام لائے تو یہ حالت تھی کہ ایک روز جب رسول اللہ صلعم نے آپ کے بدن پر صرف ایک چادر دیکھی جس میں پوستین کے پیوند لگے ہوئے تھے۔ تو آپ کو ان کی قدیم حالت یاد آئی چشم عبرت سے آنسو نکل آئے۔[3]

عہد حضرت عمر فاروق میں فتوحات کو بڑی وسعت ہوئی ایک طرف دولت آتی تھی دوسری طرف اس زمانہ کی متمدن اقوام سے اختلاط تھا مگر خلفاء راشدین اور صحابہ عیش و طرب کے سامان دیکھتے ہوئے اپنا سادہ لباس و سادہ زندگی کو ترجیح دیتے تھے۔

---

[1] ابو لعلی رعن امیر معاویہ   [2] ابن ماجہ رعن عبادہ بن الصامت

[3] اسوۂ صحابہ حصہ اول صفحہ ۳۱۲

خود حضرت عمر فاروق رضؓ خلیفہ رسول اللہ جو کسریٰ وقیصر کے خزانے کے کلید بردار تھے۔ لیکن ان کے لباس کی یہ کیفیت تھی کہ حضرت انس بن مالک رضؓ کا بیان ہے کہ میں نے زمانۂ خلافت میں دیکھا کہ ان کے کرتے کے مونڈھے پر تہ بہ تہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ [1]

حتیٰ کہ آپ جاہ وجلال کے موقعوں پر بھی سادگی قائم رکھتے تھے۔ آپ شام کے دورے کو گئے۔ دیلہ پہونچے تو اونٹ پر بیٹھے بیٹھے گاڑھے کی قمیص پھٹ گئی اس لئے وہاں کے پادری کو دیدیا کہ اس کو دھوکر پیوند لگا دے وہ قمیص میں پیوند لگا کر لایا تو اس کے ساتھ خود اپنی طرف سے ایک نئی قمیص بھی دی مگر انھوں نے یہ کہہ کر واپس کردی کہ میری قمیص پسینہ خوب جذب کرلیتی ہے۔ [2]

حضرت علی کرم اللہ وجہ لباس نہایت سادہ پہنتے تھے ایک شخص نے دیکھا کہ ان کے بدن پر ایک پھٹی پرانی قمیص ہے جب آستین کھینچی جاتی ہے۔ تو ناخن تک پہونچ جاتی ہے اور چھوڑ دی جاتی ہے تو سکڑ کر نصف کلائی تک آجاتی ہے۔ اسی سادہ لباس میں فرائض خلافت ادا کرنے کے لئے بازاروں میں پھرا کرتے تھے۔ ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ گاڑھے کا تہ بند باندھے ہوئے اور گاڑھے کی چادر اوڑھے ہوئے بازار میں پھر رہے ہیں ہاتھ میں درّہ ہے اور لوگوں

---

[1] اسوۂ صحابہ ج ۲ صفحہ ۱۹ [2] اسوۂ صحابہ ج ۲ صفحہ ۱۹

کو سچائی اور حسن معاملہ کا حکم دے رہے ہیں لے

یہ کیا تھا صرف مسلمانوں کے لئے سبق تھا کہ دولت و عظمت کے ہوتے ہوئے اور عمدہ سے عمدہ بیش قیمت لباس پہننے کی اجازت ہوتے ہوئے سادہ لباس پہننا تقویٰ کے قریب تر ہے

زیورات حضرت حذیفہ رضؓ کی ہمشیرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے خطبہ دیا۔ اور فرمایا کہ اے عورتو تم چاندی کے زیور کیوں نہیں پہنتیں تم میں جو عورت سونے کے زیور کو نمایاں کرے گی اس پر عذاب کیا جائے گا۔ ۲ھ

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ آپ نے ان کے ہاتھ میں سونے کے دو کڑے دیکھے تو فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس سے بہتر کڑا نہ بتا دوں کاش تم اسے نکال ڈالتیں اور چاندی کے کڑے بنوا کر زعفران سے رنگ لیتیں تو وہ اس سے بہتر ہوتے ۳ھ

حضرت عائشہ نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہم سونے میں مشک لگا کر استعمال نہ کریں فرمایا اس کو چاندی ہی میں کیوں نہ لگا لو پھر اس کو زعفرانی ہی رنگ لو تو وہ سونے ہی کی طرح ہو جائے گا ۴ھ

حضرت اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

لے اسوۂ صحابہ جلد دوم صفحہ ۲۱ ۲ھ سنن نسائی کتاب الزینۃ

۳ھ مسند ابن حنبل جلد ۵ ص ۲۵۹

کہ جو عورت سونے کا ہار پہنے گی اس کے گلے میں ویسی ہی آگ کا ہار جہنم میں ڈالا جائے گا۔ اور جو عورت سونے کی بالی پہنے گی اللہ تعالیٰ دوزخ میں قیامت کے دن ویسی ہی بالی اس کے کان میں ڈال دیگا۔

ایک بار حضرت فاطمہ بنت ہبیرہ رضہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھ میں سونے کا چھلا تھا آپ نے دیکھا تو ان کے ہاتھ میں مارنے لگے۔ انھوں نے حضرت فاطمہ زہراء سے اس کی شکایت کی انھوں نے پہنے گلے سے سونے کا ایک ہار نکالا اور کہا کہ حضرت علی رضہ نے یہ مجھے دیا تھا آنحضرت نے میرے ہاتھ میں اس کو دیکھا تو فرمایا کیوں فاطمہ کیا تم کو یہ اچھا معلوم ہوگا کہ لوگ کہیں کہ رسول اللہ کی صاحبزادی کے ہاتھ میں آگ کا ہار ہے یہ فرما کر آپ مکان سے باہر تشریف لے گئے اور بیٹھے نہیں اس کے بعد حضرت فاطمہ زہراء نے اس ہار کو بازار میں فروخت کر ڈالا اور اس کی قیمت سے ایک غلام خرید کر آزاد کر دیا۔

حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے گلے میں سونے کے تار ڈالے رسول اللہ صلعم آئے تو ان کی جانب سے منہ پھیر لیا۔ انھوں نے کہا آپ اس زینت کو نہیں دیکھتے فرمایا مجھے تمھاری زینت سے اعتراض ہے [1]

ابو شیخ سے روایت ہے کہ امیر معاویہ رضہ نے صحابہ کے ایک مجمع سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلعم نے سونے کے استعمال کی ممانعت فرمائی ہے بجز اس کے ٹکڑے ٹکڑے استعمال کئے جائیں سب نے کہا بے شک [2]

---

[1] مسند ابن حنبل ج ۶ صفحہ ۳۱۵ [2] سنن نسائی کتاب الزینۃ۔

باب پنجم

آداب طعام

كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا
اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَ
طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ (مائدہ)

کھاؤ تم پاکیزہ چیزوں میں سے اور کام کرو
اچھا" آج (تمام) پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال
کر دیں اور اہل کتاب کا کھانا (بشرطیکہ ہمارے
یہاں بھی روا ہو) تمہارے لئے حلال ہے اور
تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو ہر چیز پر ثواب ہوتا ہے، یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی جو وہ اپنے منہ میں رکھے، یا اپنے اہل وعیال کے منہ میں دے۔ آپ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کی عبادت کرو اور کھانا کھلاؤ۔[1]

---

[1] عبداللہ ابن عمر

کھانے سے پہلے کے آداب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے چھوٹے چھوٹے لقمے کھاؤ تو ایک تہائی پیٹ کھانے کے لئے اور ایک تہائی پانی کے لئے ایک تہائی سانس لینے کو ہے یعنی دو حصہ پیٹ کھانے پانی سے بھرے اور ایک حصہ سانس لینے کو خالی رکھے،

جب تک بھوکا نہ ہو کھانا نہ کھائے، کھانے سے پہلے جو چیزیں سنت ہیں ان میں سے بہترین سنت بھوک ہے اس واسطے کہ بھوک سے پہلے کھانا، مکروہ بھی ہے اور مذموم بھی، جو مسلمان کھانے میں ہاتھ ڈالتے وقت بھی بھوکا ہو اور کھانے سے ہاتھ کھینچتے وقت بھی بھوکا رہے وہ طبیب کا ہرگز محتاج نہ ہوگا[1]

جو کچھ حاضر ہو اس پر قناعت کرے اور عمدہ کھانا نہ ڈھونڈئیے۔ آنحضرت صلعم جو کچھ موجود پاتے اس کو تناول فرما لیتے[2] اور جس دسترخوان پر بہت سے ہاتھ ہوتے وہ آپ کو سب سے زیادہ محبوب تھا[3] آپ نے فرمایا۔ (لوگو) مل کر کھانا کھایا کرو الگ الگ نہ کھایا کرو کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے[4] نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ میں تکیہ لگائے ہوئے نہیں کھاتا[5]

---

[1] کیمیائے سعادت صفحہ ۱۳۳ [2] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۳۸۶
[3] طبرانی وعن جابر رض [4] ابن ماجہ (عن عمر ابن خطاب رض)
[5] ابوداؤد

ہاتھ دھونا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ کھانے سے پیشتر ہاتھ دھونا مفلسی کو دور کرتا ہے اور بعد کھانے کے پنج دور کرتا ہے۔[1]

اسلامی دسترخوان کھانا دسترخوان پر رکھے، رسول مقبول صلعم ایسا ہی کرتے تھے۔ جب دسترخوان بچھایا جاتا تھا تو آپ یہ دعا زبان مبارک سے فرماتے۔

بسم اللہ اللھم اجعلھا نعمۃ مشکورۃ تصل بھا نعمۃ الجنۃ۔

دسترخوان پر کسی کے ساتھ کھانا کھائے تو حسب ذیل آداب کا لحاظ رکھے

(۱) جو شخص سن، علم یا پرہیزگاری میں یا اور کسی سبب سے بڑھ کر ہو وہ جب تک کھانے کے لئے ہاتھ نہ بڑھائے تب تک خود کبھی کھانے کے لئے ہاتھ نہ بڑھائے (اور) اگر خود سب سے بڑا ہے تو اوروں کو انتظار میں نہ رکھے۔

(۲) کھانا کھانے میں خاموش نہ رہے بلکہ کلام حکمت اور شریعت و حکایات صحابہ رضؓ میں سے اچھی اچھی باتیں کرنی چاہئیں۔ واہیات و خرافات نہ بکے۔

(۳) اپنے ہم پیالہ کا خیال رکھے تاکہ خود اس سے زیادہ نہ کھائے بلکہ خود کم کھائے اور ساتھی کو زیادہ کھلانے کی کوشش کرے اور اچھا

---

[1] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۳

کھانا اس کے سامنے بڑھائے اگر ساتھی آہستہ آہستہ کھاتا ہے تو اصرار کرے کہ اچھی طرح خوشی سے کھائے مگر تین بار سے زیادہ نہ کہے[1] کھانے کے لئے قسم دینے کی ممانعت ہے، چنانچہ حضرت امام حسنؑ نے فرمایا کہ کھانا اس بات سے سہل زیادہ ہے کہ اس پر قسم دی جائے[2]

(۴) کھانے میں نگاہ نیچی رکھے دوسروں کے نوالے کو نہ دیکھے اگر لوگ اس کا ادب ملحوظ رکھیں تو اوروں سے پیشتر خود ہاتھ نہ کھینچے اور وہ کے مقابل میں کم رتبہ کا ہو تو پہلے ہاتھ روکے رکھے تاکہ آخر کو اچھی طرح کھا سکے اگر اچھی طرح نہیں کھا جا سکتا تو عذر بیان کر دے۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادقؑ اپنے والد سیدنا حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلعم جب لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تو سب سے پیچھے کھانے سے فارغ ہوتے[3]

جس امر سے شرکاء طعام کی طبیعت کو کراہت اور نفرت ہو وہ امر نہ کرے۔ برتن میں ہاتھ نہ جھٹکے۔ برتن کی طرف منہ اتنا نہ جھکائے کہ منہ سے جو کچھ نکلے وہ برتن میں گر جائے اگر منہ سے کچھ نکالے تو منہ کو پھیر لے، جو نوالہ دانت سے کاٹا ہو اسے برتن میں نہ ڈالے اور گھناؤنی باتیں نہ کرے۔[4]

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[1] کیمیائے سعادت صفحہ ۱۲۵ [2] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۷ [3] مشکوۃ

[4] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۷

نے فرمایا کہ جب دسترخوان بچھ جائے تو کسی شخص کو دسترخوان بڑھانے سے پہلے نہ اٹھنا چاہیئے۔

اور جب تک سب لوگ کھانے سے فارغ نہ ہولیں اس وقت تک ہاتھ نہ کھینچنا چاہیئے، اگرچہ سیر ہو جائے (اگر ایسا ضروری ہو) تو چاہیئے کہ عذر کر دے اس لئے کہ اس کے ساتھ کھانے والوں کو شرمندگی ہوگی، اور وہ بھی شکم سیر ہونے سے پہلے ہاتھ کھینچ لیں گے۔[1]

اگر طشت میں ہاتھ دھوئے جا رہے ہوں تو لوگوں کے سامنے طشت میں نہ تھوکے جو شخص معزز ہو اسے مقدم کرے اگر لوگ اس کی تعظیم کریں تو مان لے اور داہنی طرف طشت کو گھمائے کلی کرے تو آہستہ سے کرے تاکہ چھینٹ نہ اڑے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اپنے وضو کا پانی اکٹھا کرو، خدا تعالیٰ تمہاری ابتری کو اکٹھا کرے گا۔ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا ہے کہ ایک طشت میں سب مل کر ہاتھ دھویا کرو[2] پھر یہ پانی اکٹھا پھینکا جائے۔

کھانا کھانے کی نشست

آنحضرت صلعم جب طعام تناول فرمانے کے لئے بیٹھتے تو اپنے دونوں زانو اور قدم پر بیٹھتے جیسے نمازی بیٹھتا ہے، مگر زانو پر زانو اور قدم پر قدم ہوتا تھا اور فرماتے تھے کہ میں بندہ ہوں کھاتا ہوں جیسے بندہ کھاتا ہے اور بیٹھتا ہوں جس طرح بندہ بیٹھتا ہے[3]

---

[1] مشکوٰۃ [2] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۷ [3] کیمیائے سعادت صفحہ ۱۳۴

حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ[1]

کھانا کھانے کے آداب

فَکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ (الانعام) کھاؤ اس چیز سے کہ یاد کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اس کے۔

کھانا کھاتے وقت بسم اللہ کہنا

اول بسم اللہ کہے اور آخر میں الحمد اللہ اور زور سے کہے کہ اوروں کو بھی یاد آجائے۔ داہنے ہاتھ سے کھائے، نمک سے شروع کرے اور نمک ہی پر تمام کرے[2]

آنحضرت نے فرمایا کہ اگر کھانے سے قبل اللہ کا نام لینا بھول گیا تو چاہیئے کہ بسم اللہ آخر میں کہے،[3]

کھانا کھانے کے اسلامی طریقے

چھوٹے نوالے اُٹھائے اور خوب چبائے جب تک پہلا نوالہ نہ نگل جائے اس وقت تک دوسرے لقمہ پر ہاتھ نہ بڑھائے۔ کھانے کا عیب نہ بیان کرے اس واسطے کہ حضرت رسول اللہ صلعم کھانے کا ہرگز عیب نہ بیان کرتے اگر اچھا ہوتا تو نوش جان فرماتے ورنہ ہاتھ روک لیتے[4]

---

[1] ترمذی صفحہ ۲۷۲ [2] کیمیائے سعادت صفحہ ۲۴۱ [3] عن عائشہ رض (داؤد)
[4] کیمیائے سعادت صفحہ ۲۴۳

گرم کھانا

آنحضرت صلعم گرم کھانا نہ کھاتے اور فرماتے کہ اس میں برکت نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو آگ نہیں کھلائی سو اس کو ٹھنڈا کرلو۔ اور آپ اپنے قریب سے کھایا کرتے [1] اور تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے۔[2] اور بعض اوقات چوتھی سے سہارا لیتے۔

ثرید (ٹکڑے) کو پیالہ کے بیچ سے نہ کھائے کنارے سے اور اردگرد سے توڑ توڑ کر کھانا چاہئیے۔ جب آپ گوشت کھاتے تو سر مبارک اس کے لئے نہ جھکاتے، بلکہ اس کو منہ کے پاس لاکر دانت سے کاٹتے[3]

روٹی پر پیالہ وغیرہ نہ رکھئے اگر سالن ہے تو مضائقہ نہیں۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ روٹی کی تعظیم کرو۔ خدائے تعالیٰ نے اس کو آسمان کی برکتوں سے اتارا ہے اور روٹی سے ہاتھ نہ پونچھو کہ بے ادبی ہے۔[4]

فواکہات

میوہ طباق میں رکھا ہو تو ہر طرف سے اس میں سے لے کر کھایا جا سکتا ہے، خرما، زردالو یا جو چیز شمار کرنے کے لائق ہو تو طاق کھائے۔ (۱۷-۱۱-۲۱)

دودھ کس طرح پینا چاہئیے

دودھ پئے تو ذیل کی دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ[5]

عمر بن حرملہ کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضہ حضرت صلعم کے ہمراہ حضرت میمونہ کے پاس گئے تھے وہ حضرت صلعم کے واسطے دودھ لائیں۔ آپ نے

---

[1] طبرانی ابی ذر رضہ [2] مسلم بروایت کعب بن مالک رضہ [3] بروایت حضرت علی [4] ابن ماجہ بروایت صفوان بن امیہ [5] ترمذی۔ ابوداؤد۔

آداب طعام

رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ وہ طعام ولیمہ سب کھانوں سے بدتر ہے جس کے لئے امیروں کو بلایا جائے اور فقراء کو محروم رکھا جائے۔

اور فرمایا کہ تم لوگ دعوت کرنے میں بھی گناہ کرتے ہو ایسے شخص کو بلاتے ہو جو نہ آئے اور جو آنے والا ہے اُسے چھوڑ دیتے ہو۔ چاہیئے کہ گاؤں اور نزدیک کے دوستوں کو نہ بھولے۔

(۱) دعوت کرنے سے ہونگ اور بڑائی کا ارادہ نہ کرے۔

(۲) فقرا کی راحت کا خیال کرے۔

(۳) جس کو جانے کہ دعوت قبول کرنا اسے دشوار ہے اسے نہ بلائے

(۴) جو شخص دعوت قبول کرنے میں رغبت نہ کرے اس کی دعوت نہ کرے۔

(۵) امیر و غریب کے ساتھ یکساں برتاؤ رکھے۔

رسول مقبول صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مہماندار نہیں اس میں خیر نہیں فرمایا مہمان کے واسطے تکلف نہ کرو اس واسطے کہ جب تکلف کروگے تو اس کے ساتھ دشمنی رکھوگے اور جو شخص مہمان سے دشمنی رکھتا ہے وہ خدا کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے اور جو خدا سے دشمنی رکھتا ہے۔ خدا اُس سے دشمنی رکھتا ہے۔

(۱) اگر کوئی غریب مہمان آپہونچے تو اس کے واسطے قرض لے کر تکلف کرنا درست ہے۔

(۲) دوستوں کے واسطے جو ایک دوسرے کی ملاقات کو جاتے ہیں تکلف نہ چاہیئے اس واسطے کہ تکلف کرتے کرتے محبت جاتی رہتی ہے[1]

(۳) حضرت ابی ہریرہ رضہ فرماتے ہیں کہ مہمانی تین دن ہے سوائے اس کے صدقہ ہے[2]

(۴) جناب ابو شریح عدوی کی لفظاً مرفوع یہ ہے کہ جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے" اور مہمان کو یہ حلال نہیں کہ میزبان کے یہاں (اتنا) ٹھہرے کہ اس کو گناہ گار کرے کہا کیونکر اس کو گناہ گار کرے گا فرمایا اس کے پاس ٹھہرا رہے اور وہ کوئی شے نہ رکھتا ہو جس سے مہمانی کرے[3]

دعوت میں حاضر ہونا دعوت میں جلد آسئے میزبان کو منتظر نہ رکھیے اپنی جگہ (خود) نہ بیٹھیے جہاں میزبان کہے وہاں بیٹھے اگر مہمان مقام صدر میں آسے بٹھائیں تو فروتنی کرے، عورتوں کے حجرے کے برابر نہ بیٹھے جہاں سے کھانا لایا جائے ادھر بہت نہ دیکھے۔ جب بیٹھے تو جو شخص قریب تر ہے اس کی مزاج پرسی کرے اگر کوئی امر خلاف شرع دیکھے تو انکار کرے اگر اس امر کو منع نہ کر سکے تو وہاں سے اٹھ جائے۔

حضرت امام احمد بن حنبل رضہ نے فرمایا ہے کہ اگر چاندی کی سرمہ دانی

---

[1] کیمیائے سعادت [2] ابوداؤد [3] نسائی۔

بیا میں اس وقت جانب راست اور خالد آپ کے جانب چپ تھے۔
مجھے آنحضرت صلعم نے اپنا بچا ہوا دودھ دیکر فرمایا کہ حق تو تیرا ہی ہے لیکن اگر تو چاہے تو خالد کو بھی دیدے۔ میں نے آپ کا اس کسی کو دینا گوارا نہ کیا، اس وقت آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کھانا کھلادے تو یہ کہنا چاہئیے کہ الٰہی اس کھانے میں ہم کو برکت دے اور اس سے بہتر ہم کو کھلا۔ اور جو شخص دودھ پلائے تو کہے کہ یا الٰہی اس دودھ میں برکت دے اور اس دودھ سے زیادہ دودھ دے۔"

پھر آپ نے فرمایا کہ کوئی چیز سوائے دودھ کے ایسی نہیں ہے جیسے کہ دودھ بجائے کھانے اور پینے کے کفایت کرے۔

کھانا کھانے کے بعد کے آداب

پیٹ بھرنے سے پہلے کھانے سے ہاتھ روک دینا چاہئے اور روٹی کے ٹکڑے چن لے، حدیث شریف میں آیا ہے جو ایسا کرے گا اس کے عیش میں وسعت ہوگی ؎ اور اس کی اولاد بے عیب اور سلامت رہے گی۔ اور برتن کو انگلی سے صاف کر کے خلال کرے۔ جو ذرات دانتوں میں اٹک گئے ہوں ان کو لوگوں کی نگاہ بچا کر دانتوں سے علیحدہ کردے اور کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَاٰوَانَا وَهُوَ سَیِّدُنَا وَمَوْلَانَا

سورۂ قل ہو اللہ اور سورۂ لایلاف بھی پڑھے۔

؎ بخاری و مشکوٰۃ کتاب الاطعمہ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپؐ یہ فرماتے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا[1] دسترخوان پرسے نہ اُٹھے جب تک کہ اصل دسترخوان نہ بڑھایا جائے[2]

ہاتھ دھونا جب ہاتھ دھونے لگے تو صابون یا کھلی بائیں ہاتھ میں پہلے داہنے ہاتھ کی انگلیوں کے سرے پر ملے اور دھوئے پھر انگلی اور ہونٹ اور دانت اور تالو پر رکھ کر خوب ملے اور انگلیوں کو دھوئے پھر ہونٹ دھوئے[3] اور کلی کرے۔

دعوت حضرت عبداللہ بن بشیر سے روایت ہے کہ حضور صلعم میرے والد کے مکان پر رونق افروز ہوئے اور کھانا اور کھجوریں تناول فرمائیں اور پانی پیا جب آپ سوار ہونے لگے پھر میرے والد نے آپ کی سواری کی لگام پکڑی اور عرض کیا کہ ہمارے لئے دعا فرمایئے تب آپ نے فرمایا[3]

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ فَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ

جو شخص دعوت کرتا ہے اس کے واسطے سنت ہے کہ صالحوں کے سوائے اور لوگوں کو نہ بلائے اس واسطے کہ کھانا کھلانا قوت بڑھاتا ہے

---

[1] ۔ احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۶ [2] ۔ کیمیائے سعادت

[3] ۔ مشکوٰۃ باب الدعوات۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اے گروہ جوانان جو شخص تم میں سے طاقت رکھتا ہو اس کو چاہیئے کہ نکاح کرے کہ اس سے آنکھ نیچی رہتی ہے [1] حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ عابد کی عبادت پوری نہیں ہوتی جب تک کہ شادی نہ کرے [2]

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ان عورتوں سے شادی کرو جن کی اولاد زیادہ ہو اور محبت زیادہ کریں تاکہ میں تمہاری کثرت کے سبب فخر کرسکوں۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نکاح بہت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں صرف اولاد کے لیئے نکاح کرتا ہوں [3]

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ

اور مسلمان پاکدامن عورتیں اور ان میں سے پاکدامن عورتیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے نکاح کے لئے روا نہیں البتہ جبکہ ان کے مہر انکے حوالے کرو (اور) تمہارا ارادہ ان کو قید (نکاح) میں لانے کا ہو نہ کھلا بدکاری کرنے کا اور نہ چوری چھپے آشنا بنانیکا۔

(مائدہ ع ۱)

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ تعالیٰ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ

اور وہ لوگ بچے رہیں جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے مال دار کر دے علیٰ اور مشرک عورتیں جبتک ایمان نہ لائیں ان سے نکاح نہ کرو اور شرک کرنے والی عورت کیسی ہی تمکو بھلی (کیوں نہ) لگے اس سے مسلمان لونڈی بہتر اور مشرک

[1] مشکوٰۃ [2] مشکوٰۃ از مرقاۃ [3] احیاء العلوم ج ۲ صفحہ ۲۲ علہ النور

خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝

سورۃ البقرہ ع ۲۷

جب تک ایمان نہ لے آئیں اپنی عورتیں ان کے نکاح میں نہ دو اور مشرک تم کو کیسا ہی بھلا (کیوں نہ) معلوم ہو اس سے مسلمان غلام بہتر ہے یہ مشرک تو لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنی عنایت سے بہشت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور اپنے احکام لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ ہوشیار رہیں۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝

اگر تم کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف قائم نہ رکھ سکو گے تو اپنی مرضی کے مطابق دو دو اور تین تین اور چار چار عورتوں سے نکاح کر لو لیکن اگر تم کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ (کئی بیویوں میں) برابری (کے ساتھ برتاؤ) نہ کر سکو گے تو (اس صورت میں) ایک ہی (بی بی) (کرنا) یا جو (لونڈی) تمہارے قبضے میں ہو (اسی پر قناعت کرنا) انصاف برتاؤ سے بچنے کے لئے یہ تدبیر زیادہ تر قرین مصلحت ہے۔

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۡ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (النور ع)

بدکار مرد بدکار یا مشرک عورت سے ہی نکاح کرے گا اور بدکار عورت سے وہی مرد نکاح کرے گا جو بدکار یا مشرک ہو۔ اور ایمان داروں کو یہ کام (یعنی زنا کاروں سے نکاح کرنا) حرام ہے۔

بھی دیکھے تو چاہیئے کہ اٹھ کھڑا ہو، اگر مہمان قیام کرنا چاہے تو میزبان کو چاہیئے کہ مہمان کو قبلہ اور طہارت کی جگہ ضرور بتا دے۔

کھانا رکھنے کے آداب

کھانا سامنے رکھنے میں جلدی کرے یہ امر مہمان کے اکرام میں سے ہے تاکہ مہمان کھانے کا انتظار نہ کھینچے، اگر بہت لوگ آچکے ہوں اور دو ایک باقی رہے ہوں تو حاضرین کی رعایت اولیٰ تر ہے۔ میوہ کھانے سے پہلے لائے اور دسترخوان کو ترکاری سے خالی نہ رکھے اسواسطے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دسترخوان پر جب ہری چیز ہوتی ہے تو ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور اچھا کھانا آگے نہ رکھنا چاہیے تاکہ اس سے آسودہ ہو جائیں پس غذا آگے نہ رکھے یہ مکروہ ہے

اذا طعمتم فانتشروا ولا مستانسین الحدیث،

کھا کر چلے جاؤ بیٹھے باتیں نہ بناؤ۔

ضیافت خانہ سے باہر آنے کے آداب

مہمان میزبان کی اجازت سے رخصت ہو اور میزبان کو چاہیئے کہ اپنے گھر کے دروازے تک مہمان کے ساتھ آئے کہ جناب سرور کائنات ایسا ہی کرتے تھے اور چاہیئے کہ میزبان اچھی بات کہے اور کشادہ پیشانی رہے اگر مہمان اس سے قصور دیکھے تو معاف کرے حسن خلق سے چھپائے کہ حسن خلق بسا تقربات سے بہتر ہے۔[1]

---

[1] کیمیائے سعادت صفحہ ۱۴۱

باب ششم

اسلامی شادی کے آداب

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلاً مِّن قَبْلِكَ ۱ اور بھیجے ہیں ہم نے کتنے رسول تجھ سے
وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّة آگے اور دی تھیں انکو بیویاں اور اولادیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح میری سنت ہے جس نے میری سنت سے اعراض کیا اس نے مجھ سے اعتراض کیا[1] اور فرمایا جو کوئی میرے دین سے محبت رکھے اس کو چاہیئے کہ میرے طریقے پر چلے" اور نکاح نہ کرنا اسلام کا طریقہ نہیں ہے[2] اور جو شخص عیال کے خوف سے نکاح ترک کرے وہ ہم میں سے نہیں[3]

---

[1] ابو یعلے (عن ابن عباسؓ) [2] احیاء العلوم عن ابن عباس رضہ
[3] احیاء العلوم

فِی حُجُوْرِکُمْ مِّنْ نِّسَآءِکُمُ الّٰتِیْ
دَخَلْتُمْ بِھِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَکُوْنُوْا
دَخَلْتُمْ بِھِنَّ فَلَاجُنَاحَ عَلَیْکُمْ
(ف) وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِکُمُ الَّذِیْنَ
مِنْ اَصْلَابِکُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا
بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ
اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا

(النساء رکوع ۴)

چار سے نکاح

وَمَنْ لَّمْ یستطع
منکم طولا ان ینکح المحصنات
المومنات فمن ما ملکت ایمانکم
من فتیاتکم المؤمنات واللّٰہ اعلم
بایمانکم بعضکم من بعض فانکحو
ھن باذن اھلھن واٰتوھن
اجورھن بالمعروف محصنات
غیر مسافحات وَّلَا متخذات
اخدان ج (النساء)

بدکار ہوں اور نہ پوسیدہ "

بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں
جن سے تم صحبت کر چکے لیکن
اگر تم نے ان سے صحبت نہیں کی
تو تم پر کچھ گناہ نہیں اور تمہارے
بیٹے جو بیٹے ہیں ان کی بی بیاں
اور دو دو بہنوں کا (نکاح میں) اکٹھا
کرنا۔ مگر جو گذر چکا (اس کا گناہ اب تم
نہیں) بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور تم میں سے جس کو آزاد مسلمان
بیبیوں سے نکاح کرنے کا مقدور
نہ ہو تو مسلمان لونڈیاں جو تمہاری ملکیت
میں ہوں خیر ان ہی سے نکاح کر لو۔ اور
اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے
تم سب ایک ہی ہو پس لونڈیوں کے
مالکوں کی اجازت سے ان کے ساتھ
نکاح کر لو اور دستور کے مطابق ان کے
مہر ان کے حوالے کر دو مگر شرط یہ ہے کہ
وہ لونڈیاں پاک دامن ہوں نہ تو علانیہ

پیغام شادی ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس شادی کا پیغام بھیجا ان کے والد کا انتقال ہو چکا تھا اس لئے خود تمام مراتب طے کئے۔[1]

آنحضرت صلعم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا کی شادی کا پیغام اول حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے دیا۔ آپ نے فرمایا کہ جو حکم خدا کا ہوگا۔

پھر حضرت عمر نے جرأت کی ان کو بھی آپ نے کچھ جواب نہ دیا۔ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے درخواست کی تو آپ نے حضرت فاطمہ زہرا کی مرضی دریافت کی وہ چپ رہیں۔ یہ ایک طرح کا اظہار رضا تھا۔[2]

نکاح سے پیشتر دیکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کے دل میں کسی عورت سے نکاح کرنے کا خیال دل میں ڈالے تو چاہیئے کہ اس کو دیکھ لے۔ اس لئے کہ دیکھ لینا الفت طرفین کے لئے شایان تر ہے۔[3]

اعلان نکاح حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کا اعلان کرو اور مسجدوں میں نکاح پڑھاؤ اور دف بجاؤ۔[4]

---

[1][2] سیرت النبی جلد اول صفحہ ۱۳۶، ۲۰۶ [3] ابن ماجہ دعن محمد بن مسلم لبنہ ضعیف [4] مشکوٰۃ

اَلْخَبِيْثَاتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثَاتِ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ

گندی عورتیں گندے مردوں کے لئے ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے یہ لوگ ان باتوں سے پاک ہیں جو بدزبان لوگ بکتے (پھرتے) ہیں ان کے لئے آخرت میں خدا کی طرف سے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔ (النور ع ۳)

عقد بیوگان

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

اور جو تم میں بے خاوند والی عورتیں ہیں ان کو نکاح پڑھا دو اور تمہاری لونڈی اور غلاموں میں سے جو نکاح کے لائق ہوں ان کا بھی نکاح پڑھا دو) اگر یہ محتاج ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے ان کو مالدار کردیگا اور اللہ تعالیٰ گنجائش والا (بہت) جانتا ہے اور جو لوگ نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے ہیں وہ (حرام کاری سے) بچے رہیں یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے ان کو مالدار کردے (النور ع ۴)

حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ بیوہ تھیں ان سے آنحضرت صلعم نے عقد فرمایا، آنحضرت صلعم کی پھوپی زاد بہن حضرت حمنہ جو ام المومنین حضرت زینب رضؓ بنت جحش بن رباب کی چھوٹی بہن تھیں ان کا پہلا عقد مصعب بن عمیرؓ

سے ہوا پھر دوسرا نکاح طلحہ بن عبد اللہ سے ہوا ایسے ہی جناب اسماء بنت عمیس جو حضرت جعفر طیار رض (برادر حضرت علی کرم اللہ وجہہ) کے عقد میں آئیں اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رض سے نکاح ہوا جب حضرت صدیق اکبر کا انتقال ہو گیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت اسماء سے نکاح فرمایا۔

اہل بیت کرام میں سے حضرت بی بی فاطمہ ثانی بنت حضرت امام حسین رض کا نکاح اول حضرت حسن مثنیٰ بن حضرت امام حسن سے ہوا ان کے بعد عبد اللہ بن عمرو بن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ ان کی چھوٹی بہن حضرت سکینہ بنت امام حسین علیہ السلام کا عقد عبد اللہ بن حسن بن علی کرم اللہ وجہہ سے ہوا اس کے بعد مصعب بن زبیر سے ہوا۔ ان کے انتقال کے بعد عبد اللہ بن عمر بن حکیم بن حزام سے نکاح ہوا۔

محرمات

وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا ۚ وَسَاءَ سَبِيلًا (النساء رکوع ۳)

اور جن عورتوں کو تمہارے باپ دادا نکاح میں لائے ان سے تم نکاح نہ کرو مگر جو ہو چکا بے شک یہ کام بے حیائی اور غضب کا ہے اور برا طریق ہے

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي

(مسلمانو) تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ عورتیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا اور دودھ شریک بہنیں اور جورؤں کی مائیں اور جو جورؤں کی

صحبت کے وقت یہ پڑھے۔

بِسمِ اللہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبنَا الشَّیطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیطَانَ مَا رَزَقتَنَا

بسم اللہ۔ خداوندا ہم سے شیطان کو دور رکھ اور اس سے بھی شیطان کو دور رکھ جو تو ہمارے لئے نصیب کرے۔[1]

جب ایک بار صحبت کر چکو اور دوبارہ کا قصد ہے تو چاہیئے کہ اپنا بدن دھو ڈالے۔

بحالت نجس کوئی چیز نہ کھائے پیشتر وضو کرے اور سونے سے پہلے بھی وضو کر لینا چاہیئے۔ اگرچہ نجس رہے گا۔ لیکن سنت یہی ہے اور غسل سے پیشتر بال نہ منڈوائے اور ناخن نہ کٹوائے[2]

قبلہ کی طرف رُخ نہ ہونا چاہیئے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ مرد کو نہ چاہیئے کہ اپنی عورت پر جانوروں کی طرح گرے بلکہ صحبت سے پہلے قاصد ہوتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ قاصد کیا ہے آپ نے فرمایا وہ بوسہ ہے۔

بوقت فراغت اس آیۃ کریمہ کا خیال رکھے۔

الحمد للہ الذی جعل من الماء بشراً فجعلہ نسباً وصھراً

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت ابوہریرہ اور حضرت معاویہؓ نے روایت کی ہے کہ چاندات اور پندرھویں شب اور مہینہ کی اخیر

---

[1] عن ابن عباس صحیحین [2] کیمیائے سعادت صفحہ ۱۰۱ و حجۃ اللہ البالغہ

رات کو خلوت کرنا مکروہ ہے۔

حالت حیض میں صحبت سے اپنے تئیں بچائے رکھے اور حیض کے بعد غسل سے پیشتر بھی صحبت نہ کرنا چاہیئے۔

ولیمہ طعام ولیمہ کی صورت آنحضرت صلعم کی یہ تھی کہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ آپ نے عقد فرمایا تو ولیمہ میں کچھ جو کھانا صحابہ کے سامنے پیش فرمایا اور حضرت زینب بنت جحش رض کے عقد پر ایک بکری کا گوشت اور روٹی طعام ولیمہ تھی۔ اور حضرت صفیہ رض کے عقد پر سب صحابہ نے اپنا اپنا کھانا ایک جگہ جمع ہو کر کھایا اور نیز یہ بھی ہے کہ آپ نے خرمے اور ستو سے ولیمہ کیا تھا

یہ اس ذات مقدس و گرامی کا ولیمہ مبارک کے واقعات ہیں جو دنیا کا سب سے بڑا انسان اور عرب و عجم کا مالک اور جس کے قدموں تلے کسریٰ و قیصر روم کی دولت تھی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رض پر زردی کا نشان دیکھا اور پوچھا کہ کیا ہے انھوں نے عرض کیا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے اور مہر خرما کی گٹھلی کے برابر سونا ٹھہرا ہے۔

مقدار مہر ابو سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ سے دریافت کیا کہ نبی صلعم کا مہر کتنا تھا۔ فرمایا حضور صلعم کا مہر اپنی

لہ اصحاب سنن اربعہ بروایت انس و مسلم ۱۲

شرائطِ عقد (۱) ولی کی اجازت اور اگر عورت کا ولی نہ ہو تو حاکم کا اذن اس کا قائم مقام ہے۔

(۲) عورت کا راضی ہونا بشرطیکہ بالغ ہو اور عمر رسیدہ ہو یا کنواری ہو مگر باپ خواہ دادا کے سوا اور کوئی اس کے عقد کا متولی ہے۔

(۳) دو گواہوں کا وجود ہونا جو بظاہر عادل ہوں۔

(۴) ایجاب اور اس کے ساتھ ہی قبول کا ہونا اور ان میں یہ قید ہے کہ بلفظ نکاح و تزویج یا کوئی اور لفظ جو ان معنوں میں ہو ایجاب ہو اور اسے نکاح قبول ہو اور ایجاب و قبول میں دو بالغ عاقل ہوں یا عورت شریک ہو دو مردوں میں تو شوہر یا ولی یا دونوں کے وکیل بھی ہوں کفایت کرتا ہے۔

(۵) نکاح سے پہلے خطبہ ہو اور ایجاب و قبول کے ساتھ حمد و نعت ہو مثلاً ولی عقد یوں کہے کہ:

الحمد للہ والصلوٰۃ علیٰ رسولہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تجھ سے کیا اور شوہر کہے کہ:

الحمد للہ والصلوٰۃ علیٰ رسول اللہ میں نے اس کا نکاح اس مہر کے عوض قبول کیا اور مہر تھوڑا ہونا چاہئیے۔

(۶) حمد و نعت خطبہ سے پیشتر بھی مستحب ہے۔

(۷) اور مستحب یہ ہے کہ نکاح مسجد میں اور ماہ شوال میں کیا جائے۔[1]

---

[1] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۳۷۔

رخصتی سرکار دوجہاں کی چہیتی بیوی کی یہ تھی کہ مدینہ کی انصاری خواتین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کو لینے حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے گھر آئیں ام رومان رضہ نے حضرت صدیقہ کو آواز دی وہ اس وقت اپنی سہیلیوں کے ساتھ ہنڈولہ میں جھول رہی تھیں آواز سنتے ہی ماں کے پاس آئیں۔ ابھی تک حضرت عائشہ رضہ کو اس واقعہ کی خبر نہیں ام رومان حضرت عائشہ رضہ کا ہاتھ پکڑ کر دروازہ تک لائیں وہاں منہ دھلا کر حضرت عائشہ رضہ کو اس کمرے میں لائیں جہاں انصار کی عورتیں ان کے انتظار میں بیٹھی ہوئی تھیں حضرت عائشہ جب اندر داخل ہوئیں تو ان عورتوں نے ان الفاظ میں مبارکباد دی۔[1]

علی الخیر والبرکۃ	ہمارا آنا بخیر و بابرکت
وعلی خیر طائر	اور حال ملک ہو

آداب مباشرت نِسَاءُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ — مسلمانوں تمہاری بیبیاں دگویا تمہاری کھیتیاں ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ۔[2]

نکاح کے بعد شب زفاف میں بیوی کا قرب حاصل ہو تو یہ پڑھا ہو۔

اللّٰھُمَّ اِنِّی اسئلک خیرہا وخیر ما جبلتہا علیہ واعوذبک من شرہا ومن شر ما جبلتہا علیہ

---

[1] سیرت عائشہ صدیقہ رضہ سلہ وطبی ا[illegible] سے ماخوذ ہے۔

بیویوں کے لئے ۱۲ اوقیہ اور نش تھا[1] یعنی پانچسو درہم جس کے قریب ۱۰۰ سو روپے ہوئے۔ اس مقدار مہر کا آج کے مقدار مہر سے مقابلہ کرو جو ہندوستان میں جاری ہے جس کی تقلیل خاندان کی تذلیل سمجھی جاتی ہے۔ لیکن کیا کوئی خاندان اسلام خاندان ابوبکر صدیق رضؓ سے زیادہ شریف اور افضل ہو سکتا ہے یا کوئی مسلمان لڑکی صدیقہ کبریٰؓ سے زیادہ گراں پایہ ہے۔"

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضؓ سے روایت ہے کہ (پہلے) آپ عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں وہ زمین حبشہ میں انتقال کر گئے تو نجاشی نے آپ کو نبی صلعم کی زوجیت میں دیدیا اور (حضور صلعم سے استفسار کئے بغیر) آپ کا مہر چار ہزار درہم مقرر کر دیا۔ اور رسول اللہ صلعم کی خدمت میں شرجیل بن حسنہ (نامی شخص) کے ساتھ آپ کو بھیج دیا۔[2]

جناب سرور کائنات صلعم کی دختر حضرت فاطمہ زہراؓ جن کی عمر ۱۵ سال پانچ ماہ کی تھی۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے اپنی شادی کی درخواست پیش کی تو حضور صلعم نے حضرت فاطمہ رضؓ کی مرضی دریافت کی آپ خاموش رہیں۔

اِس کے بعد آنحضرت صلعم نے حضرت علیؑ سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس مہر میں دینے کے لئے کیا ہے۔ مولا نے فرمایا کچھ نہیں

---

[1] مشکوٰۃ [2] ابوداؤد و نسائی (مشکوٰۃ)

حضور اکرمؐ نے ارشاد کیا کہ وہ حطیۂ زرہ کیا ہوئی۔ مولانا نے کہا وہ زرہ موجود ہے۔ حضورؐ نے فرمایا بس وہ کافی ہے۔ حضرت علیؓ نے اس زرہ کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ ۴۸۰ درہم پر فروخت کر کے اس کی قیمت حضور اقدس کے سامنے پیش کی آنحضرت صلعم نے بلال رضؓ کو حکم دیا کہ بازار سے خوشبو لائیں[1] اور مہاجرین و انصار کو مسجد میں جمع کیا اور خود سرکار دو عالم نے خطبہ پڑھا اور منجانب حضرت خاتون جنتؓ کے ولی کی حیثیت سے خود مراتب ایجاب و قبول انجام دئیے۔ اس کے بعد چھوارے تقسیم کئے گئے نکاح کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہٗ باہر کے کاموں کے ذمہ دار تھے اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اندر کے اہتمام میں مصروف تھیں نکاح کے بعد خاتون جنتؓ کو ام ایمن کے ہمراہ حضرت علیؓ کے گھر بھیج دیا۔

جہیز حضرت نبی کریم کی جگر گوشہ حضرت فاطمہ زہراؓ کے جہیز میں صرف دو بازو بند نقرئی ایک چادر جو سارے بدن کے لائق نہ تھی بان کی چارپائی، چمڑے کا گدا جس کے اندر روئی کے بجائے کھجور کے پتے تھے۔ ایک چھاگل۔ دو مٹی کے گھڑے، ایک مشک دو چکیاں، موٹے کتان کی دو نہالیاں[2] یہ شہنشاہ دو عالم نے جناب سیدہؓ کو جہیز دیا تھا۔ جناب خاتون جنت اُن بی بی صاحب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دختر نیک اختر تھیں جن کی تجارت کی وسعت و سرمایہ تمام

---

[1] نسائی باب النکاح [2] روضۃ الاحباب

قریش کے تجار کے برابر تھا۔ حضرت خدیجہؓ کے اس سرمایہ کو مسلمانوں پر صرف کر دیا گیا تھا اور اپنی بیٹی کے لئے نہیں رکھا تھا۔

مبارکباد دولھا کو مبارکباد دینا مستحب ہے جو شخص اس کے پاس آوے تو یوں کہے۔

بارك الله لك وبارك عليك وجمع بينكما فى خير	اور تجھ پر برکت کرے اور تم دونوں کا خیر کے ساتھ اتفاق کرے [2]

جناب ربیع بنت معوذرض روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلعم میرے پاس شب زفاف کی صبح تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھ گئے۔ ہماری چند لونڈیاں اپنے دف بجاتی تھیں اور جو لوگ میرے خاندان کے بدر میں شہید ہو گئے تھے ان کا ذکر کر رہی تھیں یہاں تک کہ ایک نے ان میں سے کہا کہ ہم میں وہ نبی ہیں کہ جو بات کل ہو گی اس کو جانتے ہیں۔ آنحضرت صلعم نے اس کو فرمایا کہ اس بات سے خاموش رہو اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہی کہہ [3]

دعا برائے اولاد حضرت زکریا علیہ السلام نے اولاد کے لئے دعا کی تھی چنانچہ اولاد ہونے کی تمنا کرنا اور دعا مانگنا حضرت زکریا کی سنت ہے۔

رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً (حضرت زکریا دعا کرتے ہیں) اے میرے

---

[1] طبقات ابن سعد [2] ابو داؤد ترمذی [3] احیاء العلوم ج ۲ صفحہ ۴۲

طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ — رب مجکو اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا کر بے شک تو سننے والا دعا کا ہے۔ (آل عمران ع۴)

حدیث شریف میں ہے کہ جن نیکیوں کا ثواب منقطع نہیں ہوتا ان میں سے ایک اولاد بھی ہے کہ باپ کی موت کے بعد اس کی دعا برابر رہتی ہے اور باپ کو پہنچتی ہے۔[1]

سورۂ آل عمران میں ہے کہ اولاد دنیا کی زینت اور رونق ہے۔

پیدائش اولاد

بچہ پیدا ہونے کے بعد سب سے پہلے نہلا کر دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہنی چاہیئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کے کوئی بچہ ہو اور وہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہے تو اس بچے کو مرض ام الصبیان ہٹا رہے گا۔[2]

جناب رافع اپنے باپ سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلعم کو دیکھا کہ حضرت امام حسن علیہ السلام حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے یہاں پیدا ہوئے تو آپ نے ان کے کان میں اذان کہی تھی۔

تحنیک

اذان دینے کے بعد تحنیک مستحب ہے یعنی کھجور وغیرہ چبا کر بچے کے تالو میں لگانا۔

---

[1] کیمیائے سعادت صفحہ ۱۴۲ [2] ابو یعلیٰ (عن حسین بن علیؓ)

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی فرماتی ہیں کہ قباء (نزد مدینہ) میں عبداللہ بن زبیر رضی مجھ سے پیدا ہوئے میں نے ان کو آنحضرت صلعم کی گود میں دیا آپ نے ایک خرما منگا کر چبایا اور لعاب مبارک عبداللہ رضی کے منہ میں چٹا دیا اور خرما ان کے تالو میں ملا اور دعا برکت فرمائی [1]

عن عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلعم کان یؤتی بالصبیان فیبرک علیکم ویحنکھم	حضرت عائشہ رضی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کے یہاں بچے لائے جاتے تھے آپ انکے حق میں برکت کی دعا فرمایا کرتے اور تحنیک کیا کرتے تھے۔

نام رکھنا

قال رسول اللہ صلعم من ولد له ولد فلیحسن اسمه	رسول اکرم صلعم نے فرمایا جس کے اولاد پیدا ہو اس کو چاہیے کہ اس کا اچھا نام رکھے۔

اور فرمایا کہ جب تم (اپنی اولاد کے) نام رکھو تو ایسے رکھو جن میں اول جزء عبد ہو [2]

احبّ الاسماء الی اللہ عبداللہ وعبدالرحمٰن"	اللہ تعالی کے نزدیک سب سے پیارے نام عبداللہ، عبدالرحمٰن ہیں [3]
اور فرمایا کہ سمّوا باسمی ولا تکنوا بکنیتی	میرے نام پر نام رکھو، (میری) کنیت مت رکھو [4]

---

[1] احیاء العلوم ج ۲ ص ۵۲ - [2] طبرانی [3] مسلم (عن ابن عمرؓ) [4] بخاری، مسلم (عن جابرؓ)

ایک شخص کا نام ابوعیسٰی تھا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے تو باپ نہ تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ابوعیسٰی نام رکھنا مکروہ ہے اور جو بچہ کہ پیدا نہ ہوا اور ایام معین سے پہلے ہی گر جائے تو اس کا بھی نام رکھنا چاہیئے۔[1]

آنحضرتؐ نے فرمایا تم قیامت کو اپنی ماؤں اور اپنے آبا کے نام سے پکارے جاؤ گے تو اپنے نام اچھے رکھا کرو۔[2]

جس شخص کا نام برا ہو اس کو بدل ڈالنا مستحب ہے۔ آنحضرتؐ نے عاص کا نام عبداللہ سے بدل دیا تھا۔[3]

اور حضرت زینبؓ کا نام بَرّہ تھا پس آپ نے فرمایا کہ اپنے آپ کو اچھا کہتی ہے (لہذا) ان کا نام زینب فرمایا۔[4]

اور اسی طرح افلح اور الیسار۔ نافع۔ برکت نام رکھنے سے منع فرمایا ہے۔[5]

عقیقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے تو اس کی طرف سے ذبح کرو اور اس سے آلودگی دور کرو۔

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلعم نے حکم فرمایا کہ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریاں برابر کی بے عیب ذبح کی جاویں اور دختر کے عقیقہ میں ایک بکری۔[6]

---

[1] احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۹۵ [2] ابوداؤد (عن ابی درداءؓ) [3] بیہقی (عن عبداللہ بن حرث زبیری [4] بخاری و مسلم (عن ابی ہریرہ [5] مسلم (عن سمرہ بن جندب)

آنحضرت صلعم نے حضرت امام حسن علیہ السلام کا عقیقہ ایک بکری سے کیا[1]

لہذا ایک بکری پر اکتفا کرنا بھی درست ہے (ترمذی بروایت معاذ بسند غیر متصل ووصلہ الحاکم)

سنتِ عقیقہ یہ ہے کہ بچّہ کے سر کے بالوں کے برابر سونا یا چاندی خیرات کر دے کہ اس باب میں ایک حدیث وارد ہے کہ

آنحضرت صلعم نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی پیدائش کے ساتویں روز حضرت فاطمہ رض کو ارشاد فرمایا کہ ان کے بال منڈواکر بالوں کے برابر چاندی صدقہ دو اور حضرت فرماتے ہیں کہ عقیقہ کے جانور کی ہڈی نہ توڑی جاوے[2]

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغلام مرتھن بعقیقۃ یذبح عنہ یوم السابع	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچّہ اپنے عقیقہ میں رہن رکھا گیا ہے ساتویں دن اس کی طرف سے

جانور ذبح کیا جائے۔

ختنہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ پانچ چیزیں فطرت سے ہیں۔ استرالینا۔ ختنہ کرنا مونچھیں کتروانا بغل کے بال اکھاڑنا اور ناخون کا لینا۔ لہذا اس حدیث

---

[1] ترمذی [2] ترمذی (عن معاذ رض) [3] احیاء العلوم جلد دوم ص ۴۲

سے پس ثابت ہوا کہ ختنہ ضروریات دین میں سے ہے۔

ساتویں روز ختنہ کرنا مستحب ہے۔ [1]

علمائے کرام کا قول ہے کہ سات سال کی عمر میں ختنہ ہونا چاہئے اور اس سے زیادہ دیر کرنی مناسب نہیں۔

بچہ کی زبان کھلنا

مستحب یہ ہے کہ جب بچے کی زبان کھلے تو سب سے پہلے اس کو لا الہ الا اللہ سکھادیں تاکہ اول گفتگو یہی ہو۔

پرورش اولاد

رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس کے اولاد پیدا ہو اس کو چاہئے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور عمدہ تربیت دے اور جب بالغ ہو تو اس کا نکاح کر دے اس لئے اگر وہ بالغ ہو جاوے اور اس کا نکاح نہ کیا جاوے اور کوئی اس سے صادر ہو تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہی ہوگا۔ [2]

جیسا تمہارے ماں باپ کا حق ہے ایسا ہی تمہاری اولاد کا حق بھی تمہارے اوپر ہے۔ [3]

قال رسول اللہ صلعم لان یودب الرجل ولدہ خیر لہ من ان یتصدق بصاع۔	فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اپنی اولاد کو ادب سکھانا یعنی عقل و تہذیب کی تعلیم کرنا ایک صاع صدقہ دینے سے بہتر ہے

---

[1] طبرانی در صغیر بروایت جابرؓ [2] مشکوٰۃ (عن ابن عباسؓ) [3] ادب المفرد (عن ابن عمرؓ)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی باپ اپنی اولاد کو حسن ادب کی تعلیم سے بہتر کوئی چیز نہیں دے سکتا۔"

تاکید نماز جب تمہاری اولاد سات برس کی ہوجائے تو اس کو نماز کی تاکید کرو اور جب دس برس کی ہوجائے تو نماز کے تنبیہ و تادیب کرو۔[1]

لڑکا اور لڑکی لڑکا پیدا ہونے سے زیادہ خوش نہ ہو اور لڑکی کے ہونے سے رنجیدہ نہ ہو کیونکہ اس کو کیا معلوم ہے کہ اس کے حق میں ان دونوں میں سے بہتری کس میں ہے۔[2]

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو شخص بازار سے کوئی عجیب چیز اپنے عیال کے لئے لیجاوے تو وہ گویا ان کے واسطے خیرات لے جاتا ہے یہانتک کہ اس چیز کو ان میں تقسیم کرلے اور چاہیے لڑکوں سے پیشتر لڑکیوں سے شروع کرے اس لئے کہ جو کوئی لڑکی کو خوش کرتا ہے ۔ گویا خدا تعالیٰ کے خوف سے روتا ہے اور جو کوئی خدا تعالیٰ کے خوف سے روتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدن پر دوزخ کو حرام کردیتا ہے۔

لڑکیوں کا حق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص کے ایک لڑکی ہو اور وہ اس کو ادب سکھائے اور اچھی

---

[1] ابوداؤد [2] احیاء العلوم ج ۲ ص ۵۲

[3] احیاء العلوم ج ۲ صفحہ ۵۲

طرح تادیب کرے اور کھانا کھلاوے اور بخوبی پرورش کرے اور جو نعمت کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر کامل کی ہو اس میں سے اس لڑکی پر نعمت پوری کرے تو وہ لڑکی اس شخص کے لئے داہنے اور بائیں دوزخ کی آگ سے آڑ ہو کر جنت میں پہنچاوے گی۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے کہ جس کو دو لڑکیاں ملیں اور جب تک اس کے ساتھ رہیں تب تک ان سے سلوک کرتا رہے تو وہ دونوں اس کو جنت میں داخل کرائیں گی۔ [1] اور حضرت انس رضؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جس کی دو لڑکیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان سے سلوک کرے جب تک وہ اس کے پاس رہیں تو میں اور وہ شخص جنت میں پاس مثل ان دو انگلیوں کے ہوں گے۔ [2]

---

[1] ابن ماجہ وحاکم [2] ترمذی

باب ہفتم

اسلامی حقوق

حقوق زوجہ

وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْہَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ (روم)

یہ بھی خدا کی تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے ہماری جنس سے ہمارا جوڑا بنایا تاکہ اس سے تسکین پاؤ اور تم دونوں کے درمیان محبت اور پیار پیدا کر دیا۔ اس نشانی میں فکر کرنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں

وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (النساء)

اور بیویوں کے ساتھ حسن سلوک سے رہو سہو۔

تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ (تحریم)

نبی اپنی ازواج کے مرضاۃ کی ابتغا کرتے یعنی بیویوں کی خوشنودی کا اہتمام کیا کرتے ہیں

آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ تم عورتوں کے معاملہ میں بھلائی کی وصیت قبول کرو اس لئے کہ وہ بائیں پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ پھر اگر تو اس کے سیدھا کرنے کا قصد کرے گا تو اس کو توڑ دے گا۔ اور اگر اسی حالت پر اسے چھوڑ دے تو ہمیشہ وہ پسلی کی کجی کی سی حالت پر باقی رہیگی[1]

اور فرمایا کہ عورتوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو۔ کیونکہ خدا کی امان پر تم نے ان کو قبضہ میں لیا ہے اور خدا کے حکم سے تم نے ان کی شرمگاہوں کو اپنے لئے حلال کیا ہے۔ اور تمھارا ان پر یہ حق ہے کہ تمھارے فرشوں پر کسی ایسے کو جگہ نہ دیں جس سے تم بیزار ہو۔ پھر اگر وہ ایسا کریں تو ان کو مارو مگر تھوڑا۔ اور تم پر ان کا کھانا اور پہننا حسب دستور ہے۔ اور کسی مسلمان مرد کو (اپنی) مسلمان عورت سے بغض نہ رکھنا چاہیئے۔

آنحضرت صلعم اپنی گوناگوں مصروفیتوں اور بھاری ذمہ داریوں کے باوجود روزانہ بعد عصر ہر ایک بیوی کے پاس ان کے مکان پر تشریف لے جاتے تھے۔ ان کی ضروریات معلوم کرتے۔ پھر بعد نماز مغرب سب سے ایک مختصر ملاقات فرماتے اور شب کو باری باری سے ہر ایک کے گھر میں استراحت فرمایا کرتے۔

تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آئے[3]

---

[1] ترمذی شریف [2] حجۃ اللہ البالغہ ص۱۰۵ [3] مشکوٰۃ (عن ابی ہریرہؓ)

جو شخص اپنی بیوی کی بدخلقی پر صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ثواب عطا فرمادے گا جتنا حضرت ایوب علیہ السلام کو ان کی مصیبت پر عطا فرمایا تھا۔[1]

اگر ایک دینار جہاد میں خرچ کیا جائے اور ایک غلام کے آزاد کرنے میں اور ایک کسی مسکین پر صدقہ کرنے میں اور ایک اپنے اہل پر خرچ کیا جائے تو ان سب میں زیادہ ثواب اس دینار کا ہوگا جس کو تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کروگے[2]

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔

اور (خدا کے بندے وہ ہیں) جو دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں (کی طرف) سے اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت فرما اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا

آنحضرت صلعم نے ہر شوہر کے لئے یہ ضروری بتایا کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ خوش مذاق رہے۔ اس کا مزاج شناس ہو اس کے جذبات اور احساسات کا احترام کرتا ہو۔ اس کی محبت و دلداری کا طریق جانتا ہو۔

حضور صلعم اپنی بیویوں کے کھانے پینے، مکان، گذارے اور ملاقات وغیرہ امور میں ہر ایک کے ساتھ عدل و انصاف اور مساویانہ سلوک سے پیش آتے تھے۔

---

[1] احیاء العلوم [2] احیاء العلوم

آپ نے فرمایا۔
سب لوگوں سے اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو۔ اور میں تم سب سے بڑھ کر اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرنے والا ہوں (عن حضرت عائشہ رض)[1]

حضرت حکیم ابن معاویہ سے روایت ہے کہ میرے باپ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ہماری عورتوں کے ہم پر کیا حقوق ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کھاؤ ان کو کھانا کھلاؤ اور جب خود کپڑا پہنو ان کو بھی پہناؤ۔ اور (کسی قصور پر) ان کے چہرہ پر نہ مارو اور نہ برا کہو اور (باہمی جھگڑا ہو) سوائے گھر کے اور کہیں اس کو نہ چھوڑو[2]

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ عورت حیا و وفا کا مجسمہ ہے اس سے محبت کرنی چاہیئے کہ اس کی محبت ہی سے انسان انسان بن سکتا ہے۔

حضرت ابی ہریرہ رض سے روایت ہے۔ کسی شخص کی دو بیویاں ہوں اور ان میں برابری کا برتاؤ نہ کرے تو قیامت میں ایسی طرح آوے گا کہ اس کا جسم گرا ہوا ہوگا[3]

حضور صلعم کی عادات تھی کہ جب کاشانۂ نبوت میں داخل ہوتے تو خود السلام علیکم فرماتے۔ رات کے وقت سلام ایسی آہستگی سے کرتے کہ بیوی جاگتی ہوں تو سن لیں اور سو گئی ہوں تو جاگ نہ اٹھیں۔ آپ اپنی ازواج مطہرات کی دلداری اور عطوفت کا بہت لحاظ رکھتے۔ کام کاج میں ان کا

---

[1] مشکوٰۃ [2] ابوداؤد مشکوٰۃ [3] مشکوٰۃ وترمذی [4] بخاری

ہاتھ بٹاتے۔ اگر کوئی کام بروقت نہ ہوتا تو ناراض نہ ہوتے بلکہ نرمی سے سمجھاتے اور ان کی دکھ درد میں برابر شریک رہتے ان کی خوشی کے ساتھ اپنی خوشی کا اظہار کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت اُم حبیبہؓ سے ان کے برادر جناب معاویہؓ ملنے آئے ان دونوں بہن بھائیوں میں باہمی بہت محبت تھی۔ وہ باتیں کر رہے تھے۔ آنحضرت صلعم نے اپنی بیوی ام حبیبہؓ کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کیا معاویہؓ تم کو بہت پیارا ہے۔ حضرت ام حبیبہؓ نے فرمایا۔ ہاں آپؐ نے ارشاد فرمایا اگر یہ تمھیں بہت پیارا ہے تو مجھے بھی پیارا ہے۔

حق شوہر

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ	مرد عورتوں کے سر دھرے ہیں۔

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں جو عورت مرگئی اور شوہر اس کا اس سے راضی ہے وہ بہشت میں جاویگی[1] (اور اگر (حضورؐ فرماتے ہیں) میں کسی کو حکم کرتا کہ سجدہ کرے تو بی بی کو حکم کرتا کہ شوہر کو سجدہ کیا کرے[2]

ہماری بیویوں میں بہتر وہ ہے کہ جب اس کو کسی چیز کا حکم کرے تو کہا مانے۔ اور جب اس کے پاس سے چلا جاوے تو اس کے مال اور اپنے نفس کی حفاظت کرے۔[3]

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جو عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور پاک دامنی اختیار کرے اور اپنے شوہر

---

[1] ترمذی [2] (عن ابی ہریرہ)

کی اطاعت کرے تو اس کو اختیار ہوگا کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔[1]

ابوداؤد میں یہ روایت ہے کہ جب مرد نے اپنی بیوی کو بستر پر بلایا اس نے آنے سے انکار کیا اور وہ (مرد) غصہ میں سو رہا تو اس (عورت) پر فرشتے صبح تک لعنت کرتے ہیں۔

ترمذی میں ہے خیرات کیا کرو کہ تم (عورتوں) میں سے اکثر جہنم کا ایندھن ہیں (اس پر) عورتوں میں سے ایک متوسط حیثیت کی سیاہ رخساروں والی عورت کھڑی ہوگئی اور پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتیں کیوں جہنم کا ایندھن ہیں۔ فرمایا اس واسطے کہ تم شکوے شکایت بہت کرتی ہو اور خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو۔

قیامت کے دن خدا کے نزدیک بڑی بھاری خیانت یہ ہوگی میاں بیوی خلوت میں ہوں اور بعد ازاں ان میں سے کوئی ایک دوسرے کا راز افشا کرے۔[2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ ان کی کوئی نیکی خدا کے پاس جاتی ہے اول بھاگے ہوئے غلام کی جب تک اپنے مالک کے پاس واپس نہ آئے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں نہ دیدے دوم اس عورت کی جس کا شوہر اس سے ناراض

---

[1] مشکوٰۃ عن نسائی۔ [2] مسلم و ابوداؤد۔

ہو۔ سوم محمور دوں کی جب تک خمار باقی ہے [1]

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مباح چیزوں میں سب سے زیادہ بغض مجکو طلاق سے ہے۔ جو عورت اپنے شوہر سے طلاق کی خواہاں ہو بدوں کسی خوف یا ضرورت کے تو وہ جنت کی بو نہ سونگے گی اور ایک روایت میں ہے کہ جنت اس پر حرام ہے [2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹی سیدہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اپنے گھر میں اپنے ہاتھ سے چکی پیستیں پانی بھرتیں اور جھاڑو دیتی تھیں۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہیں سے کئی خادم آئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر حضرت مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اپنی بیوی (فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا) سے کہا کہ تمہیں اس قدر مشقت کرنی پڑتی ہے جاؤ جاکر اپنے والد محترم (جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) سے ایک خادم مانگ لاؤ۔ وہ (حضور صلعم کی خدمت میں) آئیں (مگر) آپ کے پاس بہت سے آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ واپس تشریف لے گئیں۔ دوسرے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے اور پوچھا۔ فاطمہؓ کیا بات تھی جو تم میرے پاس گئی تھیں۔ وہ خاموش رہیں مگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا۔ حضور یہ چکی آپ پیستی ہیں چنانچہ ان کے ہاتھوں پر نشان پڑ گئے ہیں۔ پانی بھی آپ بھرتی ہیں اور مشکیزہ کا نشان

---

[1] مشکوٰۃ ۱۲ [2] احیاء العلوم ۱۲ [3] نسائی

سینہ (مبارک) پر ہو گیا ہے۔ جھاڑو بھی آپ ہی دیتی ہیں جس سے ان کے پیروں پر گرد رہتی ہے۔ چونکہ آپ کے پاس خادم آئے تھے میں نے انہیں بھیجا تھا کہ ایک خادم (حضور سے) مانگ لائیں۔ تاکہ اس (روزانہ) روز کی مشقت سے رہائی پائیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے تو کچھ نہ کہا مگر) اپنی لخت جگر کی طرف خطاب کرکے فرمایا اے فاطمہؓ خدا سے ڈر اور اس کا حق ادا کر اور اپنے گھر کا کام آپ کرو اور جب (رات کو) اپنے بستر پر (آرام کے لئے) آؤ تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ یہ کل سو ہوئے اور یہ تمہارے خادم سے بہتر ہے۔ حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا پہلے بھی حکم کی تعمیل میں گئی تھیں۔ اس وقت بھی نہ کچھ کہہ سکیں اور بولیں، تو یہ بولیں میں اللہ اور اس کے رسول صلعم (کے فرمان) پر راضی ہوں۔

والدین کے حقوق

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۔ وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۔ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۔ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا۔ اور تمہارے پروردگار نے حکم قطعی دیدیا ہے کہ (لوگو) اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا (رہے مخاطب) اگر والدین میں کا ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں تو انکے آگے ہوں بھی نہ کرنا اور نہ انکو جھڑکنا اور نہ انسے

رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا۔ رَبُّکُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا فِیۡ نُفُوۡسِکُمۡ اِنۡ تَکُوۡنُوۡا صٰلِحِیۡنَ فَاِنَّہٗ کَانَ لِلۡاَوَّابِیۡنَ غَفُوۡرًا۔

(کچھ کہنا سننا ہو تو) ادب کے ساتھ کہنا (سننا) محبت خاکساری کا پہلو اُن کے آگے جھکائے رکھنا۔ اور اُن کے حق میں دعا کرتے رہنا کہ میرے پروردگار جس طرح انھوں نے مجھے چھوٹے سے کو پالا ہے (اور میرے حال پر رحم کرتے رہے ہیں) اسی طرح تو بھی اُن پر (اپنا) رحم کیجیو (لوگو تمہارے دل کی بات کو تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اگر تم (حقیقت میں) سعادتمند ہو (اور تم سے ماں باپ کے حق میں بھولے سے کوئی فروگذاشت بھی ہوگی) تو (وہ تم کو معاف کردے گا) کیونکہ وہ توبہ کرنے والوں (کی خطاؤں) کا بخشنے والا ہے۔

(عن عبداللہ بن عمرؓ) خدا کی رضامندی باپ کی رضامندی کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور خداتعالیٰ کا غصہ باپ کے غصہ کے ساتھ ہے۔ یعنی ماں باپ راضی ہوتے ہیں تو خداتعالیٰ بھی راضی ہوتا ہے والدین ناراض ہوتے ہیں تو خدا بھی ناراض ہوتا ہے [1]

ایک شخص نے دریافت کیا۔ کون شخص میرے حق سلوک کا زیادہ حق دار ہے۔ رسول خدا صلعم نے فرمایا۔ تیری ماں۔ مکرر بلکہ سہ کرر فرمایا۔ تیری ماں۔ پھر تیرا باپ۔ پھر تیرا قریبی رشتہ دار۔ اور پھر اس سے کم قریبی [2] باپ جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے۔ یہ تمہاری مرضی ہے کہ (باپ کی نافرمانی کرکے) اس دروازہ کو ڈھادو (یعنی نافرمانی کرو) یا محفوظ رکھو [3]

---

[1] مشکوٰۃ [2] ابوداؤد [3] ترمذی

ایک شخص نے آکر کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ جہاد کروں (اور) حضور صلعم کا مشورہ چاہتا ہوں۔ آپؐ نے دریافت کیا تیری ماں ہے کہاں۔ (تو آپؐ نے) فرمایا۔ اس کی خدمت میں حاضر رہو کہ جنت اسی کے قدموں کے پاس ہے۔[1]

نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ اپنے ماں باپ کو گالیاں دینا بڑے گناہوں میں سے ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اپنے والدین کو کیسے کوئی گالی دیسکتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس طرح کہ وہ دوسرے کے والدین کو گالیاں دیتا ہے اور وہ اس کے ماں باپ کو گالیاں دیتا ہے۔[2]

آنحضرت صلعم نے (ارشاد) فرمایا کہ تین آدمیوں کی دعا کے قبول ہونے میں کسی قسم کا شک نہیں۔ ایک مظلوم کی دعا ظالم کے حق میں۔ دوسرے مسافر کی۔ تیسرے والدین کی جو اولاد کے حق میں ہو۔[3]

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم اپنے آبا و اجداد سے بے پروائی نہ کرو۔ جو شخص اپنے ماں باپ سے بے پروائی اختیار کرتا ہے ناشکری کرتا ہے۔[4]

ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلعم نے اس پر لعنت کی ہے جو باپ میں اور اس کی اولاد میں اور بھائیوں بھائیوں میں تفرقہ یا جدائی پیدا کر دے۔[5]

---

[1] نسائی [2] عن ابن عمر [3] اخلاق محمدی جلد ۲ صفحہ ۳۷ [4] عن ابی ہریرہ مشکوٰۃ
[5] خیر المواعظ

ایک شخص نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا کہ مجھ سے ایک بڑا گناہ ہو گیا ہے کیا میرے لئے کوئی توبہ کی صورت ہے۔ پوچھا کیا تیری ماں ہے۔ کہا نہیں۔ فرمایا کیا خالہ ہے، کہا ہاں ہے۔ فرمایا اس سے حسن سلوک سے پیش آیا کر۔[1]

حق ہمسایہ و یتیم وغیرہ

وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہ رہے۔[1]

جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے، اپنے ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرے، اور نیک بات کہے یا چپ رہے۔[2]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو ہمسایہ ہیں میں کسے تحفہ بھیجوں، فرمایا جس کا دروازہ تم سے قریب تر ہے۔ ایک روایت میں ہے، کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو حقیر نہ جانے، خواہ وہ اسے (نہایت خفیف ہدیہ مثلاً) بکری کا کھر ہی بھیجے۔[3]

جو شخص اپنے ہمسایہ کو ضرر پہنچائے گا اسے اللہ ضرر پہنچائے گا اور جو اسے مشکل میں ڈالے گا، اللہ اسے مشکل میں ڈالے گا۔[4]

حق یتیم:- ہمارے گھروں میں مجھے وہ گھر زیادہ پیارا ہے جس میں یتیم

---

[1] ترمذی [2] بخاری و مسلم [3] ابوداؤد [4] نسائی

ہو اور وہ معزز ہو۔[1] دو ضعیفوں کا حق نکال دے، عورت اور یتیم کا۔[2]

آگاہ رہو کہ جو شخص کسی مالدار یتیم کا ولی ہو اسے چاہیئے کہ اس کے مال کو تجارت میں لگائے، ایسا نہ ہو کہ اسے کسی کام پر نہ لگایا جائے۔ اور اسے زکوٰۃ ہی کھا جائے۔[3]

جو شخص مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو کھلانے پلانے کے واسطے اپنے گھر لیجائے، خدا اسے جنت میں داخل کرے گا۔ سوائے اس صورت کے کہ اس نے کوئی ایسا گناہ کیا ہو جو معاف نہیں ہو سکتا۔[4]

مسکینوں سے محبت کرو اور ان سے مل بیٹھا کرو۔[5]

غلام کا حق

معرور بن سوید بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوذر رض کو دیکھا کہ ان پر ہمین کی چادر تھی اور ایسی ہی ان کے غلام پر تھی) میں نے اس کا ذکر کیا انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا تھا (وہ) فرماتے تھے یہ (غلام) ہمارے بھائی ہیں، نیز خادم، خدا نے انہیں تمہارے ماتحت کیا ہے۔ پس جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو تو جو کچھ وہ خود کھاتا ہے، اس میں سے اسے بھی کھلائے، اور جو کچھ خود پہنتا ہے اس میں سے اسے بھی پہنائے۔ اور کام کاج میں انہیں اتنی تکلیف نہ دے کہ وہ دب جائیں اگر انہیں سخت کام دے تو خود بھی ان کی مدد کرے۔[6]

---

[1] ابوداؤد [2] بیہقی [3] ابن حبان [4] ترمذی [5] بخاری و ابوداؤد

[6] فردوس دیلمی [7] نسائی

جو شخص اپنے غلام کو زنا یا کسی ایسے ممنوع فعل کی تہمت لگائے حالانکہ وہ اس سے بری ہو تو اسے قیامت کے دن چابک لگائے جائیں گے۔ [1]

تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا غلام یا میری لونڈی، اور نہ (غلام) آقا کو کہے کہ میرا رب۔ یا میرا پالنے والا۔ بلکہ مالک کہے کہ میرا جوان، اور میری جوان عورت اور خادم کہے کہ میرا سردار اور میری سردارنی۔ کیونکہ تم سب مملوک ہو اور (تم سب کا) رب وہی عزت و جلال والا ہے [2]

جناب ابو مسعود بدری بیان کرتے ہیں۔ کہ میں اپنے غلام کو کوڑے (سے) مار رہا تھا۔ عقب سے میں نے ایک آواز سنی کہ سمجھ (اے) ابو مسعود (اپنے) غصّہ کے غلبہ میں میں نے (عقب کی) آواز نہیں پہچانی۔ مگر جب وہ آواز میرے نزدیک آگئی تو یکایک دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رونق افروز) ہیں اور فرماتے ہیں، سمجھ ابو مسعود سمجھ ابو مسعود۔ پس میں نے کوڑا (اسی وقت) ہاتھ سے پھینک دیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سن ابو مسعود۔ خدا تجھ پر زیادہ قادر ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ تو اس غلام پر ہے، میں نے کہا کہ آج کے بعد سے پھر کبھی اپنے غلام کو نہیں ماروں گا [3]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا غلام آزاد کرنا بہتر ہے۔ فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو۔ اور مالک کے نزدیک اچھا ہو [4]

---

[1] نسائی [2] ابو داؤد [3] مسلم و ابو داؤد [4] موطا

حق خادم

اگر تم میں سے کسی کا خادم اس کے لئے کھانا لائے اور وہ اس (خادم) کو اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو کم از کم ایک دو لقمہ تو اسے کھلا دے۔ کیونکہ وہ اس کی گرمی اور تیاری (کی تکلیف) میں شریک رہا ہے۔[1]

اگر تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مارے اور وہ خدا کا نام لے تو اسے مارنا چھوڑ دو۔[2]

نبی اکرم صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے خادم کو تنبیہ کرے تو چاہیئے کہ چہرہ پر نہ مارے۔[3]

کام کرنے والے کی اس کے کام میں مدد کرو۔ اس لئے کہ اللہ کا کام کرنے والا محروم نہیں ہوتا۔[4]

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو ظلم سے مارے گا، قیامت کے دن اس سے عوض لیا جائے گا۔[5]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے مقدام نے سنا ہے کہ جو کچھ تم خود کھاؤ وہ صدقہ ہے، اور جو اپنے اہل وعیال اور خادم کو کھلاؤ وہ بھی صدقہ ہے۔

زبیر رض بیان کرتے ہیں کہ جابر رض سے پوچھا گیا کہ جب خدمت گار محنت کر چکے اور گرمی برداشت کر چکے تو رسول اللہ صلعم نے حکم دیا ہے

---

[1] ابو داؤد [2] ترمذی [3] ادب المفرد عن ابی ہریرہ [4] اخلاق محمدیہ [5] ادب المفرد

کہ اس کو چھوڑ دو یعنی آرام دو۔ جابرؓ نے کہا ہاں۔ اگر تم کسی خادم کے ساتھ کھانے کو بُرا سمجھو تو ایک لقمہ اس کے ہاتھ میں دے دو۔[1]

ایک شخص رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ یا رسول اللہ خادموں سے کہاں تک درگذر کرنا چاہیئے۔ رسول اللہ صلعم خاموش ہو گئے۔ اس نے پھر سوال کیا۔ تب بھی ساکت رہے۔ جب تیسری دفعہ اس نے کہا، آپ نے فرمایا کہ ہر روز ستر مرتبہ معاف کرنا چاہیئے[1]

جناب انس رضؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ان کے پاس کوئی خادم نہیں تھا۔ ابوطلحہ رضؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں پیش کیا اور کہا یا نبی اللہ انس رضؓ ہوشیار لڑکا ہے، آپ کی خدمت کرے گا۔ انس رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے سفر حضر میں یوم تشریف آوری مدینہ منورہ سے روز وفات تک رسول اللہ صلعم کی خدمت کی اگر میں نے کوئی کام کیا تو کبھی یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا۔ اور اگر کوئی کام نہیں کیا تو یہ نہیں فرماتے تھے کہ یہ کس لئے نہیں کیا؟[2]

سلوک

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ	اور (لوگو) اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھیراؤ
بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى	اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى	اور محتاجوں اور قرابت والے پڑوسیوں

---

[1] خیر المواعظ عن عبد اللہ بن عمر رضؓ [2] اخلاق محمدیہ حصہ دوم۔ صفحہ ۷۸

وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ — اور اجنبی پڑوسیوں اور پاس کے بیٹھنے والوں
وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ — اور مسافروں اور جو لونڈی غلام تمہارے
(النساء ع ۲) — قبضہ میں ہیں ان سب کے ساتھ سلوک کرتے رہو

حضرت عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا خدا کے نزدیک بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوستوں کے حق میں بہتر ثابت ہو اور خدا کے نزدیک بہترین ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسایہ کے حق میں بہتر ثابت ہو۔[1]

حقوق مسلمین

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (حجرات) — آپس میں مسلمان بھائی بھائی ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کے چار حق ہیں۔ جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔ اور جب وہ مر جائے تو اس کی تجہیز و تکفین میں شریک ہو اور جب وہ اس کو بلاوے یعنی مدد چاہے تو منظور کرے۔ اور جب وہ چھینک لے تو یرحمک اللہ کہے۔

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ کوئی بندہ مسلمان نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے بھائی مسلمان کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے وہ خود پسند کرتا ہے۔[2]

غلامی

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ — کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے (بیشک دئے) اور اسکو

---

[1] دارمی [2] مشکوٰۃ

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ

(البلد ۹ آیات)

(نیکی اور بدی) کے دو نور ستے بھی دکھائے، پھر بھی (وہ ان نعمتوں کے شکر میں) گھاٹی میں ہو کر نہ نکلا اور اے پیغمبر، تم کیا سمجھے کہ گھاٹی کیا ہے۔ (گھاٹی سے مراد ہے کسی کی گردن کا غلامی یا قرض کے پھندے سے) چھڑا دینا یا بھوک کے دن یتیم کو خاص کر جبکہ وہ اپنا رشتہ دار بھی ہو یا محتاج خاک نشین کو کھانا کھلانا

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۔ (النساء رکوع ۴)

اور جو مسلمان کو غلطی سے مار ڈالے تو ایک مسلمان بردہ آزاد کرے۔

مکاتبت

وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ (نور)

اور تمہارے ہاتھ کے مال (غلاموں) میں سے جو مکاتبت کے خواہاں ہوں تو تم ان کے ساتھ مکاتبت کر لیا کرو، بشرطیکہ تم ان میں بہتری کے (آثار) پاؤ اور مال خدا میں سے جو اس نے تم کو دے رکھا ہے ان کو بھی دو۔

امام بیہقی و امام طبرانی نے دو مختلف اسناد اور جداگانہ سلسلے روات سے بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے جنگ حنین کے روز فرمایا کہ:

"اگر عربوں کو غلام بنانا جائز ہوتا تو آج بہت سے عرب اسیر تھے۔"[۱]

امام احمد بن حنبل اور ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے ان تمام غلاموں کو جو آپ کے پاس محاصرۂ طائف کے سفر میں آئے آزاد کر دیا۔[۲]

۱؎ نیل الاوطار جلد ۸، ص ۲۰۹ ۲؎ زرقانی شرح المواہب اللدنیہ للقسطلانی، ج۳، صفحہ ۳۸

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں یہ حکم صادر فرمایا تھا کوئی عرب غلام نہیں بنایا جا سکتا۔ عن عمر قال سیسترق عن لی۔
کنز العمال جلد ۵ سلہ

حافظ ابو الحسن دارقطنی اور امام احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے کہ جب زید ارقم نے اور ایک ایک ام ولد نے حضرت عائشہ رضؓ کو یہ اطلاع دی کہ اس نے ایک غلام زید بن ارقم کے ہاتھ ۸۰۰ درہم اُدھار پر بیچا ہے اور پھر اسی سے ۶۰۰ سو درہم نقد ادا کر کے خرید لیا ہے تو حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ اول تو اس کا بیچنا ہی بُرا تھا اور پھر دوبارہ اس کا خریدنا اس سے بھی بدتر ہوا۔ اور یہ حکم دیا کہ زید سے کہدو کہ جب تک وہ توبہ نہ کرے گا تو اس کے وہ تمام مساعی اکارت جائیں گے جو پیغمبر صلعم کے ساتھ انجام دی ہیں۔ ؎۲

ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایک جنگ میں ایک عورت کو حاملہ دیکھا آپؐ نے اس کے ساتھی کی طرف اشارہ کر کے ان لوگو سے جو پاس کھڑے تھے پوچھا کہ کیا اس شخص نے اس عورت کو اپنی لونڈی بنا کر یعنی سریہ کے طور پر رکھا تھا۔" لوگوں نے جواب دیا ہاں! پیغمبر صلعم نے فرمایا۔ میں نے اس پر ایسی لعنت بھیجی ہے جو اس کے ساتھ قبر تک جائیگی وہ کیونکر اپنی اولاد کو وارث قرار دیگا کیونکہ وہ اس کی جائز اولاد نہیں ہو کیونکر اس سے کوئی کام لے گا کیونکہ وہ اس کا جائز فرزند نہیں ہے ؎۳

؎۱ اعظم الکلام فی ارتقاء الاسلام جلد دوم صفحہ ۹۴ ؎۲ کنز العمال کتاب البیوع جلد ۲ صفحہ ۲۳
؎۳ عن ابو داؤد (سنن ابی داؤد کتاب النکاح باب وطی السبایا)

امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص زنبہ نامی نے اپنے غلام کے ساتھ بدسلوکی کی غلام نے آنحضرت صلعم سے شکایت کی آپؐ نے فوراً اسے آزاد کر دیا اور کہا جا تو آزاد ہے، آزاد شدہ غلام نے پوچھا کہ اب میرا سرپرست کون ہوگا آپؐ نے فرمایا کہ خدا اور اس کا رسول آپؐ نے تمام مسلمانوں سے فرمایا کہ اس شخص کی امداد کرو۔

ابو داؤد اور ابن ماجہ نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلعم کے پاس روتا ہوا آیا اور اپنے آقا کی بدسلوکی کی شکایت کی آنحضرت صلعم نے آقا کو بلا بھیجا۔ مگر وہ نہیں آیا تب آنحضرت صلعم نے غلام سے خطاب کر کے کہا کہ جا تو آزاد ہے۔ آزاد شدہ غلام نے پوچھا کہ اگر میرے آقا نے پھر مجھے غلام بنا لیا تو میری مدد کون کریگا۔ آپ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ تیری مدد کرے۔

باب ہشتم

آداب سفر

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ (سورۂ نمل) (اے محمد صلعم) لوگوں سے کہہ دیجئے کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ گناہگاروں کا انجام کیسا ہوتا ہے۔

سفر تجارت مباح ہے، اگر اہل و عیال کو خلق سے بے پروا کرنے کو سفر ہو تو عبادت ہے تفاخر اور دنیا طلبی کے لئے باعث تکلیف ہے سیر کے لئے گاہ گاہ عبادت ہے۔[1]

آدمی جب سفر کرے تنہا نہ جائے کیونکہ حدیث ابن عمرؓ میں مرفوعاً آیا ہے اگر لوگ جان لیں ...... وہ بات جو میں جانتا ہوں کہ تنہائی میں کیا آفت ہے تو کبھی ایک سوار بھی اکیلا رات کو نہ چلے۔[2]

---

[1] کیمیائے سعادت صفحہ ۲۱۹ [2] بخاری

ارشاد فرمایا ہے کہ تین شخص ہم سفر ہوں تو جماعت ہے اور فرمایا
کہ مسافروں کو چاہیئے کہ سفر میں ایک شخص کو اپنا امیر اور سردار بنائیں [1]
قوم کا سردار سفر میں ان کا خادم ہوتا ہے سفر سے پیشتر نماز استخارہ
پڑھے اور باہر نکلتے وقت چار رکعت پڑھے

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلعم کی خدمت
میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں میں نے وصیت
نامہ لکھا ہے باپ کو دوں یا بیٹوں کو یا بھائی کو آپ نے فرمایا کہ جب کوئی
سفر کو جانے لگتا ہے تو اپنا قائم مقام اور خلیفہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان
چار رکعتوں سے زیادہ دوست نہیں چھوڑتا جو اس وقت پڑھے۔ جب
اسباب باندھ لیا ہو تو اس نماز میں سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑھے
اور یہ دعا مانگے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ بِهِنَّ اِلَيْكَ فَاخْلُفْنِیْ بِهِنَّ فِیْ اَهْلِیْ وَمَالِیْ
وَهِیَ خَلِيْفَةٌ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَدَارَتْ حَوْلَ دَارِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ

اپنے وطن کے دوست و اقربا کو رخصت کرے اور ہر ایک کے ساتھ
یہ دعا پڑھے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی یہی فرمایا کرتے تھے
اَسْتَوْدِعُ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى
وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَوَجَّهَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا تَوَجَّهْتَ

---

[1] مشکوٰۃ (عن سعید خدری)

مسافر گھر کے دروازہ پر یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کوئی وصیت فرمائیے۔ فرمایا اللہ سے ڈرتے رہنا اور ہر اونچی جگہ پر تکبیر (اللہ اکبر) کہنا جب وہ شخص چلا گیا (حضور نے) فرمایا اے خدا اس کی مسافت کو کم کر دے۔ اور سفر کو اس پر آسان کر دے [1]

مالک کے بیٹے کعب کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کے دن کے سفر کے علاوہ اور دنوں میں) بہت کم سفر میں تشریف لے جایا کرتے تھے [2]

صخر بن وداعہ عامدی سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خداوندا میری امت کو سویرے اٹھنے اور سویرے سفر کرنے میں برکت عطا فرما اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ آپ کوئی فوج یا لشکر بھیجتے تو دن کے اول حصہ میں روانہ کرتے اور صخر (راوی حدیث) تاجر تھے تو وہ بھی اپنا مال تجارت دن کے شروع حصہ میں بھیجا کرتے تھے۔ پس تھوڑے ہی عرصہ میں وہ مالدار ہو گئے۔ اور ان کے پاس بہت بہا مال جمع ہو گیا [3]

حدیث ابولاس خزاعی میں فرمایا ہے ہر اونٹ کے کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے سو تم جب اس پر سوار ہو تو ذکر اللہ کا کرو رواہ ابن خزیمہ

---

[1] موطا [2] ابوداؤد [3] ترمذی

حدیث انس میں فرمایا ہے کہ تم رات کو سفر کیا کرو زمین رات کو لپیٹ دی جاتی ہے[1] یعنی بعد مسافت معلوم نہیں ہوتا کیل راہ کم ہوتا ہے۔
راہ میں ٹھوکر لگے تو بسم اللہ کہے[2]
خولہ بنت حکیم مرفوعاً کہتے ہیں کہ جو کوئی منزل پر اتر پڑا پھر اس نے یہ کہا اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اس کو کوئی چیز نقصان نہ پہونچا سکے گی جب تک کہ اس منزل سے کوچ نہ کرے[3]

نماز سفر سفر میں چار رکعت نماز کے بجائے دو رکعت پڑھی جاتی ہے۔ حدیث حضرت عمر نے فرمایا یہ اللہ کا صدقہ ہے تم اس کو قبول کرو[4]

حدیث ابن عباس رض میں آیا ہے کہ حضرت صلعم راہ چلنے کے درمیان نماز ظہر و عصر کی جمع کرتے اسی طرح مغرب و عشا کو جمع فرماتے[5]
ابن عمر رض کہتے ہیں کہ حضرت صلعم سفر میں نماز پشت سواری پر پڑھتے وہ کسی طرف بھی منہ کرتے آپ نماز کے لئے اشارہ کرتے مگر فرائض اور وتر بھی مراحلہ پر ادا کرتے[6]
انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں کا کوئی شخص بہت دنوں تک سفر میں رہا ہو اور سفر سے لوٹے تو رات کے وقت اپنے اہل خانہ کے پاس نہ آئے[7]
جابر رض سے روایت ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا آدمی کے لئے اپنے

---

[1] ابوداؤد [2] بخاری [3] مسلم [4] مسلم [5] بخاری [6] صحیحین [7] صحیحین

اہل خانہ کے پاس آنے کا سب سے بہتر اور عمدہ وقت وہ ہے جب کہ وہ سفر سے واپس آئے اول شب ہے ؎

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس آتے تو دو رکعت نماز ادا کرتے ؎ اور جب سفر کرتے تو کہتے آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ؎

عورتوں کو مطلق (یعنی تنہا) سفر کرنے سے منع فرمایا۔ رسول اللہ نے فرمایا سفر عذاب کا ٹکڑا ہے۔ کیونکہ معمولی سونے کھانے پینے سب میں فتور ڈال دیتا ہے تو جو اپنے سفر کی حاجت سے فارغ ہو جائے وہ اپنے بال بچوں سے جلد آملے ؎

باہمی تعلقات

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى أَنْ يَكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسٰى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْإِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولٰئِكَ

(مسلمانو) مرد مردوں پر نہ تمسخر کریں عجیب نہیں وہ (خدا کے نزدیک) ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں پر (ہنسیں) عجب نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کو نام دھرو۔ ایمان لائے پیچھے بدتہذیبی کا نام ہی بُرا ہے اور جو ان حرکات کی

؎ ابو داؤد ؎ زاد المعاد (صفحہ ۱۱۳) ؎ سفر السعادت ص ؎ الاسلام ص۸۶

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ
الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ
بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ
اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ

یا نہ آئیں تو وہی ظالم ہیں اے ایمان والو
بہت شک کرنے سے بچے رہو کیونکہ بعض
شک داخل گناہ ہیں اور ایک دوسرے کی
ٹٹول میں نہ رہا کرو اور نہ تم میں سے ایک
ایک کے پیٹھ پیچھے برا کہے بھلا تم میں سے کوئی
اس بات کو گوارا کرےگا کہ اپنے مرے ہوئے
بھائی کا گوشت کھائے یہ تو (یقیناً) تم کو گوارا نہیں تو تہمت کیوں گوارا ہو کہ یہ بھی ایک قسم
کا مردار کھانا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

حضرت ابوہریرہ رضہ رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے
فرمایا (لوگو) تم اپنے آپ کو شک کرنے سے بچاؤ کیونکہ شک کرنا بڑی جھوٹی
بات ہے اور ایک دوسرے کے حالات کی ٹٹول اور باتوں کی تفتیش
میں نہ رہا کرو نہ ایک دوسرے کی ریس کرو نہ باہم حسد کرو نہ بغض و عداوت
رکھو نہ ترک ملاقات کرو اور اے خدا کے بندو سب آپس میں بھائی
بھائی ہو جاؤ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے تو چاہیئے کہ ایک
دوسرے پر ظلم نہ کرے نہ اس کی حمایت و نصرت سے دست کشی (اختیار)
کرے نہ اُسے حقیر جانے آدمی کو اتنی ہی برائی بس کرتی ہے کہ اپنے مسلمان
بھائی کو حقیر جانے ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال اور خون اور آبرو
حرام ہے خدا تمہاری صورتوں اور ڈیل ڈولوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے
دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے اور حضور صلعم نے اپنے سینے کی طرف اشارہ

کرکے فرمایا تقویٰ اس جگہ ہے سنو۔ سنو ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی خرید و فروخت نہ کرے اور خدا کے بندو تم سب بھائی بھائی ہو جاؤ کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک ملاقات رکھے۔ (بحوالہ الحقوق والفرائض) مسلم

زیارت قبور

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ بھی روئے اور جو آپ کے گرد اگرد تھے ان کو رلایا اور فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے اجازت چاہی کہ اپنی والدہ کے لئے بخشش کی درخواست کروں تو مجھے اس کی اجازت نہیں دی گئی پھر ان کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت ملی سو (لوگو) قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ موت کو یاد دلاتی ہے [1]

محمد بن النعمان کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر جمعہ کو اپنے ماں باپ کی یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کریگا وہ بخش دیا جائیگا اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنے والوں کے زمرے میں لکھا جائے گا [2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کی چند قبروں پر گزرے اور ان کی طرف منہ کرکے فرمایا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ [3]	السلام علیکم قبر والو اللہ ہمیں تمہیں دونوں کو بخشے تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں

[1] مسلم (عن ابی ہریرہ رض) [2] مشکوٰۃ [3] ترمذی

باب نہم

عیادت مریض

ابو موسیٰ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بھوکے کو کھلاؤ اور بیمار کی بیمار پرسی کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔[1]

ثوبان رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ایک مسلمان جب اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کو جاتا ہے تو جب تک بیمار پرسی کر کے واپس نہ آئے بہشت کے میوے چننے میں رہتا ہے[2]

جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس کی درازی عمر کے لئے دعا کرو کیونکہ اس سے اس کا دل خوش ہوتا ہے۔[3]

جس نے بیمار کی خبر پرسی کی یا اپنے بھائی سے خدا کی رضامندی کے لئے

---

[1] بخاری [2] مسلم [3] ترمذی

ملاقات کی تو منادی کرنے والا پکارتا ہے کہ (اے شخص) تو پاک ہو گیا اور تیرا چلنا پاک ہوا اور تو نے جنت میں گھر بنا لیا [1]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہؐ کی عادت تھی کہ جب ہم میں سے کوئی آدمی بیمار پڑتا تو اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے چھوتے پھر فرماتے۔

رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُکَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا [2]	لوگوں کے پروردگار (اس) دکھ و تکلیف کو دور کر اور شفا عنایت فرما تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سوا کوئی شفا

نہیں (اور) شفا (بھی وہ عنایت کر جو) کسی بیمار کو (بے دور کئے ہوئے) نہ چھوڑے"

قریب الموت کے پاس بیٹھنا

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب تم بیمار یا قریب الموت کے پاس حاضر ہوا کرو تو دعائے خیر کیا کرو۔ کیونکہ اس موقعہ پر) جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں [3]

رسول اللہ صلعم نے فرمایا اپنے مردوں (یعنی جو قریب الموت ہوں) ان کے پاس کلمۂ لا الٰہ الا اللہ کا ذکر کرو [4]

معقل بن یسار کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا اپنے مردوں کے پاس بیٹھ کر سورۂ یٰسین پڑھا کرو۔

---

[1] ترمذی [2] صحیحین [3] مسلم [4] مسلم (عن ابی سعید وابی ہریرہ)

جنازہ ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم ایک جنازے کے ساتھ ہوئے اور چند آدمیوں کو سوار دیکھا آپ نے فرمایا تم شرم نہیں کرتے کہ خدا کے فرشتے پیدل ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھ پر (سوار ہو) اور دوسری روایت ہے کہ سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل جس طرح چاہے آگے یا پیچھے [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو واحدی کے جنازے کے ساتھ پیدل گئے اور گھوڑے پر واپس آئے۔ [2]

جب تم میں سے کوئی جنازہ (آتے) دیکھے اور اس کے ساتھ نہ چلے تو چاہیے کہ ٹھہر جائے یہاں تک کہ جنازہ آگے نکل جائے یا وہ خود آگے نکل جائے [3] جو شخص جنازہ کے پیچھے چلا اور اُسے تین دفعہ کندھا دے لیا اس نے جنازے کا حق اپنے اوپر سے ادا کر دیا۔

کفن دفن حدیث ابن عباسؓ میں فرمایا ہے کہ مردوں کو سفید کفن دو [4] اور حدیث حضرت علیؓ میں فرمایا ہے کہ گراں قیمت کفن نہ دو [5] عبادہ بن صامت کا لفظ یہ ہے کہ بہتر کفن حلہ ہے [6] (یعنی ایک چادر ایک تہبند یہ ادنیٰ درجہ ہو اور اعلیٰ درجہ تین کپڑے ہیں)

حدیث ابوہریرہ رضؓ میں آیا ہے کہ جو شخص ساتھ جنازہ کے جا کر دفن تک رہتا ہے وہ دو قیراط اجر لے کر پھرتا ہے۔ پھر قیراط برابر احد کے ہوتا ہے

---

[1] ابوداؤد وابن ماجہ [2] الخمسۃ الا البخاری [3] انتخاب لماح ۲۱۸ [4] الخمسۃ [5] نسائی [6] ابوداؤد [7] متفق علیہ

اور جو فقط نماز (جنازہ) پڑھ کر چلا آتا ہے وہ ایک قیراط اجر پاتا ہے [1]

زید بن ارقم نے ایک جنازہ پر چار تکبیریں اور ایک پر پانچ تکبیریں کہیں پھر کہا حضرت صلعم اسی طرح کرتے تھے [2]

ابن عباس رضؓ نے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھی اور کہا تم جان لو کہ یہ سنت ہے [3]

حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے نہیں مرتا کوئی مسلمان پھر کھڑے ہوتے ہیں چالیس شخص اس کے جنازہ پر (یہ لوگ) اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتے مگر اس مردہ کے حق میں اللہ ان کی شفاعت کو قبول کرتا ہے [3]

حضرت عائشہ کا لفظ رفعاً یہ ہے نہیں ہے کوئی مردہ کہ نماز پڑھے اس پر ایک جماعت مسلمانوں کی جن کی گنتی سو تک پہنچے اور وہ سب اس کی شفاعت کریں لیکن ان کی شفاعت حق میں اس مردے کے قبول ہوتی ہے [4]

انسؓ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ نکلا لوگوں نے اس پر ثنا کی حضرت صلعم نے فرمایا واجب ہو گئی، دوسرا جنازہ نکلا اس کو برا کہا فرمایا واجب ہو گئی عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا چیز واجب ہو گئی فرمایا اس کو تم نے اچھا کہا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اس کو برا کہا اس کے لئے آگ واجب ہو گئی

---

[1] مسلم [2] بخاری [3] مسلم [4] بخاری و مسلم

زمین میں تم اللہ کے گواہ ہو[1]

حضرت عائشہ رضہ کی حدیث میں فرمایا ہے کہ تم مردوں کو برا نہ کہو وہ اپنے کئے پہنچ گئے جو آگے بھیجا ہے[1]

ابن عمر رضہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ تم اپنے مردوں کی خوبیوں کا ذکر کرو اور ان کی برائیوں کے بیان سے باز رہو۔[2]

بکا حدیث انسؓ میں آیا ہے کہ حضرتؐ اپنے فرزند ابراہیم کے انتقال پر آنکھ سے روئے[3]

اسی طرح اپنے نواسے فرزند زینب رضی اللہ عنہا کے انتقال پر جب سعد نے پوچھا تو کہا هٰذِهٖ رحمۃ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِي قلوب عِبَادِهٖ فَإنما يرحم اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرحماء

حدیث ابن مسعود میں فرمایا ہے وہ ہم میں سے نہیں جو اپنے منہ پر طمانچے مارے گریبان پھاڑے جاہلیت کا سا بیان کرے۔

اہلیہ ابو موسیٰ سے فرمایا تھا میں بری ہوں اس سے جو سر منڈائے یا بہت چلائے یا کپڑے پھاڑے[4]

انس رضہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نزدیک قبر کے روتی تھی۔ اس کو منع کیا اس نے آنحضرت صلعم کو پہچانا نہ تھا جب اس سے کہا کہ آنحضرت تھے تو وہ آکر عذر کرنے لگی فرمایا۔ انما الصبر عند الصدمۃ الاولیٰ۔

---

[1] بخاری [2] ابو داؤد و ترمذی [3] صحیحین [4] مسلم

زیارت قبر | حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپؐ نے مرض موت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرتا ہے کہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔[1]

جندب کہتے ہیں کہ میں نے سُنا ہے کہ رسول اکرم صلعم فرماتے تھے خبردار ہو کہ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے انبیاء اور صلحاء کی قبروں کو مسجد بنا لیا ہے آگاہ ہو کہ تم قبروں کو مساجد نہ بناؤ میں اس سے تم کو منع کرتا ہوں[2]

شہید | جنگ احد کے مقتولوں کی نسبت رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لوہے اور چمڑے کا سامان ان کے بدن سے اتار کر انہی کپڑوں سمیت خون آلودہ دفن کر دیا جائے[3]

تعمیر قبر | قبر کو گچ کرنے اور اس پر عمارت بنانے بیٹھنے اور لکھنے اور اسے پامال کرنے سے رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا[4]

توشہ | میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں اس کے لواحق اس کا مال اور اس کے اعمال پس دو واپس آجاتے ہیں اور ایک پیچھے رہ جاتی ہے[5] کوئی ایسا شخص نہیں ہے کہ مرے اور پشیمان نہ ہو اگر وہ نیک ہو تو اس بات پر پشیمان ہوتا ہے کہ کیوں زیادہ نیکی نہ کی اگر بد ہے تو اس بات پر پشیمان ہوتا ہے کہ کیوں (بدی) سے باز نہ رہا[6]

---

[1] مشکوٰۃ [2] مشکوٰۃ عن جندب۔ [3] ابوداؤد [4] الجامع الابخاری [5] ترمذی [6] ترمذی [7] ترمذی [8] ترمذی

جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا خاتمہ ہو جاتا ہے سوائے تین چیز کے صدقہ جاری، علم جس سے خلق کو فائدہ پہنچے نیک بخت بیٹا جو اس کے واسطے دعا کرے۔[19]

حاضری جب حضرت جعفر رضہ کی موت کی خبر آئی تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جعفر رضہ کے کنبے کے واسطے کھانا تیار کرو۔ کیوں کہ ان پر ایسی آفت آئی ہے جو انھیں معروف رکھے گی۔[20]

تعزیت جناب عبداللہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جس نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی اس کو اجر ہے اس کے برابر۔[21]

جس نے کسی ایسی عورت کی تعزیت کی جس کا بچہ مرگیا ہے تو اس کو جنت کی ایک چادر اوڑھا دیں گے۔ (عن ابوہریرہ)

خدمت میت حدیث ابی رافع میں مرفوعاً آیا ہے جس نے کسی میت کو نہلایا پھر اس کے عیب کو چھپایا اللہ اس کے چالیس گناہ کبیرہ بخشے گا جس نے قبر کھودی کسی اپنے بھائی کی یہاں تک کہ اس کو اندر اس کے چھپایا تو گویا اس نے اس کو گھر میں رکھا یہاں تک کہ وہ مبعوث ہو۔[22] حاکم نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ جس نے کفن کیا (کفنایا) کسی میت کو پہناوے گا اللہ اس کو جنت کا سلاس و استبرق۔

ایصال ثواب والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان

---

[19] المنذر الا البخاری [20] ابوداؤد [21] ترمذی

ابو سعید مرفوعاً کہتے ہیں جو کوئی ایک آیت قرآن کی یا ایک مسئلہ علم کا کسی کو سکھاتا ہے اللہ تعالیٰ[۲۲] اس کا ثواب تا قیامت جاری رکھتا ہے۔ انسؓ نے مرفوعاً کہا ہے۔ یہ اُمت مری اُمت مرحومہ قبروں میں گناہ لے کر داخل ہوتی ہے۔ جب نکلے گی بے گناہ نکلے گی۔ بسبب مومنوں کے استغفار کے ان کے گناہ دور ہو جائیں گے۔ ابو جہال نے کہا قبر میں مردہ کو کوئی تحفہ استغفار کثیر سے زیادہ تر رفیق نہیں ہوتی[۲۳] اللہ تعالیٰ بہشت میں بندہ صالح کا درجہ بلند کرتا ہے۔ (تو) وہ (بندہ) کہتا ہے اے رب یہ درجہ مجھ کو کہاں ملا۔ اللہ فرماتا ہے بسبب تیرے فرزند کے۔ تیرے واسطے استغفار کرنے کے[۲۴]

جس نے کوئی طریقہ نیک جاری کیا اس کو ثواب اس نیکی کا اور جو کوئی اس پر عمل کرے گا اس کا ثواب ملے گا۔ بدون اس کے کہ اس شخص کا ثواب کم ہو اور جو کوئی طریقہ بد جاری کرے گا۔ اس کو گناہ اس عمل کا اور گناہ اس کا جو اس پر عمل کرے گا۔ بدون اس کے کہ اس شخص کا گناہ کچھ کم ہو (اس کو) ملے گا۔[۲۵]

سفیان کہتے ہیں جس طرح زندے کھانے پینے کے محتاج ہیں اسی طرح مردے زیادہ محتاج رہتے ہیں دعا کے (یعنی دوسرے لوگوں کی دعائے مغفرت کے منتظر رہتے ہیں) رواہ ابن ابی دنیا۔

عـ۲۲ ابن عساکر عـ۲۳ اصبہانی عـ۲۴ طبرانی (عن ابوہریرہ) عـ۲۵ مسلم عـ۲۶ طبرانی فی الاوسط

عقبہ بن عامر نے کہا ہے ایک عورت نے حضرت سے پوچھا میں اپنی ماں کی طرف سے حج کروں فرمایا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی کہا ہاں۔ فرمایا حج کر[۲۶]

---

[۲۶] طبرانی

باب دہم

وصیت

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ
الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ
لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ
حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ
مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ
يُبَدِّلُونَهُ ؕ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ
فَمَنْ خَافَ مِن مُّوصٍ جَنَفًا أَوْ
إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

(سورۂ بقرہ ع ۲۲)

(مسلمانو) تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم میں
سے کسی کے سامنے موت آموجود ہو (اور
وہ کچھ مال چھوڑنے والا ہو تو ماں باپ اور
رشتے داروں کے لئے واجبی طور پر وصیت
(کر مرے) جو (خدا سے) ڈرتے ہیں ان پر
حق ہے پھر جو وصیت کے سننے کے پیچھے اسے
کچھ کا کچھ کر دے تو اس کا گناہ ان ہی لوگوں
پر ہے جو وصیت کو بدلیں بے شک اللہ (سب
کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے اور جس
کو وصیت کرنے والے کی طرف سے (کسی خاص

شخص کی) طرف داری یا (کسی کی) حق تلفی کا اندیشہ ہوا ہو اور وہ وارثوں میں میل کرا دے تو ایسی صورت میں وصیت کے بدلنے کا اس پر کچھ گناہ نہیں ہے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ

(مسلمانو) تمہاری اولاد کے (حصوں کے بارے میں اللہ تم سے کہے رکھتا ہے کہ لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ (دیا کرو) پھر اگر لڑکیاں (دو یا) دو سے بڑھ کر ہوں تو ترکہ میں ان کا (حصہ) دو تہائی اور اگر اکیلی ہو تو اس کو آدھا اور میت کے ماں باپ کو (یعنی) دونوں میں ہر ایک کو ترکہ کا چھٹا حصہ اس صورت میں کہ میت کی اولاد ہو اور اگر اس کے اولاد نہ ہو اور اس کے وارث (صرف) ماں باپ ہوں، تو اس کی ماں کا حصہ ایک تہائی (باقی باپ کا) لیکن اگر (ماں باپ کے علاوہ) میت کے (ایک سے زیادہ) بھائی (یا بہنیں) ہو تو ماں کا چھٹا حصہ یعنی باقی سب باپ کا) اور بھائیوں کو کچھ نہیں مگر یہ (حصے) میت کی وصیت (کی تعمیل) (اور ادا دئے) قرض کے بعد دئے جائیں۔" یہ پورا رکوع میراث کے متعلق ہے۔

ہر مسلمان پر جس کے پاس کوئی چیز وصیت کرنے کے لائق ہو اس پر حق ہے کہ دو راتیں بسر نہ کرے مگر وصیت اس کے پاس اسکی

لکھی رکھی ہو[1]

انس بن مالکؓ کہتے ہیں (کہ) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس (حاضر) تھے ایک آدمی نے آکر کہا کہ فلاں شخص مرگیا۔ آپ نے فرمایا ابھی تو (وہ) ہمارے پاس تھا (لوگوں نے کہا (جی) ہاں فرمایا سبحان اللہ گویا غضب کا (موت کا) پکڑنا ہے محروم وہ ہے جو وصیت کرنے سے محروم رہا ہے[2]

ابو سعید خدریؓ کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے آدمی اگر اپنی حیات وصحت میں ایک درہم خیرات کرے تو سو درہم کی خیرات کرنے سے مرتے وقت بہتر ہے[3]

ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا کون صدقہ بڑا ہے (اجر میں) فرمایا یہ کہ صدقہ دے تو اور تندرست ہو بخیل نہ ہو محتاجی سے نہ ڈرے، تونگری کی امید رکھے اتنی دیر نہ کر کہ جب جان گلے میں پہونچے تب تو کہے فلاں کو یہ دو فلاں کو وہ دو، وہ تو اس فلاں کا پہلے ہی ہو چکا ہے[4]

عدت

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ

اور تم میں سے جو لوگ مرجائیں اور بیویاں چھوڑ مریں تو (عورتوں کو چاہیے کہ) چار مہینے دس دن اپنے تئیں روکے رہیں، پھر جب اپنی (عدت کی) مدت پوری کرلیں

---

[1] مسلم (عن ابن عمر) [2] ابن ماجہ [3] ابویعلی [4] ابوداؤد [5] بخاری ۱۲۰

عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔ تو جائز طور پر جو کچھ اپنے حق میں کریں اسکی تم (وارثان میت) پر کچھ الزام نہیں اور تم لوگ جو کچھ (بھی) کرتے ہو اللہ کو اسکی خبر ہے۔

سوگ ام عطیہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کوئی عورت تین روز سے زیادہ میت پر سوگ نہ کرے ہاں خاوند کے مرجانے پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرنا چاہیے کہ رنگین کپڑا نہ پہنے لیکن اگر ایسا کپڑا ہو کہ بنے جانے سے پہلے اس کا تانا یا بانا رنگین ہے تو اس کے پہننے کا مضائقہ نہیں اور نہ سرمہ لگائے نہ خوشبو کو چھوئے مگر حیض سے پاک ہو جائے تو تھوڑا عود ہندی یا اظفار استعمال میں لانا درست ہے۔ (صحیحین)

بالوں اور ہاتھوں کو مہندی بھی نہ لگائے (ابوداؤد)

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو (سوگ میں) رخساروں پر طمانچے مارے اور گریبان چاک کرے اور جاہلوں کے سے بیان کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے (مشکوٰۃ عن عبداللہ بن مسعود)

رسول اکرم صلعم نے اس جنازہ کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے جس کے ساتھ رونے اور چلانے والی عورتیں ہوں (مشکوٰۃ)

نبی اکرم صلعم نے بعد شہادت حضرت جعفر طیارؓ کے ان کے اہل و عیال کو تین روز کی مہلت دی پھر ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بھائی پر آج کے بعد گریہ وزاری نہ کرو اور فرمایا کہ برادرزادوں کو بلاؤ ہم کو بلوایا گیا ہم اس وقت بچے تھے اور فرمایا کہ حجام بلواؤ ہماری سب کی اصلاح

ہوادی گویا سوگ ختم ہوگیا۔

رضاعت

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (سورۂ بقرہ) ع ۳۰

اور جو شخص (بی بی کو طلاق دے بیٹھے اپنی اولاد کو) پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے تو اس کی خاطر مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس دودھ پلائیں اور جس کا بچہ ہے (باپ) اس پر دستور کے مطابق ماؤں کا کھانا کپڑا دینا لازم ہے کسی شخص کو تکلیف نہ دی جائے مگر وہیں تک کہ اسکی گنجائش ہو ماں کو اس کے بچہ کی وجہ سے نقصان نہ پہونچایا جائے اور نہ اس کو جس کا بچہ ہے (یعنی بچہ کے باپ کو) اسکے بچے کی وجہ سے اور (دودھ پلانے کا نان نفقہ جیسا اصل باپ پر) ویسا اس کے وارث پر پھر اگر وقت سے پیشتر ماں باپ) دونوں اپنی مرضی اور صلاح سے (دودھ) چھڑانا چاہیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں اور اگر تم اپنی اولاد کو (کسی دایہ سے دودھ پلوانا چاہو تو اس میں بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ جو تم نے دستور مطابق ماؤں کو دینا کیا تھا ان کے لئے کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جانتے رہو جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتا ہے۔

دعائے مغفرت

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ

حدیث

سفیان کہتے ہیں جس طرح زندے محتاج ہوتے ہیں طرف کھانے پینے کے اسی طرح مردے زیادہ تر محتاج ہوتے ہیں طرف دعا کے (رواہ ابی الدنیا)

انسؓ نے مرفوعاً کہا ہے یہ امت میری امت مرحومہ ہے۔ قبروں میں گناہ لے کر داخل ہوتی ہے مگر جب نکلے گی تو بے گناہ نکلے گی ان کے گناہ مومنوں کے استغفار کے سبب دور ہو جائیں گے[1]

عطا نے کہا کہ بعد موت کے ثواب عتق و حج و صدقہ کا پہنچتا ہے

حضرت امام محمد باقرؒ کہتے ہیں کہ علی مرتضیٰ ع کی طرف سے امام حسنؓ و حسینؓ آزاد کیا کرتے تھے۔

حجاج بن دینار مرفوعاً کہتے ہیں منجملہ بر والدین کے ایک یہ بات ہے کہ نماز پڑھے ان کے لئے ہمراہ اپنی نماز کے اور روزہ رکھے ان کے لئے ساتھ اپنے روزے کے اور صدقہ دے ان کی طرف سے ہمراہ اپنے صدقہ کے۔ (رواہ ابن ابی شیبہ)

حضرت عائشہ سے مرفوعاً آیا ہے جو کوئی مر گیا اور اس پر روزے تھے تو واجب ہے کہ روزہ رکھے اس کی طرف سے اس کے قریب اس کا[3]

بریدہ رضؓ نے کہا کہ ایک عورت نے حضرت صلعم سے پوچھا میری

---

[1] مسلم [2] طبرانی فی الاوسط [3] صحیحین

ماں پر دو مہینے کے روزے واجب تھے میں اگر اس کی طرف سے روزہ رکھوں تو اس کو کفایت کریں گے فرمایا ہاں اس نے کہا میری ماں نے حج نہیں کیا تھا اگر میں اس کی طرف سے حج کردوں اس کو کافی ہوگا۔ فرمایا ہاں [1]

حضرت عائشہ صدیقہ رض کہتی ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ اے رسول خدا میری ماں ناگہاں مرگئی کچھ وصیت نہ کرسکی مجھ کو گمان ہے کہ اگر کچھ بات کہہ لیتی تو صدقہ دیتی اس کو کچھ ثواب ملے گا اس کی طرف سے میں کچھ تصدق کردوں (آپ نے) فرمایا ہاں [2]

سعد بن عبادہ رض نے کہا اے رسول خدا میری ماں مرگئی اور میں حاضر نہ تھا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں (تو) اس کو کچھ ثواب ہوگا (آپ نے) فرمایا ہاں۔ سعد نے کہا کہ میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میرا باغ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ [3]

دوسرا لفظ یہ ہے کہ میری ماں مرگئی کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی کا صدقہ سعد نے ایک کنواں کھدوایا کہا اس کا ثواب ام سعد کو ہے

ابن عمر رض نے کہا کہ حضرت نے فرمایا ہے تم میں جب کوئی صدقہ نفل کرے تو اس کو اپنے ماں باپ کی طرف ٹھہرائے اس کا ثواب اس کے ماں باپ کو پہونچے گا اور اس کے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا۔ [4]

---

[1] مسلم [2] بخاری [3] بخاری [4] رواہ احمد واصحاب السنن الاربعہ [5] طبرانی

عقبہ بن عامر رضؓ نے کہا کہ ایک عورت نے حضرت صلعم سے پوچھا میں اپنی ماں کی طرف سے حج کروں فرمایا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی کہا ہاں فرمایا حج کر[1]

بزار و طبرانی نے بسند حسن انس سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلعم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اپنے باپ کی طرف سے حج کرے ابوہریرہ رضؓ کا یہ لفظ ہے کہ حضرت نے فرمایا جو کوئی حج کرتا ہے مردہ کی طرف سے تو حاجی کو بھی اتنا ثواب ہوتا ہے[2]

جنازہ لیجانا

حدیث ابوہریرہ رضؓ میں مرفوعاً آیا ہے تم جلدی کرو جنازہ میں اگر نیک ہے تو تم اس کو طرف خیر کے لئے جاتے ہو اور اگر کچھ اور طرح پر ہے تو ایک شر کو اپنی گردنوں سے اتار کر رکھتے ہو رواہ الشیخان،،

ابن مسعود نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا کہ جنازہ کے ہمراہ کس طرح چلیں (آپ نے فرمایا دوڑنے سے کچھ کم اگر خیر ہے تو ادھر جلدی لیجانا چاہیئے۔ اگر اور طرح پر ہے تو اہل نار کو دور کرنا اچھا ہے[3]

آداب دفن

عثمان بن عفان کی حدیث میں آیا ہے کہ جب رسول اللہ دفن میت سے فارغ ہوتے اور کھڑے ہو کر فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے تم استغفار کرو اس کے واسطے ثابت (قدم اسلام پر) رہنا مانگو وہ اس وقت سوال کیا جاتا ہے[4]

---

[1] طبرانی [2] طبرانی [3] ابوداؤد [4] ابوداؤد

لحد ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رفعاً کہا ہے کہ لحد ہمارے لئے ہے اور شق ہمارے غیر کے لئے (رواہ اہل السنن الاربع واحمد)

ہشام بن عمر نے کہا حضرت صلعم نے دو دو تین تین شہداء احد کو ایک قبر میں دفن کرائے (رواہ احمد واصول السنن)

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت کو جانب سر سے قبر میں رکھا تھا رواہ الشافعی یہ فعل صحابہ کا تھا سنت یہ ہے کہ جانب پائیں سے قبر میں اتارے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میت کو قبر میں رکھتے تو کہتے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ دوسری روایت میں عَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ آیا ہے (رواہ احمد واہل سنن)

حدیث جعفر بن محمد عن ابیہ میں مرسلاً آیا ہے کہ تین لپ بھر کے دونوں ہاتھوں سے ڈالے اور پانی چھڑکا اور کنکریاں بچھائیں۔ (رواہ فی شرح السنۃ)

اور حدیث مطلب بن ابی وداعہ میں آیا ہے کہ عثمان بن مظعون کی قبر پر نزدیک سر کے ایک بھاری پتھر رکھا اور فرمایا اُعْلِمُ بِهَا قَبْرَ اَخِیْ وَ اَدْفِنُ اِلَیْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِیْ[1]

حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا (صدیقہ) میں فرمایا ہے توڑنا مردے کی ہڈی کا ویسا ہی ہے جیسے کہ توڑنا زندہ کی ہڈی کا۔

---

[1] ابوداؤد

ابن عمرؓ کہتے ہیں جب تم میں کوئی مرے تو پڑھو یعنی بعد دفن کے نزدیک اس کے سر کے فاتحہ بقرہ اور نزدیک پاؤں کے خاتمہ بقرہ[1]
عبدالرحمٰن بن ابی بکر کا انتقال حبشے میں ہوا تھا یہ ایک موضع ہے عراق میں ان کو مکہ میں لاکر دفن کیا[2]

شہید کے گھر کھانا لے جانا

عبداللہ بن جعفرؓ کہتے ہیں جعفر کے شہید ہونے کی خبر آئی فرمایا کہ آل جعفرؓ کے لئے کھانا تیار کرو وہ مشغول ہیں[3]

تعظیم جنازہ

حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہماری طرف سے ایک جنازہ کا گذر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوگئے اور ہم بھی کھڑے ہوگئے مگر بعد کو ہم نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلعم وہ تو یہودی کا جنازہ تھا، فرمایا جب تم جنازہ دیکھا کرو تو کھڑے ہو جایا کرو (بخاری)

صبر کرنا

حدیث ابوہریرہؓ میں اولاد نابالغ کے مرنے پر صبر کرنے سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے[4]

قرآن پڑھنا

شعبی رضؓ نے کہا انصار میں جب کوئی مرجاتا تو آس قبر کی طرف جاکر اس کے لئے قرآن پڑھتے (رواہ الخلال)

موتے کو برا نہ کہا جائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلعم کا ارشاد گرامی ہے کہ تم مردوں

---

[1] بیہقی [2] ترمذی (عن ابن ابی ملیکہ) [3] ترمذی [4] بخاری

کوگالیاں نہ دو اور برا نہ کہو کیونکہ وہ اپنے کئے کو پہونچ گئے۔

رونا رولانا حضرت ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے مردے پر چلّانے والی عورت اور نوحہ سننے والی عورت دونوں پر لعنت کی ہے [۱]

عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں سنتے ہو کہ آنکھ کے آنسو نکلنے نیز دلی غم پر اللہ تعالیٰ کسی کو عذاب نہیں کرتا۔ اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا مگر اس کے باعث اللہ تعالیٰ عذاب کرتا ہے [۲]

ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلعم نے لعنت کی ہے ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کریں اور ان لوگوں پر جو قبروں کو مسجدیں بنالیں اور ان پر چراغ جلائیں [۳]

جابر رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یا اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی پرستش کی جائے۔ اللہ کا غضب اس قوم پر زیادہ ہوتا ہے جو اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیتی ہے۔

بریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم ان کو تعلیم دیتے تھے کہ جب تم مقبروں کی طرف جاؤ تو کہو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الدِّیَارِ

---

[۱] بیہقی [۲] ترمذی رعن ابن ابی ملیکہ [۳] مشکوٰۃ رعن ابن عباس

من المومنین والمسلمین وانا انشاء اللہ لکم لاحقون نسال اللہ لنا ولکم العافیہ [1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر جمعہ کو اپنے والدین کی یا ان میں سے کسی کی قبر کی زیارت کرے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور ابرار میں لکھ لیا جاتا ہے [2]

نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ اس سے دنیا میں زہد کی ترغیب ہوتی ہے اور آخرت کو یاد دلاتی ہے۔

ابوالہیاج اسدیؓ کہتے ہیں حضرت علی رضؓ نے مجھ سے کہا تجھ کو اس کام پر بھیجوں جس پر مجھ کو آنحضرت صلعم نے بھیجا تھا۔ (کہ) کوئی صورت مت باقی چھوڑ لیکن اس کو مٹا دے اور نہ کوئی قبر بلند کر مگر اس کو برابر کر دے (زمین سے) [3]

حدیث جابر رضؓ میں نہیں آئی ہے قبر پر گچ کرنے اور اس پر لکھنے اور بیٹھنے سے [4] اور حدیث ابی مرثد غنوی میں نہیں فرمائی ہے، قبر کے پاس نماز پڑھنے سے [5]

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے جو خود اپنا گلا گھونٹ لے وہ دوزخی ہے جو خود اپنے تیر مار لے (وہ بھی) دوزخی ہے [6]

---

[1] مشکوٰۃ [2] مشکوٰۃ من محمد [3] مسلم [4] مسلم [5] مسلم [6] بخاری

رفیق قبر

جب آدمی مرجاتا ہے تو عمل اس کا منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیزیں ایک صدقہ جاریہ (یعنی وقف) دوسرے وہ علم جس سے لوگ نفع لیں (یعنی بعد مرنے کے اس کے علم سے فائدہ حاصل کریں مثلاً شاگرد چھوڑ جائے یا کتابیں تصنیف کرجائے) تیسرے نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے [1]

ابوسعید رضؓ مرفوعاً کہتے ہیں کہ جو کوئی آیت قرآن کی یا ایک مسئلہ علم کسی کو سکھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ثواب اس کا قیامت تک جاری رکھتا ہے۔

(رواہ ابن عساکر)

انس رضؓ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت صلعم نے کہا کہ جب کوئی مرتا ہے تین چیزیں اس کے ساتھ جاتی ہیں۔ اہل، مال، عمل، پھر دو چیزیں پھر آتی ہیں فقط ایک عمل اس کے پاس رہ جاتا ہے [2]

یزید بن منصور نے کہا مرد قرآن خواں کے پاس جب فرشتے عذاب کے آتے ہیں تاکہ روح کو قبض کریں قرآن نکل کر کہتا ہے:۔ اے رب یہ میرا مسکن ہے جس میں تو نے مجھ کو بسایا تھا۔ اللہ کہتا ہے قرآن کو اس کا گھر دیدو (رواہ ابن ابی الدنیا)

ابو نہال رضؓ نے کہا ہے قبر میں مردہ کو کوئی شے استغفار سے زیادہ تر رفیق نہیں ہوتی ہے (رواہ الاصبہانی)

---

[1] مسلم (حدیث ابوہریرہ مرفوعاً) [2] بخاری و مسلم۔

جریر بن عبداللہ مرفوعاً کہتے ہیں جس نے کوئی طریقہ نیک جاری کیا یعنی کسی حسنہ کا رواج دیا اس کو ثواب اس نیکی کا اور جو کوئی اس پر عمل کرے گا اس کا ثواب ملیگا بدون اس کے کہ اس شخص کا ثواب کم ہو اور جو کوئی طریقہ بد جاری کرے گا یعنی عمل بد کا رواج دیگا اس کو گناہ اس عمل کا اور گناہ اس کا جو اس پر عمل کرے گا، بدون اس کے کہ ہے گا کہ اس شخص کا گناہ کچھ کم ہو سلہ

ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتیں میری امت میں کفر کی ہیں جن کو لوگ نہیں چھوڑتے ان میں سے چلا کر رونے کی بابت فرمایا کہ چلا کر رونیوالی عورت نے مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت کے دن چیڑے کے تیل کا لباس پہنا اٹھائی جائے گی اور اس کی اوڑھنی خارشی کی ہو گی سلہ

حضرت ابوموسیٰ رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مردے پر جو لوگ کھڑے ہو کر یہ کہتے ہیں کہ ہائے پہاڑ اور اے میرے سردار اور اسی طرح کی بڑائی کی باتیں (کہتے ہیں) تو اللہ اس مردے کے لئے دو فرشتہ مقرر کرتا ہے جو مردہ کی چھاتی پر گھونسے مارتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول خدا م کی بیٹی

سلہ مسلم سلہ مسلم

حضرت بی بی زینبؓ کا انتقال ہوا تو عورتیں چلا چلا کر رونے لگیں۔ امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ نے عورتوں کی اس حرکت پر ان کو کوڑے مارنے شروع کئے، فجعل عمر یضربھن بسوطہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر کو ہٹا کر فرمایا کہ عمرؓ گھر جاؤ، پھر عورتوں سے خطاب فرمایا کہ تم شیطانی آواز سے بچو آنکھ سے آنسوؤں کا جاری ہونا اور دل سے غم ہونا یہ اضطراری حالت ہے اور اللہ عزوجل کی طرف سے رحمت ہے مگر ہاتھ سے پیٹنا زبان سے چلانا رونا یہ سب شیطان کی طرف سے ہے۔[1]

طبرانی نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا رونے پیٹنے والی عورتوں کی دوزخ میں دو قطاریں بنائی جائیں گی۔ ایک قطار داہنی طرف ہوگی اور ایک بائیں طرف اور نوحہ کرنے والی عورتیں کتوں کی طرح دوزخیوں پر نوحہ وبکا کریں گی ان کو روئیں گی بھونکیں گی۔

حضرت بی بی زینب فرماتی ہیں کہ جب ام المومنین ام حبیبہ کے والد ابوسفیان کا انتقال ہوا تو میں ان کے پاس گئی تھی بی بی ام حبیبہ نے خوشبو منگائی اس میں زعفران کی زردی اور کوئی چیز ملی ہوئی تھی وہ خوشبو اپنی باندی کے ملی اور پھر اپنے رخساروں پر ملی اور فرمایا کہ خدا کی قسم مجھ کو خوشبو کی حاجت نہیں تھی مگر میں نے رسول خدا کو

---

[1] ترمذی [2] مشکوٰۃ

یہ فرماتے سنا ہے کہ جو عورت خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھے اس کو کسی مردے کا سوگ تین دن سے زیادہ اور شوہر کے سوگ میں چار مہینہ دس دن سے زیادہ بیٹھنا حلال نہیں۔ لہ

آداب قبرستان

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً کہا ہے جس کسی کا گذر مقابر پر ہو اور وہ گیارہ بار قل ہو اللہ احد پڑھ کر ثواب اس کا اموات کو بخشے تو اس کو بعدد مردگان ثواب دیا جاتا ہے۔ (رواہ ابو محمد السمرقندی)

ابو ہریرہ کا لفظاً مرفوعاً یہ ہے جو کوئی مقابر میں جا کر فاتحہ و قل ہو اللہ احد والھکم التکاثر پڑھے، اور کہے یہ جو میں نے پڑھا ہے اس کا ثواب میں نے مومنین و مومنات و اہل قبور کو دیا تو وہ سب مُردے اسکے لئے اللہ کیطرف شفیع ہوتے ہیں رواہ ابو القاسم

انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہیں جو کوئی قبرستان جا کر سورۂ یٰسین پڑھے تو مردوں سے تخفیف عذاب کی کردی جاتی ہے۔ اور مردوں کی تعداد کے موافق اس کو نیکیاں ملتی ہیں (رواہ عبد العزیز صاحب الخلال)

قرطبی نے کہا ہے حضرت نے فرمایا ہے مردوں پر سورۂ یٰسین پڑھو جمہور کہتے ہیں کہ موت کے وقت پڑھنا چاہیئے۔

عبد الواحد مقدسی نے کہا کہ قبر کے پاس پڑھیں محب طبری نے کہا کہ دونوں حال میں پڑھیں۔

احیاء العلوم میں امام احمد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جب مقابر میں جاویں تو فاتحہ و معوذ تین و قل ہو اللہ احد پڑھ کر اہل مقابر کے لئے ثواب اسکا دیں وہ انکو پہونچتا ہے۔

لہ صحاح ستہ لہ قضیۃ المقدور علی فقۃ المقصور صفحہ ۷، تا ۹،

باب یازدہم

اکتساب معاش

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ۔ (بقر)

اس کے معنی کچھ حرج نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل چاہو یعنی مثلاً تجارت سے کوئی فائدہ حاصل کرو۔

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا (نبا)

اور ہم نے رات کو لباس بنایا اور دن کو روزی کے لئے بنایا۔

وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ (مزمل)

اور دوسرے وہ ہیں کہ زمین میں سفر کرتے ہیں اللہ کے فضل سے روزی کے طلبگار ہیں۔

حلال روزی کا پیدا کرنا فرض ہے بعد فرائض کے۔[1]

---

[1] خیر المواعظ (عن عبداللہ ابن مسعود) بیہقی

ابن عمر کہتے ہیں جس (کسی نے) دس درہم کو ایک کپڑا خریدا۔ (اگر) اس میں ایک درہم حرام (کا) ہے تو اللہ نماز (اس کی) قبول نہیں کرتا جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر رہے۔[1]

لوگوں نے دریافت کیا "کہ یا رسول اللہ کونسی کمائی سب سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ کی محنت کی کمائی اور ہر تجارت جس میں کذب اور خیانت نہ ہو (رافع)[2]

اس سے بہتر حلال کا کھانا کوئی نہیں کھا سکتا جو اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتا ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی ہو کھاتے تھے۔[3]

جو شخص گداگری سے بچنے اور اپنے اہل وعیال کی پرورش کرنے اور ہمسائیوں کی خبرگیری کے لئے حلال طریقہ سے دنیا طلب کرے خدائے تعالیٰ کے پاس وہ ایسی حالت میں جاوے گا کہ اس کا چہرہ بدر منیر کی طرح چمکتا ہوا ہوگا۔[4]

تم میں سے کسی شخص کا لکڑیوں کا گٹھہ اپنی کمر پر لانا کسی دوسرے شخص سے سوال کرنے سے بہتر ہے کہ وہ دے یا نہ دے۔[5]

تم میں سے کسی کو نہیں چاہئے کہ تلاش معاش سے بیٹھ رہے اور پڑھا کرے اللھم ارزقنی کیونکہ تم جانتے ہو کہ آسمان سے سونا

---

[1] بیہقی بسند ضعیف [2-3] احیاء العلوم [4] بخاری [5] احیاء العلوم

چاندی نہیں برستا[1]

امام احمد بن حنبل سے جب لوگوں نے پوچھا کہ آپ اس شخص کے حق میں کیا کہتے ہیں کہ جو اپنے گھر یا مسجد میں بیٹھا رہے اور کہے کہ میں کچھ نہ کروں گا جب تک میرے پاس رزق آپ سے نہ آئے تو انھوں نے یہ جواب دیا کہ ایسا شخص علم دین سے جاہل ہے کیا اس نے نبی صلعم سے نہیں سنا کہ خدائے پاک نے میرا رزق میرے تیرے کے سایہ ملے مقرر کیا ہے اور یہ قول بھی نہیں سنا کہ پرندے صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر آتے ہیں یعنی وہ رزق کی تلاش میں نکلتے ہیں[1]

"تمام اعمال میں افضل کسب حلال ہے"

حضور نے فرمایا کہ جو شخص اپنے عیال کے لئے جائز رسائل سے مال حاصل کرے اس کا مرتبہ اس شخص کے برابر ہے کہ جو خدا کی راہ میں جہاد کر رہا ہے اور جو شخص جائز طور پر پاکدامنی کے ساتھ دنیا طلب کرتا ہے اس کا درجہ مثل شہیدوں کے ہے[2][3]

خدا تعالیٰ اس بندے کو دوست رکھتا ہے جو نوکری اس لئے اختیار کرے کہ لوگوں کا محتاج نہ ہو۔

ان اللہ یحب المومن المحترف — خدا تعالیٰ پیشہ ور مسلمانوں کو دوست رکھتا ہے[4]

---

[1] احیاء العلوم [2] احیاء العلوم [3] المدینۃ والسلام صفحہ ۸۰۱ [4] احیاء العلوم

انس کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے طلب کرنا حلال کا ہر مسلمان پر واجب ہے عله

ابن عمر مرفوعاً کہتے ہیں چار چیزیں ہیں جب تجھ میں ہوں تو جب کچھ بھی دنیا سے فوت ہو جاوے (تو) تجھ کو کچھ ڈر نہیں۔ ایک امانت دوسرے سچی بات تیسرے اچھی عادت چوتھے عفت لقمہ عله

ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ فرمایا: آویگا لوگوں پر ایک زمانہ کہ آدمی پروا نہ کرے گا کہ کہاں سے لیا ہے اس نے) حلال سے یا حرام سے عله

اور بعض نے اتنا اور زیادہ کہا ہے کہ پھر اس وقت اس کی دعا قبول نہ ہوگی۔

قال رسول الله صلعم من الذنوب لا یکفرها الا الهم فی طلب المعیشة	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بعض گناہ ایسے ہیں کہ طلب معاش میں کوشش کرنے ہی سے پاک ہوتے ہیں
الصدوق یحشر یوم القیامة مع الصدیقین والشهداء	سچا سوداگر قیامت کے دن صدیقوں و شہیدوں کے ساتھ محشور ہوگا۔

جو شخص دنیا کو بوجہ حلال سے اس لئے ڈھونڈتا ہے کہ سوال کرنے سے بچے اور اپنے بال بچوں کی خبر لے اور ہمسایہ کے ساتھ ہمدردی کرے وہ خدا سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کا منہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔

عله احیاء العلوم عله مشکوٰۃ عن ابن مسعود

روایت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے ایک شخص کو دیکھا کہا تو کیا کرتا ہے کہا عبادت۔ کہا تیری خبر گیری کون کرتا ہے۔ کہا میرا بھائی۔ کہا تیرا بھائی تجھ سے بڑا عبادت کرنے والا ہے۔

زید بن سلمہ اپنی زمین میں پیڑ لگا رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ ایسا ہی چاہیے اگر تو لوگوں سے بے غرض رہے گا تو تیرا دین زیادہ محفوظ رہے گا اور تیری عزت ان میں زیادہ ہو گی جیسا کہ تمہارے دوست حیحہ شاعر کا قول ہے۔ بھائیوں میں دولتمند ہی معزز ہوتا ہے۔

عمر فاروق کہا کرتے تھے کہ میں موت کے آنے کی جگہ اس جگہ سے بہتر سمجھتا جہاں اپنے کنبے کے لئے بازار میں لین دین کر رہا ہوں[1]

فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے لوگو کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہی جو تم کو جنت سے قریب اور دوزخ سے دور کرے کہ اس کا میں نے تم کو حکم نہ کیا ہو اور ایسی بھی کوئی شے نہیں رہی کہ تم کو آگ سے قریب اور جنت سے دور کرے جس سے میں نے تم کو منع نہ کیا ہو۔ روح الامین نے میرے دل میں ڈالا ہے کہ کوئی شخص ہرگز نہیں مریگا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرے۔ پس اللہ کے غضب سے ڈرتے رہو اور روزی تلاش کرنے میں خوب کوشش کرو اور تنگی معاش تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ ناجائز یعنی معاصی کے ذریعہ روزی پیدا کرو۔ جو چیز

---

[1] احیاء العلوم

اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے وہ بے اس کی اطاعت کے حاصل نہیں ہوتی [1]

تم میں سے جو شخص مال سے اپنے دین اور اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کر سکے ضرور کرے [2]

ان الخیر للمومن فی آخر الزمان سعادۃ [3] آخر زمانہ میں مالدار ہونا مومن کیلئے سعادت ہوگی

خدا سے تقویٰ کرنے میں مال سے اچھی مدد مل سکتی ہے"۔ دنیا کو برا نہ کہو ایک مومن کے لئے دنیا کو ایک اچھی سواری سمجھو جس پر سوار ہو کر وہ بھلائی حاصل کر سکتا ہے اور برائی سے نجات پا سکتا ہے۔

اپنے پس ماندوں کو مفلس اور لوگوں کا دست نگر چھوڑ جانے سے بہتر ہے کہ ان کو مالدار چھوڑ دے [4]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا ایک اچھی سواری ہے تم اس پر سوار ہو جاؤ وہ تم کو آخرت میں پہنچا دیگی [5]

تم میں بہتر وہی ہے جو نہ آخرت کی وجہ سے دنیا کو چھوڑے اور نہ دنیا کی وجہ سے آخرت کو چھوڑے بلکہ اس کو بھی لے اور اس کو بھی [6]

حلال کا طلب کرنا بمنزلہ جہاد کے ہے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ رسول خدا صلعم صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے لوگوں نے ایک چست و چالاک اور قوی نوجوان کو دیکھا جو سخت محنت کر رہا تھا۔

---

[1] مشکوٰۃ عن ابن مسعود [2] ابو داؤد عن ابی سعد [3] صحیحین قال سعد [4] المدینۃ دار الاسلام صفحہ ۱۰۰ تا ۱۱۱

انھوں نے کہا افسوس ہے کاش اس شخص کی جوانی جیسی خدا کے راہ میں صرف ہوتی۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا مت کہو کیونکہ اگر وہ اپنی ذات کے لئے اس غرض سے محنت کر رہا ہے اور اگر وہ اپنے ضعیف ماں باپ یا چھوٹے بچوں کے لئے محنت کرتا ہے تو بھی وہ خدا کی راہ میں ہے اور اگر وہ فخر و مباہات کی غرض سے محنت کرتا ہے تو شیطان کی راہ میں ہے۔

ہمت اور کوشش سے رزق ملتا ہے

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے خدا اپنے بندوں کو بقدر ان کی ہمت اور نیت کے عطا فرماتا ہے۔ فرمایا دلیر تاجر کو رزق ملتا اور نامرد تاجر محروم رہتا ہے۔

جو شخص کوشش کرتا ہے وہ اپنا مقصود حاصل کرتا ہے اور ہر ایک کوشش کرنے والے کو اس کا حصہ ملتا ہے۔ [۱]

تجارت

واحل اللہ البیع — اور اللہ تعالی نے تجارت حلال کی اور
وحرم الربوٰا (البقرہ) — سود حرام کیا۔

سب سے زیادہ حلال روزی جو آدمی کھا سکتا ہے وہ اس کی کمائی اور ہر تجارت ہے جس میں جھوٹ اور خیانت شامل نہ ہو۔
تجارت تم کو ضرور کرنا چاہیئے اس لئے کہ $\frac{9}{10}$ حصہ رزق تجارت میں ہے۔ [۲]

---

۱ مشکوٰۃ

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرتا ہے جو خریدنے بیچنے اور تقاضہ کرنے میں نرمی اختیار کرے [1]

اللہ تعالیٰ رحم کرے اس پر جو بیچنے میں نرمی برتے اور قرض دینے میں نرمی برتے اور قرض مانگنے میں نرمی برتے [2]

خرید و فروخت میں کثرت سے قسمیں کھانے سے پرہیز کرو اس لئے کہ قسم سے اس وقت کام چل جاتا ہے مگر برکت نہیں رہتی۔ جھوٹی قسم سے مال فروخت ہو جاتا ہے اور کمائی مٹ جاتی ہے۔ [3]

تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف نہ دیکھیگا اول بدخو متکبر دوم اپنی دی ہوئی چیز پر احسان جتانے والا سوم اپنا مال قسم سے بیچنے والے۔

بائع و مشتری اگر سچ بولیں اور ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں تو وہ معاملہ ان کے لئے موجب برکت ہوگا۔ اور اگر عیب کو چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو برکت جاتی رہے گی۔

کسی شخص کو جائز نہیں ہے کہ کسی چیز کو بدون اس کا عیب ظاہر کئے فروخت کرے۔" اللہ کا ہاتھ دو شریکوں پر ہے جب تک وہ آپس میں خیانت نہ کریں اور جب وہ خیانت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان پر

---

[1] احیاء العلوم [2] ابی قتادہ خیر المواعظ [3] احیاء العلوم

سے اٹھ جاتا ہے" اس کو دھوکا دینا یا نقصان پہنچانا حرام ہے جو اس پر
اوپر بھروسہ کرے۔
باہر کے سوداگروں سے آگے بڑھ کر مت خریدو اور جو ان سے
خریدے گا تو مال والے کو اختیار ہوگا بازار میں آنے کے بعد
جو شخص غلہ چالیس روز تک روک رکھے تو وہ اللہ تعالیٰ سے بری ہوا
اور اللہ تعالیٰ اس سے بری ہوا ؎
حضور صلعم نے فرمایا۔ کوشش کرو کیونکہ کوشش تم پر فرض کی گئی
ہے ؎

فرمایا۔ فقر قریب ہے کہ کفر کے درجہ کو پہنچ جاوے ؎
فرمایا۔ سفر کرو صحت اور رزق حاصل کرو"
امام احمد فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام بری اور بحری تجارتیں کرتے اور
اور اپنے باغوں میں کاروبار کرتے تھے۔
حضور نے فرمایا بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا زمانہ جو
اس سے متصل ہوں گے میرے طریقہ اور خلفائے راشدین کے طریقے
کو اختیار کرو"

تجارت اور قرآن

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا

(نساء ع ۵ آیت ۲۹)

اے مومنوں ناحق اور ناجائز طور پر اپنے مالوں کو آپس میں نہ کھاؤ مگر یہ کہ آپس میں برضامندی داد وستد تجارت کی ہو اور اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو بیشک اللہ تم پر مہربان ہے۔

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔

سورہ نحل ع ۲

اور وہ یعنی اللہ وہی ہے جس نے سمندر کو تمہارا مطیع کر دیا تاکہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اپنے پہننے کے لئے زیور اس میں سے نکالو اور (اے مخاطب) تو دیکھتا ہے کہ کشتیاں سمندر کو پھاڑتی چلی جاتی ہیں تاکہ تم اللہ کے فضل سے معاش طلب کرو اور شاید تم شکر گذار رہو۔

تین چیزوں میں بہت برکت ہے تجارت میں اور آپس میں ایکدوسرے کو قرضہ دینے میں اور گھر میں کھانے کے لئے نہ کہ فروخت کرنے کے لئے گیہوں کے ساتھ جو ملانے میں ؎۱

؎۱ (صہیب) مشکوۃ

تاجر لوگ قیامت کے دن فاسقوں، فاجروں کے ساتھ اٹھائے جائیں گے سوائے ان کے جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور راست باز رہے۔ [1]

اللہ کا ہاتھ دو شریکوں پر ہے جب تک وے آپس میں خیانت نہ کریں اور جب وہ خیانت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان پر سے اٹھ جاتا ہے۔ [2]

فسخ معاملہ بائع و مشتری کو فسخ معاملہ کا اختیار ہے جبتک وہ جدا نہوں پس اگر انہوں نے راستبازی بولی اور اس کا عیب وغیرہ بیان کر دیا تو ان کے معاملہ میں برکت دی جائیگی اور اگر چھپایا اور جھوٹ بولے تو برکت جاتی رہے گی۔ [3]

آنحضرت صلعم نے ایک مرتبہ قریش کو نصیحت کی کہ "ایسا نہ ہو کہ اغیار تم کو تجارت میں دبالیں اس لئے کہ تجارت نصف معیشت ہے"

ایک بار آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ جس کی تجارت نہ چلتی ہو وہ عمان کو (جو سمندر کا ایک حصہ ہے) چلا جائے" (حدیث)

دوسری حدیث میں ہے روزی دنیا کے کناروں میں تلاش کرو۔

حرفت کسی شخص نے کوئی کھانا اس کھانے سے بہتر نہیں کھایا جو اپنے ہاتھ کی محنت سے کما کر کھائے۔ اللہ دوست رکھتا ہے اس مسلمان بندہ کو جو صاحب حرفہ ہو نیک مردوں کا پشتیبان ہو، اور

---

[1] خیر المواعظ - [2] احیاء العلوم - [3] بخاری (حکیم ابن حزام)

نیک بیبیوں کا چرخا کاتنا ہے۔" حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ "ایسا پیشہ جس میں کسی قدر دنائت ہو بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔" انہی کا مقولہ ہے کہ میں ایک آدمی کو دیکھتا ہوں جس کی شان اچھی معلوم ہوتی ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ آیا یہ کوئی پیشہ کرتا ہے اگر یہ جواب ملتا ہے کہ نہیں تو میری نظر سے گر جاتا ہے۔

حضرت خبابؓ زمانہ جاہلیت میں لوہار تھے۔ بعض صحابیات کپڑے بنتی تھیں۔ خود حضرت سودہؓ طائف کا ادیم بنایا کرتی تھیں اور اس کی وجہ سے ان کی مالی حالت تمام ازواج مطہرات سے بہتر تھی۔ حضرت سلمان فارسیؓ اگرچہ مدائن کے گورنر تھے تاہم چٹائی بنا کر وجہ معاش پیدا کرتے تھے۔ ایک صحابی کے ہاتھ سیاہ ہو گئے تھے رسول اللہ صلعم نے دیکھا کہا تمہارے ہاتھوں پر کچھ لگا ہوا ہے بولے نہیں پتھر پر پھاوڑا چلاتا ہوں اور اس سے اپنے اہل وعیال کے لئے روزی پیدا کرتا ہوں۔ آنحضرتؐ نے ان کے ہاتھ چوم لئے۔

ان اللہ یحب العبد المحترف المتعفف بھا عن الناس — اللہ اس بندے کو دوست رکھتا ہے جو کوئی پیشہ اس لئے اختیار کرے کہ لوگوں کا محتاج نہ ہو

العبادۃ سبعون جزءً افضلھا طلب الحلال۔ — عبادت کے ستر حصے ہیں ان میں سب سے بہتر حلال روزی کی تلاش کرنا ہے۔

؎ اسلامی اخلاق۔ ؎ بخاری کتاب البیوع۔ ؎ اسد الغابہ

ایک جگہ آیا ہے حضور نے فرمایا۔

خدا ہمارے مال میں برکت دے اور ہم میں اور ہمارے مال میں جدائی نہ ڈال اگر مال نہ ہوتا تو ہم نہ روزہ رکھ سکتے اور نہ نماز پڑھ سکتے اور نہ اپنے پروردگار کے فرائض ادا کر سکتے"!

امام جعفر صادق نے فرمایا کہ جو شخص آخرت کے لئے دنیا کو اور دین کے لئے آخرت کو چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے"

ایک شخص نے امام موصوف سے عرض کیا کہ ہم دنیا کے طالب ہیں اور چاہتے ہیں کہ دنیا ہم کو حاصل ہو آپ نے دریافت کیا تم دولت حاصل کرکے کیا کروگے اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنے نفس کو اور اپنے عیال کو آرام دوں عزیزوں کے ساتھ سلوک کروں، خیرات کروں۔ حج اور عمرہ ادا کروں اس کے جواب میں امام جعفر صادق نے ارشاد فرمایا۔

لیس هذا طلب الدنیا هذا طلب الاخرة	یہ طلب دنیا نہیں ہے یہ تو طلب آخرت ہے۔

آپ نے دوسرے موقعہ پر فرمایا دنیا آخرت کے لئے عمدہ مددگار ہے

محمد بن منکدر فقیہ کا بیان ہے کہ میں ایک دفعہ نواح مدینہ میں جارہا تھا گرمی کا وقت تھا اور لو چل رہی تھی ایسے وقت میں امام محمد باقر سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ آپ بدن کے بھاری تھے اور دو شخصوں کے کندھوں پر سہارا لئے چلے آرہے تھے۔ میں نے اپنے دل میں کہا سبحان اللہ بزرگان قریش میں سے

ایک شخص ایسی گرمی میں اور اس حال سے دنیا طلبی کے لئے نکلا ہے میں ان کو نصیحت کرونگا۔ میں نے پاس آکر سلام کیا اور کہا اصلحک اللہ شیخی اس وقت اور اس حال سے آپ طلب دنیا میں مصروف ہیں اگر اس حالت میں آپ کی موت آجائے تو آپ کیا کریں گے امام محمد باقرؒ نے جواب دیا اگر اس حالت میں میری موت آجائے تو وہ موت ایسے وقت میں ہوگی جب کہ میں خدا کی عبادتوں میں سے ایک عبادت میں مشغول ہوں گا۔ یہ عبادت مجھے اور میرے اہل وعیال کو تجھ جیسے لوگوں کے پاس اپنی حاجت لے جانے سے مستغنی کرتی ہے یعنی طلب دنیا اس غرض سے نہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانا پڑے یا ان کا احسا نمند ہونا پڑے یہ بھی ایک عبادت ہے۔¹

خارجی ممالک میں تجارت

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم فی مواسم الحج	زمانۂ حج میں تجارت کرنا تمہارے لئے کوئی گناہ کا کام نہیں۔

حضرت ابوبکرؓ اکثر اپنا مال تجارت لے کر بصرے جایا کرتے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلعم کی وفات سے ایک سال پیشتر مال تجارت لے کر بصرے کو گئے تھے۔

حضرت عمرؓ نے ایران سے تجارتی تعلقات قائم کئے تھے حضرت

---

¹ اسوۂ صحابہ جلد اول صفحہ ۳۴۱

صخرؓ بہت بڑے تاجر تھے اور خارجی ممالک میں تجارت کرتے تھے چونکہ
رسول اللہ صلعم نے دعا فرمائی تھی۔

خداوندا میری امت کو صبح کے تڑکے میں برکت دے۔

اس لئے وہ ہمیشہ اپنے کاروان تجارت کو صبح کے سویرے روانہ فرماتے تھے اور معقول نفع اٹھاتے تھے۔

کاشتکاری } صحیح بخاری میں ہے۔

مدینہ میں مہاجرین کا کوئی گھر ایسا نہ تھا جو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر کھیتی نہ کرتا ہو۔

ما بالمدینۃ اہل بیت ہجرۃ الا یزرعون علی الثلث والربع

حضرت علیؓ، حضرت سعد بن مالکؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ وغیرہ بٹائی کی طرح کھیتی کرتے تھے۔

بعض صحابہ شہد کی مکھیوں کی نگہداشت کرتے تھے اور ان سے شہد پیدا کرتے تھے چنانچہ ایک جنگل میں حضرت شہد کی مکھیاں تھیں بعض لوگوں نے رسول اللہ صلعم سے اس کو اپنے لئے مخصوص کرا لیا تھا جس سے شہد پیدا کرتے تھے اور اس کی زکوٰۃ ادا کرتے تھے۔

گراں بیچنے کے لئے غلہ روک رکھنا } معمر کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلعم نے

---

۱ ابوداؤد ۲ بخاری ابواب الحرث والمزارعۃ باب النظر نحوہ ۳ اسوۂ صحابہ صفحہ ۱۴۴

فرمایا کہ جو گرانی میں غلہ خرید کر روک رکھے (اور زیادہ تر گرانی کا منتظر ہو) وہ آثم (گنہگار) ہے ۔ (مسلم)

حضرت عمرؓ آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص غلہ بازار کے نرخ پر شہر میں بیچتا ہے اس کی روزی میں برکت دی جاتی ہے اور جو شخص گرانی کے انتظار میں غلے کو روک رکھتا ہے وہ رضائے حق سے دور ڈالا جاتا ہے۔[1]

جابرؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص مال خریدے تو جب تک اس پر قبضہ نہ ہووے بیچے نہیں۔[2]

باب دوازدہم

قرآن

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ
فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي
رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ
فِيهِ سَوَاءٌ ۚ أَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ
(سورہ نحل)

اور خدا نے تم میں سے بعض کو بعض پر روزی میں برتری دی ہے تو جن کو زیادہ روزی دی گئی ہے (وہ) اپنی روزی اپنے ہاتھ کے مملوکوں (یعنی زر خرید غلاموں) کو نہیں دیا کرتے کہ روزی میں ان (سب) کا حصہ برابر ہو تو کیا یہ لوگ خدا کی نعمتوں کے منکر ہیں۔

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ غنا یعنی تونگری کثرت مال سے نہیں بلکہ غنا

---

[1] ابن ماجہ ۔ [2] بخاری و مسلم

دل کے غنی ہونے سے ہے۔[1]

فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اپنے مالدار مستغنی۔ مہربانی کرنے والے بندے سے محبت رکھتا ہے۔[2]

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ یہ آدمی کی خوش نصیبی ہے کہ اس کے پاس مکان وسیع ہو اور پڑوسی نیک بخت ہو اور سواری عمدہ ہو۔[3]

تم میں بہتر وہ ہے جو دنیا کی وجہ سے اپنے دین کو چھوڑے اور نہ دنیا کو آخرت کی وجہ سے اور لوگوں کے ذمہ بار نہ ہو یعنی اپنے اخراجات کا بار لوگوں پر نہ ڈالے۔[4]

فاقہ میرے اصحاب کے لئے باعث خوش نصیبی ہے اور آئندہ زمانے میں مالداری مومن کے لئے خوش نصیبی ہے۔[5]

مال سب سے زیادہ پرہیزگاری کا مددگار ہے۔[6]

فقر

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ یَحْسَبُہُمُ الْجَاھِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُہُمْ بِسِیْمٰہُمْ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ

(خیرات تو) ان حاجتمندوں کا حق ہے جو اللہ کی راہ میں گھر بیٹھے ہیں ملک میں کسی طرف کو جانا چاہیں تو جا نہیں سکتے (جو شخص ان کے حال سے) بے خبر رہے وہ، ان کی خودداری (کی وجہ) سے

---

[1] مشکوٰۃ (عن ابی ہریرہ) (عن سعد) [2] ادب المفرد (عن نافع بن عبد الحارث) [3] کنز العمال عن انس وعن ابن مسعود۔

بہ علمہٗ ۵ ان کو غنی سمجھتا ہے۔ لیکن دا ے مخاطب) تو (ان کو دیکھ تو ان کی صورت سے ان کو صاف پہچان جائے (کہ محتاج ہیں مگر یہاں) الگ بہت (لوگوں سے نہیں مانگتے اور جو کچھ بھی تم لوگ (اپنے) مال سے (خیرات کے طور پر) خرچ کروگے تو (خوب یقین رکھو کہ) اللہ اس کو جانتا ہے۔

ابوذر کہتے ہیں کہ میرے دوست (محمد) نے مجھکو سات باتوں کا حکم دیا ہے مساکین سے محبت اور قربت کے لے اور مجھے حکم کیا ہے کہ اس پر نظر کروں جو (دنیاوی امور میں) مجھ سے کم ہیں اور اُن کی طرف نظر نکروں جو مجھسے برتر ہیں اور مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں صلہ رحم کا خیال رکھوں۔ اگرچہ مجھ سے قطع قرابت کی جائے اور مجھ کو حکم کیا ہے کہ میں کسی سے کسی چیز کا سوال نکروں اور مجھ کو حکم دیا ہے کہ ہمیشہ سچ بات کہوں اگرچہ تلخ ہو۔ اور مجھ کو حکم کیا ہے کہ خدا کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے لیکن ملامت کا خیال نکروں اور اکثر لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا رہا کروں کہ یہ الفاظ خزائن تحت العرش میں سے ہیں[1]

رسول اکرم صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن فقیر خودداری کرنے والے عیالدار بندے محبت رکھتا ہے[2]۔

نبی اکرم صلعم نے فرمایا کہ میں نے جنت کا معائنہ کیا تو اکثر اہل جنت کو فقرا میں سے پایا[3]

---

[1] مشکوٰۃ [2] بخاری (عن عمران بن حصین)

مطبوعات دینی بک ڈپو

تجوید القرآن
مجلد ۱۲

حیات المسلمین
مجلد ۱۲

اصلاح الرسوم
مجلد ۱۲

سفرنامہ اسپین پاکستان مجلد عا

مجلد ۱۲

ترجمہ کلام
مجلد عا

خدا کی باتیں
مجلد عا

جنت کی کنجی
مجلد ۱۲

رسول اللہ
مجلد عہ

مجلد عا

پہلی تقریر
مجلد عا

مضامین احمد سعید
مجلد عا

تقاریر احمد سعید
مجلد عا

صلوٰۃ و سلام

دوسری تقریر
مجلد عا

بیوی کی باتیں
مجلد ۱۲

الیسٹ انڈیا کمپنی
اور باغی علما

دینی بک ڈپو اردو بازار دہلی